سلسلۂ قصاید اساتذہ

نمبر (۱)

قصاید ذوق

جس میں

ملک الشعرا خاقانی ہند خان بہادر شیخ محمد ابراہیم ذوق کا

دوسرا کلام بھی علاوہ غزلیات شامل ہے

مع دیباچہ و فرہنگ

مرتبہ

آنریبل ڈاکٹر سر شاہ محمد سلیمان صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا

چیف جسٹس ہائی کورٹ الہ آباد

بار دوم

سنہ ۱۹۳۳ء

فہرست مضامین کلام ذوق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

تمہید اُستاد ذوقؔ کے کلام کو از سرِ نو شایع کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ یہ امر مسلمہ ہے کہ دُنیا کے ہر مُلک اور ہر قوم کی نازک خیالی کا معیار اُس کے مشہور شعرا کا پاکیزہ کلام ہے اور کسی زبان کی علمی حالت کا اندازہ صرف اس کے شعرا کے کلام کی قدردانی سے ہو سکتا ہے چنانچہ ہر زمانہ میں مشہور شعرا کا کلام مکرر سہ کرر شائع ہوتا رہتا ہے۔ یورپ کے شعرا کے کلام ہزار ہا مرتبہ چھپ چکے ہوں گے۔ شعرا ادب اور زبان کے پیشرو اور راہبر تصور کیے جاتے ہیں۔ اُن کے کلام کے مطالعہ سے فخرِ قومی قائم رہتا ہے اور اپنی تہذیب کے اعلیٰ پیمانہ کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ اسی خیال کو مدِ نظر رکھ کر میں نے یہ جرأت کی کہ اُستاد ذوقؔ کی غزلیات کو چھوڑ کر قصائد و دیگر کلام کو از سرِ نو ترتیب دے کر شائع کروں تاکہ نوجوانانِ قوم کو جو اکثر ادبِ اُردو سے ناآشنا ہوتے ہیں یہ موقع ہاتھ آئے کہ اُردو شاعری کے ایک مستند اُستاد کے کلام کو نئے لباس میں ملبوس دیکھ کر اس کے مطالعہ کی طرف مائل ہوں اور اس کی نازک خیالی فصاحت اور بلاغت سے لطف اُٹھائیں اور معلوم کریں کہ ہماری **فراموش کردہ** زبان میں بھی کیا کیا جوہر موجود ہیں۔ کسی شاعر کے کلام کے مطالعہ سے قبل اس کی زندگی کے حالات معلوم کرنے کی

ضرورت ہو کہ تا کہ اس کے خیالات سمجھنے میں مدد ملے اس لیے ہم ذیل میں اُستاد ذوق کے مختصر سوانح درج کرتے ہیں۔

اُستاد کے تاریخی حالات شیخ ابراہیم ذوق کے والد شیخ محمد رمضان ایک غریب سپاہی تھے اور دلی میں کابلی دروازہ کے پاس رہتے تھے۔ اور نواب لطف علی خاں کی ملازمت میں تھے۔ تاریخ ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۲۰۴ھ مطابق ۲۳ اگست سنہ ۱۷۸۹ء یوم دوشنبہ کو شیخ ابراہیم پیدا ہوئے ابتدا میں حافظ غلام رسول کے مکتب میں پڑھتے تھے۔ حافظ صاحب شاعر بھی تھے اور شوق تخلص کرتے تھے چنانچہ ابتدا ہی سے کچھ اُنس شاعری کا پیدا ہوا حضرت آزاد کا قول ہے کہ لڑکپن میں پہلا شعر حمدیہ اور دوسرا شعر نعت میں کہا تھا جب کچھ سن رسیدہ ہوئے اور غزلیں کہنے لگے تو شاہ نصیر کے شاگرد ہوئے مشاعروں میں غزلیں پڑھنے لگے۔ شاہ نصیر کے صاحبزادے شاہ وجیہ الدین منیر تھے اُن سے مقابلہ ہونے لگا اس وجہ سے شاہ نصیر کی بے توجہی محسوس کی۔ غزلیات کی اصلاح بے پروائی سے ہوتی تھی ایک مرتبہ مرزا سودا کی غزل پر (دوش نقش پا، آغوش نقش پا) غزل کہی۔ شاہ نصیر کے پاس لے گئے شاہ صاحب بہت ناراض ہوئے اور غزل پھینک دی۔ رنجیدہ ہو کر واپس چلے گئے۔ بعد کو میر کلو حقیر کو وہ غزل سنائی میر صاحب نے ہمت افزائی کی۔ اُن کے کہنے سے مشاعرہ میں غزل پڑھی۔ بہت تعریفیں ہوئیں۔ اس کے بعد سے بلا اصلاح مشاعروں میں غزلیں پڑھنے لگے اُن کا بیان تھا کہ پہلا دیوان غزلیات کا ۱۵ یا ۱۶ برس کی عمر میں مرتب ہوا تھا۔

مرزا ابوظفر ولیعہد اکبر شاہ کو شعر و سخن سے دلچسپی تھی ظفر تخلص کرتے تھے اُن کے دربار میں اکثر مشہور شعراء کا مجمع رہا کرتا تھا۔ اوّلاً شاہ نصیر سے غزلیات میں اصلاح لیتے تھے۔ جب شاہ صاحب دکن چلے گئے تو میر کاظم حسین بے قرار اصلاح دینے لگے جب وہ بھی میر منشی ہو کر دلی سے چلے گئے تو ولیعہد نے اُستاد ذوق سے اصلاح لینی شروع کی اور اُن کی شاگردی اختیار کی۔

ظفر کے پہلے دیوان کا آخری نصف حصہ اور بقیہ تینوں دیوان اُستاد ذوق کے اصلاح شدہ ہیں اکثر اشعار خود ذوق کے ہیں اور اکثر غزلیات بھی اُن کی ہیں صرف ظفر کا تخلص ڈال دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی

اصلاحوں میں کثیر وقت صرف ہوتا رہا اور اپنے کلام کے مرتب کرنے کو وقت نہ ملا خود فرمایا ہے۔

ذوق مرتب کیونکہ ہو دیوان شکوہ فرصت کس سے کریں
باندھے گلے میں ہم نے آپ ظفر کے جھگڑے ہیں

شروع زمانہ ولیعہدی میں اکبر شاہ مرزا ابوظفر سے ناراض تھے اور بجائے پانچ ہزار ماہوار کے صرف پانچسو روپے مہینہ اُن کو ملتا تھا۔ ولیعہد نے ذوق کی تنخواہ ۴؍ روپیہ ماہوار مقرر کی۔ باپ نے بہت روکا لیکن ذوق نے کم تنخواہ کا خیال نہ کیا اور استاد ہو گئے۔ بعد کو تنخواہ ۵؍ روپیہ اور پھر ۷؍ روپیہ مہینہ مقرر ہوئی۔

۱۹ سال کی عمر میں یہ قدرت کلام حاصل ہو گئی کہ لوگ استاد تسلیم کرنے لگے اس عمر میں ایک قصیدہ اکبر بادشاہ کے دربار میں پڑھا جس کا مطلع یہ تھا۔

جبکہ سرطان و اسد مہر کا ٹھہرا مسکن　　آب و ایلولہ ہوئے نشو و نمائے گلشن

اس پر بادشاہ نے ذوق کو خاقانی ہند کا خطاب عطا فرمایا۔ افسوس کہ یہ قصیدہ اب معدوم ہے۔
جب مرزا ابوظفر بادشاہ ہوئے اور بہادر شاہ کا لقب اختیار کیا تو ذوق نے ذیل کے مطلع کا قصیدہ اُن کی تہنیت میں لکھا۔

روشن ہوئے رخ سے کیا نور سحر رنگ شفق　　ہے ذرہ ترا پرتو نور سحر رنگ شفق

یہ ابتدائی قصیدہ بعد کو قصیدہ نمبر ۱۲ کی شکل میں مکمل ہوا۔

شروع عہد بہادر شاہ میں مرزا مغل بیگ وزیر تھے اُن کے زمانہ وزارت میں استاد بادشاہ کی تنخواہ صرف ۳۰ روپیہ ماہوار مقرر تھی۔ استاد ایک تنگ و چھوٹے مکان میں رہا کرتے تھے اور اسی مکان میں عمر بسر کی۔ ایک چھوٹی چارپائی پر بیٹھے رہتے یا لوگوں کو پڑھایا کرتے تھے یا قصائد اور غزلیات کہا کرتے تھے۔ عموماً بارہ بجے رات تک جاگنا ہوتا تھا وظیفہ پڑھ کر شب آرام کرتے تھے باوجود اس رتبہ کے بسر اوقات مفلسانہ اور قناعت سے ہوتی رہی۔ ذیل کا شعر حسب حال ہے۔

یوں پھرے اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے　　اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

جب مرزا مغل بیگ وزارت سے علیحدہ ہوئے تو اُستاد شاہی کی تنخواہ تیس روپیہ مہینہ مقرر ہوئی ہمیشہ عیدوں اور نوروزوں اور دیگر تقریبوں میں قصیدے پڑھا کرتے تھے اور خلعت پاتے تھے ایک مرتبہ جب بہادر شاہ بادشاہ نے سخت بیماری کے بعد صحت پائی تو ایک زبردست قصیدہ ذیل کے مطلع کا ذوق نے پڑھکر سنایا۔

واہ وا کیا معتدل ہے باغِ عالم میں ہوا ۔۔۔۔۔ مثلِ نبضِ صاحبِ صحت ہے ہر موجِ صبا

اس قصیدہ پر علاوہ خلعت کے خطاب خان بہادر اور ایک ہاتھی مع حوضۂ نقرئی انعام ہوا بعد کو ایک بڑا عالیشان قصیدہ لکھا جس پر ایک گاؤں جاگیر میں عطا ہوا مطلع یہ ہے۔

شب کو میں اپنے سرِ بسترِ خوابِ راحت ۔۔۔۔۔ نشۂ علم میں سرمستِ غرور و نخوت

مرزا جواں بخت کی شادی میں اسد اللہ خان غالب نے ایک سہرا کہا تھا اس کا مشہور مقطع طنز آمیز تھا

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں ۔۔۔۔۔ دیکھیں اس سہرے سے کہدے کوئی بڑھ کر سہرا

اُستاد ذوق نے اُسی دن اُسی قافیہ اور ردیف میں اس کے جواب میں ایک سہرا لکھا جو مطلقاً غالب کے سہرے سے بڑھ گیا مقطع یہ تھا

جس کو دعوےٰ ہو سخن کا یہ سنا دو اس کو ۔۔۔۔۔ دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

ذوق کو دلی سے نہایت انس تھا کبھی دلی سے باہر جانا پسند نہ کرتے تھے۔ دیوان چندو لال نے دکن سے ایک مصرع طرح بھیجا اور دکن بلایا۔ آپ نے طرح میں غزل لکھ کر بھیجی جس کا مقطع یہ تھا۔

آج کل گرچہ دکن میں ہے بڑی قدرِ سخن ۔۔۔۔۔ کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھوڑ کر

دیوان صاحب نے خلعت اور پانچسو روپیہ بھیجے مگر آپ دکن نہ گئے

آخر زمانہ میں جشنِ غسلِ صحت بادشاہ میں ایک قصیدہ تحریر ہوا جو شاید موجودہ قصائد میں سب سے آخری قصیدہ ہے مطلع

زہے نشاط کہ گر کیجیے اسے تحریر ۔۔۔۔۔ عیاں ہو خامہ سے تحریرِ نغمہ جائے صریر

شیخ ابراہیم ذوق کو بہت سے علوم سے واقفیت تھی تفسیر، تصوف میں دخل کامل تھا۔ ابتدا زمانہ میں

موسیقی سے بھی شوق تھا۔ نجوم و رمل کو بھی نہ چھوڑا۔ علم طب پر بھی عبور تھا لیکن کبھی مطب نہ کیا۔ کتب بینی اس قدر تھی کہ کہتے تھے کہ ساڑھے سات سو دیوان اساتذہ سلف کے دیکھے ہیں اور اُن کا خلاصہ کیا ہے۔ اُردو شاعری کی بدقسمتی ہے کہ ان اساتذہ کا کل کلام تقریباً اب معدوم ہے حتیٰ کہ ذوق کا خلاصہ بھی ضایع ہو گیا۔ خود ذوق نے اپنے کلام کی احتیاط نہ کی اور نہ بالترتیب اُس کو جمع کیا۔ اکثر رقعوں پر، طاقوں پر، تکیوں کے غلافوں میں اور مٹی کے ٹھلیوں میں غزلیں پڑی ہوا کرتی تھیں۔ کثیر حصہ اُن میں کا غائب ہو گیا۔ شائقان نظم اُردو کے لیے کف افسوس ملنا باقی رہ گیا۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کے خلفشار نے اور آفت برپا کر دی۔ اگر حضرت آزاد اپنا جمع کردہ مجموعہ لیکر مکان سے نہ بھاگتے تو موجودہ کلام کا دیکھنا بھی ہم لوگوں کو نصیب نہ ہوتا۔ سب سے پہلے بعد غدر حافظ غلام رسول ویران نے کلام ذوق کا وہ مختصر مجموعہ جو عام طور پر بازار میں دستیاب ہوتا ہے شایع کیا۔ اس کے بعد حضرت آزاد نے سنہ ۱۲[illegible]ھ میں دیوانِ ذوق مرتب کر کے نکالا۔ حضرت آزاد کا مقولہ ہے کہ جو غزلیں ذوق نے اپنے تخلص سے لکھی تھیں اگر جمع کی جاتیں تو ظفر کے چاروں دیوانوں کے برابر ہوتیں۔ اور اگر تمام قصائد ایک جا ہوتے تو خاقانی شیروانی کے قصائد سے دو چند ہوتے۔ اُن کے کلام کا کثیر حصہ بالکل تلف ہو گیا۔ اور خاصکر عالمِ جوانی کا کلام اب دستیاب نہیں ہے۔ ہزاروں گیت، ٹھمریاں، ہولیاں، تاریخیں و دیگر اقسام کی نظمیں بے پتہ ہیں۔ ایک مثنوی جو بچی ہے وہ بھی نامکمل ہے۔ علاوہ اِن کے اُستاد کے کثیر اشعار اُن کے شاگردوں کی غزلوں میں شامل ہیں۔ ظفر کے کلام کے متعلق اوپر ذکر آچکا ہے۔ دلی کے نواب الٰہی بخش خاں معروف کا دیوان کل انہیں کا اصلاح کیا ہوا ہے۔ یہی صورت دیگر شاگردوں کی غزلیات کی ہے۔ ظاہر ہے کہ کس قدر وقت اصلاح میں صرف ہوتا رہا ہوگا۔ تاہم اس قدر کلام خود اُن کا تھا جس کا ایک قلیل حصہ اب ہم لوگوں کے دیکھنے میں آتا ہے۔

۲۴ صفر ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۶ نومبر ۱۸۵۴ء جمعرات کے دن صبح ہوتے انتقال کیا۔ ۱۷ دن بیمار رہ کر آپ نے وفات پائی تھی۔ ۶۸ برس کی عمر تھی۔ مرنے سے تین گھنٹے پہلے یہ شعر کہا تھا۔

کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گزر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

انتخابِ کلام | حالات متذکرہ بالا سے واضح ہوا کہ اُستاد ذوق کے کلام کی کچھ انتہا نہ تھی قریب قریب روزانہ غزلیں کہا کرتے تھے۔ ہر موقع پر ہر جشن اور خاص تقریبوں میں قصیدہ لکھتے تھے۔ افسوس کہ بوجہ انتشار زمانۂ غدر اُن کے کلام کا کثیر حصہ بالکل ضائع ہوگیا۔ جو حصہ محفوظ رہا اور دستیاب ہوسکا وہ نہایت قلیل جزو ہے۔ اس لئے اس مختصر کلام میں سے مزید انتخاب کرنا ظاہراً بیجا معلوم ہوتا ہے تاہم اس مجموعہ میں[1] غزلیات شامل نہیں کی گئیں۔ اس کی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ اُستاد کی غزلیات اُن کے قصائد کے ہم پایہ نہیں۔ غزل گوئی میں جو اُن کو ملکہ حاصل تھا وہ بیان سے باہر ہے۔ جو بلندیٔ خیال چستیٔ محاورہ و ترکیب الفاظ اُن کا حصہ تھا اُس کا اظہار ناممکن۔ صرف غزلیات کے پڑھنے ہی سے اُس کی خوبیاں معلوم ہوسکتی ہیں۔ اُن کی غزلوں میں بہت سے اشعار ایسے ہیں کہ اُن کو بار بار پڑھیے اور مزہ اُٹھائیے۔ دو مصرعوں میں کیا کیا بلند خیالیاں جمع کی ہیں خود فرماتے ہیں۔

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

صرف نازک خیالی ہی نہیں بلکہ اکثر واقعات اور جذبات کو نظم کیا ہے دریا کو کوزے میں بند کردیا ہے حسرتانہ شعر ہے۔

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے — حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اکثر اشعار مخزن تصوف ہیں مثلاً

اُسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا — اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا

یا معدن فلسفہ ہیں

ثبات کب ہے زمانے کے عروشان کیلئے — کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسماں کے لیے

بندش خیال و ترکیب الفاظ آپ کا حصہ تھا

محفل میں شور قلقل مینا سے ٹل ہوا — لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا

دل بے کمر کہ زلف مسلسل کے پیچ تھا — کھائی ہیں پیچ تاب بل اک گدی کے ساتھ

رنگ گل کھلا کر خوشبو پریشاں ہو صبا اڑا لے گئی

[1] ڈاکٹر شاہ محمد سلیمان بالقابہ مولف کتاب ہذا کا مرتبہ انتخاب غزلیات ذوق نظامی پریس بدایوں نے شایع کیا ہے

سچ بات کو تمثیلاً بیان کرنا آپ ہی کا کام تھا

چشمۂ آئینہ میں کب تر ہوا پائے نگاہ   اس طرح چلتے ہیں وہ رکھ پاک دامن آپ میں

حضرت ذوق کے اکثر مصرعے زبانِ خلائق ہیں اور اردو زبان میں روزمرہ کی بول چال میں رائج ہیں

ع   اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر

ع   زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ع   زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

ع   صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانہ میں

ع   ہوں اس طرح جہاں میں گویا نہیں یہاں ہیں

حقیقت یہ ہے کہ اردو شاعری کی جان ابتدا سے غزل گوئی رہی ہے اور غزل گوئی کی خوبی کو خود شاعر ہی سمجھ سکتا ہے کسی کی یہ جرأت نہیں کہ غزلیات کی تحقیر کرے۔ لیکن جو لوگ مغربی شعرا سے واقفیت حاصل کر چکے ہیں ان کی طبیعت ایسی نظم سے مسرور ہوتی ہے جس میں ایک سلسلۂ خیال جاری ہو نہ کہ ایسی نظم کہ جس کا ہر شعر گو کہ بذاتِ خود ایک گوہر ہے دوسرے شعر سے خیال میں بالکل جداگانہ بلکہ کبھی برعکس ہو اس میں علاوہ تعلق ردیف و قافیہ و بحر اور کوئی اُنس نہیں ہوتا ایک شعر میں ہجر کی کلفت کا اظہار اور دوسرے شعر میں وصل کے لطف کا بیان۔ ایک کا مضمون دوسرے سے کلیتہً متضاد۔ برخلاف اس کے قصائد و مثنویات و قطعات و رباعیات میں یہ بات نہیں۔ ہر ایک اُن میں حسب مراتب ایک مکمل نظم ہوتا ہے نہ کہ محض دانۂ گوہر منتشر۔ اکثر صاحبان کا یہ عقیدہ ہے جو بطور پیشین گوئی قابل یادگار ہے کہ کچھ زمانہ بعد اُردو زبان کا رنگ اتنا بدلے گا کہ غزلیات ابتدائی مشق کے لیے اور قصائد و مثنویات وغیرہ کہنہ مشقی کا نمونہ رہیں گی۔ چنانچہ جو لوگ مغربی شعرا سے مانوس ہیں اُن کی موافقت مزاج کا لحاظ رکھ کر صرف قصائد مثنوی وغیرہ قطعات رباعیات اس مجموعہ میں شامل کی گئی ہیں۔

ترتیب کلام | اوّلاً قصائد درج کیے گئے ہیں اور اُن کی ترتیب بلحاظ ردیف کی گئی ہے میری خواہش تھی کہ ترتیب بلحاظ زمانہ ہوتی لیکن مجھے کسی دیوان یا تذکرہ حتیٰ کہ دیوان مرتبہ حضرت آزاد سے ہر قصیدہ کا

سال تصنیف معلوم نہ ہو سکا اس لیے مجبوراً ترتیب ردیف وار کو ترجیح دی۔ بعض قصائد ناتمام تھے وہ بھی درج کیے گئے ہیں۔ افسوس ہے کہ مثنوی بھی نامکمل ہے ورنہ لاجواب ہوتی۔ پھر بھی قدرت کلام کا پتہ دیتی ہے۔ حضرت آزاد کے مجموعہ میں قطعات و رباعیات بالکل منتشر و بلا ترتیب درج تھے ان کو بھی ردیف وار درج کیا گیا ہے۔

فرہنگ قصائد میں پابندی قوافی کی سخت شرط ہے۔ کثرت اشعار کی وجہ سے شاعر مجبوراً فارسی اور عربی زبان سے قوافی تلاش کرکے استعمال کرتا ہے۔ اکثر ایسے الفاظ جو روزمرہ کی زبان میں مستعمل نہیں ہوتے قلمبند کرنے پڑتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معمولی استعداد کا اردو داں شخص بعض اشعار کو بالکل سمجھ نہیں سکتا یا سمجھنے میں غلطی کرتا ہے۔ کم از کم اس کی خوبی کو شناخت نہیں کر سکتا۔ استاد ذوق کے قصائد میں ترکیب فارسی اور الفاظ عربی و فارسی کثیر ہیں بغرض سہولت الفاظ کا ترجمہ فرہنگ میں جو آخر میں دی گئی ہے درج کر دیا ہے اور اشعار پر نمبر آسانی کے واسطے دے دیے گئے ہیں تاکہ فرہنگ میں لفظ کے معنے کی تلاش میں دقت نہ ہو۔ فرہنگ کو مرتب کرنے کی زحمت مولوی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی نے اپنے سر لی تھی اس اہم کام کو جس خوبی سے انھوں نے انجام دیا ہے اس کا اندازہ اس کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے جس کے لیے میں ان کا کافی شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

تنقید قصائد ذوق کو دیگر شعراء کے قصائد سے بالخصوص مرزا رفیع سودا کے قصائد سے مقابلہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ ہر ایک کا رنگ جداگانہ ہے اور ذاتی خوبی یکتا۔ ہر ایک اپنی طرز میں علیحدہ اور اعلیٰ ہے۔ اور اظہار خیالات بلند۔ یہ سچ ہے کہ قصائد میں مبالغہ کثیر ہے۔ اکثر اشعار نیچرل شاعری کے حدود سے تجاوز کر لیتے ہیں لیکن مبالغہ اردو شاعری کی جان ہے۔ یہ طرز مشرقی شاعری کی خصوصیات میں سے ہے۔ بلا اس کے نظم بے نمک ہے۔ ہر سخن فہم مبالغہ کو خوب سمجھتا ہے اور مبالغہ سے قطع نظر کرکے صرف بلندی خیال کو دیکھتا ہے۔ مبالغہ کو تشبیہ اور تمثیل کے متوازی خیال کرتا ہے۔ مبالغہ آمیز تعریف کو کلیتہً سچ نہیں سمجھتا اس لیے ہجو بھی سچ نہیں ہو سکتی۔ مبالغہ صرف ایک جامہ زریں ہے کہ جس میں اصل خیال آراستہ کیا جاتا ہے۔ غرض صرف اعلیٰ منشا بہت سچے ہے۔ مبالغہ خوبی کلام ہے نہ کہ نقص مثلاً ایک

مسدس میں اشعار دعائیہ کو کمال پر پہونچایا ہے جو چیزیں دنیا رفانی میں دیدہ پایا ہیں اُن کی مثال
میں قلمبند کیا ہے

سر پر آرائے گردوں جب تک سلطانِ خاور ہو　　　قمر دستورِ اعظم صدرِ اعلےٰ سعدِ اکبر ہو
عطارد میر منشی زہرا ناظر آسماں پر ہو　　　زحل میرِ عمارت ترک گردوں میر لشکر ہو
میر ہفت آسماں جب تک کہ دورِ ہفت اختر ہو
الٰہی یہ بہادر شاہ شاہِ ہفت کشور ہو

اگر سراپا دیکھنا ہو تو ملاحظہ ہو قصیدہ نمبر ۱ میں

ایک بت ترسا دلِ سنگیں لعبتِ کافر یا تمکیں　　　الخ

یا قصیدہ نمبر ۱۵ میں

تو ایک پری چہرہ حورِ طلعت بشکلِ بلقیس و ماہ کنعاں　　　الخ

یا قصیدہ نمبر ۴ میں

اللہ اللہ رے حسن اس کا کہ سر تا بقدم　　　الخ

تلوار کی صفت میں قصیدہ نمبر ۱۳ میں

آبداری میں تری تیغ کہ ہے برق کی موج　　　الخ

قصیدہ نمبر ۲۰ میں گھوڑے کی صفت ملاحظہ ہو

وصفِ شوخی ترے توسن کا ہو کس طرح رقم　　　الخ

اور ہاتھی کی صفت

کیا دکھاؤں تیرے ہاتھی کی بلندی شاہا　　　الخ

یا قصیدہ نمبر ۱۴ میں

دم ہے کیا بادِ صبا میں کہ دمِ سیرِ جہاں
(اور)　　تیرے ہاتھی کی بلندی کی طرف کی جو نگاہ

کلام کے پڑھنے سے ثابت ہوگا کہ جو اعزاز بادشاہ نے آپ کو بخشا تھا وہ بلا وجہ نہ تھا حقیقت میں اُستاد ذوق کو نہ صرف لقب بلکہ درجہ خاقانی ہند کا حاصل تھا۔ اور اس پر خاکساری یہ کہ

اے ذوق کس کو چشمِ حقارت سے دیکھئے
سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

قصائد فنڈ | اس کلام کو ایک نئی ترتیب سے پیش کرنے کی غرض حاصل نفع مالی نہیں ہے۔ ایک قلیل رقم از نام قصائد فنڈ علحدہ کردی گئی ہے جس میں وقتاً فوقتاً حسب مقدور اضافہ ہوتا رہے گا۔ اُسی سرمایہ سے اوّلاً یہ مجموعہ شایع کیا جاتا ہے۔ قیمت حتی الامکان کم سے کم رکھی گئی ہے۔ کیونکہ غرض اشاعت کلام نہ کہ تحصیل زر رہی۔ جو آمدنی ہوگی وہ قصائد فنڈ میں داخل ہوگی اور اسی سرمایہ سے دیگر اساتذہ کے کلام یکے بعد دیگرے شایع ہوتے رہیں گے۔ امید ہے کہ اس طریقے سے ترقی زبان اُردو کا ایک سلسلہ قایم رہے گا۔ مولف کو بجائے مالی نفع کے دلی مسرت اس حقیر خدمت سے ہوگی۔

محمد سلیمان
الہ آباد۔ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء

قصاید

قصیدہ نمبر (۱)

یہ قصیدہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کی مدح میں ہے جو ۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء تک دہلی کے تخت پر جب مغلیہ سلطنت کا چراغ ٹمٹما رہا تھا رونق افروز رہے ان کے عہد میں اُستاد ذوق کو ولیعہد بہادر کی اُستادی کی بدولت شاہی دربار میں رسائی ہو گئی تھی آزاد کہتے ہیں کہ یہ قصیدہ اُستاد کی نظرِ ثانی سے محروم رہا۔

صبحِ سعادت نورِ ارادت تن بریاضت دل بہ تمنّا (۱)
جلوۂ قدرت عالمِ وحدت چشمِ بصیرت محوِ تماشا
قصرِ رفیع و صحن وسیع و طرزِ مسجع سطحِ مربع (۲)
باغِ ارم یا روضۂ رضواں خلدِ بریں یا جنّتِ ماوے
مرغِ خوش الحاں بر سرِ بستاں ہر گلِ بستاں خرم و خنداں
گوشِ شنائی محوِ سرود و دیدۂ نرگس مستِ تمنا
لحنِ قماری شکلِ مسجع صوتِ عنادل وردِ مہلّل
سروِ بقامت نخلِ دعا و نکہتِ گل بادِ مسیحا

(۵) فصلِ ربیع و موسمِ اُردی معتدل اک جا گرمی و سردی
میلِ عناصر سوئے طبائع ربطِ قوئے با عالمِ اشیاء

(۶) چہرۂ گلشن آتشِ رخشاں سُرخیِ گل ہیں لعلِ بدخشاں
سبزہ پہ شبنم رشکِ جواہر لالہ پہ ژالہ لولوئے لالا

(۷) قلب کو فرحت روح کو راحت عقل کو قوت طبع کو جودت
جلوۂ ساقی نغمۂ مطرب نالہ پہ چنگ و نشہ پہ صہبا

(۸) خندۂ گل پر نثارِ گل پر سرو چمن پر لطفِ سخن پر
نغمۂ بلبل نالۂ صلصل قہقہہ قلقل بر لبِ مینا

(۹) غلغلہ اندر محفلِ مستاں وجد میں خیلِ بادہ پرستاں
نغمہ طرازاں باربد آسا چنگ نوازاں شکلِ نکیسا

(۱۰) جام بلوریں بادۂ لعلیں صبحِ بہار و گلشنِ رنگیں
پنبۂ مینا بر سرِ مینا اخترِ صبح و گنبدِ خضرا

(۱۱) ساقیِ مہوش مستِ شبانہ مطربِ دلکش صرفِ ترانہ
مژدۂ عیدِ اقبال مجسّم وقتِ سعید انوار سراپا

(۱۲) اِک بتِ ترسا بادلِ سنگیں لعبتِ کافر با ہمہ تمکیں
صورتِ لات و شکلِ منات و رشکِ یعوق و غیرتِ عزّے

(۱۳) کانِ ملاحت بحرِ صباحت جوئے فصاحت گلشنِ راحت
شور میں لیلیٰ نور میں سلمیٰ لہجہ میں شیریں جلوہ میں عذرا

(۱۴) وہ لبِ میگوں عارضِ گلگوں وہ قدِ موزوں چشمِ پُر افسوں
برگِ گلِ تر لالۂ احمر سروِ صنوبر نرگسِ شہلا

(۱۵) خالِ بلب ہے نقطۂ مشکیں یا ہے بلال و چشمۂ شیریں

مردمِ دیدہ محو بدیدہ لالہ بہ داغ و دل بہ سویدا
فوجِ نظارہ جوں رمِ آہو، آہوئے کعبہ نرگسِ جادو (۱۶)

چیں بہ جبیں محراب بہ کعبہ۔ طاقِ دو ابرو مسجدِ اقصےٰ
چاہِ زنخداں آبِ زلال۔ اور اس پہ تکلّم چشمۂ شیریں (۱۷)

ناصیہ روشن جوں کفِ موسیٰ زلفِ شکن در خطِّ چلیپا
پان کی سُرخی لب سے گلو تک، دست و گریباں شفقِ قزح سے (۱۸)

دام برائے گردنِ عنقا چشم و چراغ دیدۂ حورا
بیتِ زلالی لب پہ تکلّم۔ فردِ خیالی رنگِ تبسّم (۱۹)

موئے میاں جوں معنیٔ نازک تنگ دہاں سربستہ معمّا
عارضِ گلگوں چشم پُر افسوں سبزۂ تر سے طرزِ نظر سے (۲۰)

مایۂ ناز و غمزہ طراز و کاشفِ راز و رازِ بدلہا
فتنہ سراپا۔ قہر سراسر شستہ ادا ہیں چُست جفا ہیں (۲۱)

شرم سے ڈوبا بحرِ حیا میں۔ ناصیہ رو بر عالمِ بالا
رمز سے ہو کر عرضِ تکلّم۔ ناز سے ہو کر لب پہ تبسّم (۲۲)

مجھ سے کہا ہے زمزمہ پیرا۔ تو بھی تو بول اے بلبلِ شیدا
میں نے پڑھا اک مطلعِ روشن آج ہوئی [illegible] جس سے گلشن (۲۳)

رشکِ مصوّر اے شہِ عالم۔ عشق ہو جس پر اور شاد ہوا غنچہ
اے شہِ عالم در ہمہ عالم۔ عالی اعلیٰ۔ والی والا (۲۴)

لب پہ ستایش۔ دل پہ نیایش جلوہ طرازِ عرشِ معلّےٰ
نقشِ خلافت از رہِ رتبت تختِ خلافت عرش پہ عظمت (۲۵)

تو ہی بہ حکمِ وجہ جو صورت وہ ہے بہ نقشِ رتبہ ہیولےٰ

(۲۶) روحِ مجسّم عقلِ مکرّم نفسِ مقدّس جسمِ مطہّر
باطنِ صافی جانِ موافی پردہ بہ دُنیا جلوہ بہ عقبےٰ

(۲۷) علمِ حقیقی علمِ مجازی تیرے حلول ہیں ساری و طاری
اصل مبانی نقل معانی عقل کو تیری عیش مہیّا

(۲۸) سارے پڑھے اسمائے الٰہی سب ہیں مؤثر اے شہِ اکبر
اسم جو اعظم ہے تو وہی ہے جس سے ہے تیرا اسم مسمّٰی

(۲۹) فہم ہیں لیکہ صافی طینت رکھ کے نظر میں اوجِ قرینت
عرقِ جباہیں زمزم و کوثر سر بہ نشیں ہیں سدرہ و طوبےٰ

(۳۰) خُلقِ کریم و نفسِ نفیس و ابرِ مفیض و فائزِ رحمت
آبِ بقا و خاکِ شفا و نارِ خلیل و بادِ مسیحا

(۳۱) تو سرِ دنیا ظلِّ الٰہی حکم ترا تا ماہ بہ ماہی
تحت ترا ہے تا بہ ثریٰ اور فوق ہے تیرا تا بہ ثریّا

(۳۲) حکم پہ حاضر نظم پہ ناظر تیرے جلو میں جشن کی خاطر
فوجِ سکندر لشکرِ دارا تختِ فریدوں مسندِ کسریٰ

(۳۳) تجھ سے ہی قائم شام و سحر ہے تجھ سے ہی دائم تازہ و تر ہے
بارِ مراد و برگِ نشاط و شاخِ اُمید و نخلِ تمنّا

(۳۴) تو بہ ریاست تو بہ فراست تو بہ مقالت تو بہ سیاست
فطرتِ لحیاں شکرِ جماعت حسن بیاض و غصّہ حمرا

(۳۵) رو بہ رضا و لب بہ دعا و دست بہ ہمّت پا بہ اقامت
لب بہ ہدایت دل بہ درایت صرف بہ زہد و محو تقویٰ

(۳۶) تو بہ حقیقت تو بہ طریقت تو بہ شریعت تو بہ دیانت

پاک سرشت و نیک نوشت و جسم مطہّر قلب مصفّیٰ
روبہ تجمّل خو بہ تحمّل کف بہ تکلّف لب بہ تکلّم (٣٧)
روکشِ یوسف ہمسرِ صالح ہمرہِ موسیٰ ہمدمِ عیسیٰ
تیری محافظ آیۂ کرسی، تیری معاون آیتِ قدسی (٣٨)
زیبِ نمایم سورۂ یٰسیں حسنِ عزایم سورۂ طٰہٰ
جانبِ اعدا تو سرِ میداں کھینچ لے جس دم صارمِ برّاں (٣٩)
نعرہ ہو اس کا اُقتُلُ اِقتِلُ ۔ نارہ یہ اس کا نحن قتلنا
جلوہ سے تیرے ہو نہ منوّر شام و سحر آفاق تو کیونکر (٤٠)
مہ ہو فدائے دیدۂ شپّر مہر ضیا سے جیبِ حربا
تو دمِ فرحت تو دمِ عشرت تو دمِ صولت بر سرِ دولت (٤١)
ماہ بسرطاں زہرہ بمیزاں تیر بہ قوس و شمس بہ جوزا
فہم ترا وہ عقل ارسطو بالغ جس سے جوہرِ ثانی (٤٢)
عقل ترا دے درس فلاطوں فلسفہ جس کی ابجد لے لے
حالِ دو عالم تجھ میں ہے پیدا ۔ اور ہے یہ نورِ کشف ہویدا (٤٣)
تفسیر قیافہ غیبِ سرِ وہ ۔ غیبِ تفاؤل غیبِ رویا
تیری شمیم خلق سے طاری ۔ تیری نسیمِ طبع سے جاری (٤٤)
بادِ بہاری مشکِ تتاری ۔ عودِ قماری ۔ عنبرِ سارا
فکرِ فرنگ و دانشِ یوناں آگے ترے ہے طفلِ دبستاں (٤٥)
تو ہے وہ ماہر تو ہے وہ باہر تو ہے وہ بینا تو ہے وہ دانا
تیغ سے تیری پیکرِ دشمن، حلقہ بہ حلقہ جیسے ہو جوشن (٤٦)
پیشِ چمکنا کب رہے ثابت ۔ عقل سے جزو لایتجزیٰ

(۴۷) زینتِ لوحِ شوکت و شاں تو زیبِ سپر توقیعِ جہاں تو
اس پہ مزیّن جوں گلِ طغرے۔ اس پہ مسجّل جوں خطِ امضا

(۴۸) حاتمِ دوراں منذرِ نعماں رستمِ دستاں شیرِ نیستاں
تو بہ سخاوت تو بہ عنایت تو دمِ جرأت تو سرِ ہیجا

(۴۹) حُسنِ ادا میں نکتۂ موزوں۔ طرزِ بجا میں۔ گوہرِ مکنوں
شکل و عمل میں نظمِ مسجّع۔ حرفِ سخن میں نثرِ مقفّیٰ

(۵۰) تیرا ہی توسن سایۂ ذوالمن۔ برسرِ جنت در دمِ رفتن
برقِ جہاں و آبِ رواں و شعلۂ آتش موجۂ دریا

(۵۱) باد بوقتِ تیز روی ابر بوقتِ قطرہ فشانی
جب تو اُٹھا دے کوہ و جبل پر جب تو رواں ہو جانبِ صحرا

---

(۵۲) فیل ہی تیرا ابرِ بہاراں۔ پر بہ خیالِ بادہ گساراں
ہووے درخشاں برف پہ باراں دے جو جھلا زنجیرِ مطلّا

(۵۳) بحر بوسعت کوہ برفعت۔ پردۂ کوہِ نور پہ ظلمت
اُس پہ طلوعِ جلوۂ طلعت۔ طور پہ گویا نورِ تجلّیٰ

(۵۴) پشت پہ اُس کی ہودجِ زرّیں قوسِ قزح سے مثالِ رنگیں
تیرا طلوع اے خسروِ خاور صبحِ شفق میں کر دے ہویدا

(۵۵) تھا جو سخن آغازِ ثنا سے ختم سخن ہو حُسنِ ادا سے
ذوقِ سخنداں تیری دعا سے طرزِ سخن موزوں ہو سراپا

(۵۶) دل ہی ترا یا نور کا عالم بلکہ فروغِ طور کا عالم
پیشِ نظر ہی دور کا عالم حسن تو یہی افلاک پہ ہے کیا

وردِ ملایک نامِ خدا ہی دیکھہ زباں پر کس کی ثنا ہی (۵۷)
دل کہ سراپا دستِ دعا ہی، دستِ دعا و دامنِ شہا

تاکہ زماں منضم بہ زمیں ہو، دورِ زمیں چرخِ بریں ہو (۵۸)
شاہ کا عالم زیرِ نگیں ہو، سطحِ زمیں ہو عالمِ بالا

قصیدہ نمبر (۲)

یہ قصیدہ اُس زمانہ میں لکھا گیا تھا جبکہ ذوق کی شاعری عروج کو پہونچ چکی تھی۔ شہزادہ ابوظفر اُس وقت ولیعہد تھے اُن کی بیماری سے شفا پانے کے بعد بادشاہ نے جشنِ غسلِ صحت ترتیب دیا اُسی تہنیت میں ذوق نے یہ قصیدہ لکھا تھا۔

واہ واہ کیا معتدل ہی باغِ عالم میں ہوا — مثلِ نبضِ صاحبِ صحت ہی ہر موجِ صبا (۱)
پھرتی ہی کیا کیا مسیحائی کا دم بادِ بہار — بن گیا گلزارِ عالم رشکِ صدر دارالشفا (۲)
ہی گلوں کے حق میں شبنم مرہمِ زخمِ جگر — شاخِ بشکستہ کو ہی باراں کا قطرہ مومیا (۳)
ہوگیا موقوف یہ سودا کا بالکل احتراق — لالے نے داغِ سیہ پالے لگا نشو و نما (۴)
ہوگیا زائل مزاجِ دہر سے یاں تک جنوں — بیدِ مجنوں کا بھی صحرا میں نہیں باقی پتا (۵)
ہوتا ہی لطفِ ہوا سے اس قدر پیدا لہو — برگ میں ہر نخل کی سرخی ہی جوں برگِ حنا (۶)
پائی ہی اصلاح صفرا نے کہ دنیا میں کہیں — زردیِ چشم اب دیکھنے کو بھی نہیں ہی کہربا (۷)
ہر مزاجِ بلغمی میں ہوتی ہی تولیدِ خوں — چاندنی کا پھول ہو گر ارغوانی ہی بجا (۸)
نام کو اشیا میں نہ تلخی رہی نہ سمیت — بن گئی تریاک افیوں زہر میٹھا ہو گیا (۹)
کیا عجب جدوار کی تاثیر گر رکھے زقوم — کیا عجب گر آبِ حنظل دیوے شربت کا مزا (۱۰)
نیش کی جا نوش ہو دنبالۂ زنبور میں — کام میں افعی کے ہو مہرہ بجائے آبلا (۱۱)

(۱۲) راحت و آرام کا اس دور میں ہی دور دور — چاہیئے واقف نہ ہو دوران سر سے آسیا
(۱۳) موتیا بند آنکھ میں ہی جو رکھتی تھی صدف — اب رکھے ہے نور روشنی مثل دل اہل صفا
(۱۴) آگیا اصلاح پر ایسا زمانے کا مزاج — تا زبان خامہ بھی آتا نہیں حرف دوا
(۱۵) نسخہ پر لکھنے نہیں پاتا ہو الشافی طبیب — کہتا ہی بیمار بس کر مجھکو بالکل ہو شفا
(۱۶) فرق چاہا یاں تک اعضائے بدن سے درد نے — درد کے جو حرف تھے وہ آپ ہی آپ سب جدا
(۱۷) لاغروں کو ہو کمال تاب و طاقت پہ شتاب — جیسے وہ ہفتہ ہلال اک شب میں ہو بدر الدجا
(۱۸) صبح صادق کے ہی گو سر میں سفیدی آگئی — لیکن اس پیری میں بھی صادق ہی ایسی اشتہا
(۱۹) بھوک کی شدت سے اس کو یاں نفس فرصت نہو — قرص سے خورشید کے جب تک نہ کرلے ناشتا
(۲۰) رات بھر لوٹے گا کیا انجم کے دانے چرخ پیر — پھر جو دیکھا صبح کو اصلا شکم میں کچھ نہ تھا
(۲۱) پہونچی یہ تفتیح کی نوبت کہ نوبت خانہ میں — لیتی ہی جی کھول کر کیا کیا ڈکاریں کرنا
(۲۲) کوس پھولا ہی خوشی سے نفخ کا کیا دخل ہی — جوں حباب اس کے نہیں مطلق شکم میں امتلا
(۲۳) ہضم کامل اس قدر معدہ نے پہونچایا بہم — جیسا الکیموس ہی جو حلق سے اتری غذا
(۲۴) ہی مزاج اہل عالم پہ قریب اعتدال — ساتوں اقلیمیں ہیں گویا اب بخط استوا
(۲۵) رکھے گا تعویذ اور گنڈا کوئی کیوں اپنے پاس — باغ عالم میں یہی عالم جو صحت کا رہا
(۲۶) دے گا طاؤس اپنے بال و پر سے سارے نقش دھو — پھینک دے گی توڑ کر گنڈا گلے سے فاختا
(۲۷) اس قدر جاتی رہی عالم سے بیماری کہ آج — نام گلشن میں نہیں ہی نرگس بیمار کا
(۲۸) واقعی کس طرح سے صحت نہ اک عالم کو ہو — جبکہ ہو اس کی نوید غسل صحت جاں فزا
(۲۹) وہ ولیعہد زماں مرزا محمد بوظفر ق اس کی قوت گر ضعیفوں کو بنا دے اقویا
(۳۰) تقویت کا یہ اثر ہو عام جو ہاں برگ زرد — ہوں مقوی دل و جاں مثل اوراق طلا
(۳۱) شادی صحت سے اس کی آج ہو کر شاد شاد — تہنیت خوانی میں ہیں سرگرم سب حسن ملا
(۳۲) میں بھی اس رنگ چمن محفل میں وہ مطلع پڑھوں — بلبل تصویر سن کر بول اٹھے مرحبا

مطلع

آج ہے عالم میں وہ روزِ سعادت انتما
دے اگر زاغ و زغن بیضہ تو پیدا ہو ہما (۳۳)

مژدۂ جاں بخش صحت ہے ترا ماءالحیات ۔ جس سے جوں سبزہ بشبنم مردہ دل زندہ ہوا (۳۴)
ہو بقائے عمر سے تیری بقائے عمرِ خلق ۔ ذات ہے تیری جہاں میں چشمۂ آبِ بقا (۳۵)
قطرہ افشانی سے آبِ غسلِ صحت کے ترے ۔ ہوں دُرِ خوش آب پیدا اس قدر قوت فزا (۳۶)
ہوویں استعمال یاقوتی میں وہ موتی اگر ۔ بخشیں پیرانِ کہن کو نوجوانوں کے قویٰ (۳۷)
جسم کو مل مل کے دھویا تو نے جس دم وقتِ غسل ۔ گردِ کلفت کو دلِ عالم سے گویا دھو دیا (۳۸)
دل عدوئے سنگدل کا تھا شقاوت سے جو سخت ۔ زیرِ پا پامال ہوتا تھا برنگِ سنگِ پا (۳۹)
خردۂ گل کو صبا لائی تصدق کے لیے ۔ لے گیا ابرِ بہاری نذر دُرِّ بے بہا (۴۰)
شادیِ صحت کا تیری کیا کہوں عالم کہ آج ۔ جوشِ عشرت سے یہ عالم بن گیا عشرت سرا (۴۱)
چھیڑے تارِ شمع کو گر ناخنِ موجِ نسیم ۔ بزم میں پیدا ہو تارِ سازِ مطرب کی صدا (۴۲)
لب پہ ساغر کے ہے جوں موجِ تبسم موجِ مَے ۔ شورِ قلقل لب پہ ہے مینائے مے کے قہقہا (۴۳)
بزمِ تصویراتِ فانوسِ خیالی کی طرح ۔ حلقۂ رقاصگاں ہے زیرِ گردوں جابجا (۴۴)
کر رہا صحنِ چمن ہی میں ہے کیا طاؤس رقص ۔ آشیانہ میں ہے رقصاں طائرِ قبلہ نما (۴۵)
خانہائے چشم میں بھی پتلیوں کا رقص ہے ۔ ہے جو منظورِ نظر سب کو تماشا رقص کا (۴۶)
چھوٹی آتشبازی ایسی جس کی گلکاری کو دیکھ ۔ رات کو کہتے تھے آپس میں ثریا و سہا (۴۷)
صنعِ آتشباز پر حیرت زدہ ہوتی ہے عقل ۔ سنگِ پارس سے کہیں بارود کو چھوا تھا کیا (۴۸)
ہو گئی تاثیر جس کی یہ کہ ہر گاہ پر سے ۔ ریزۂ فولاد نکلے بن کے گلہائے طلا (۴۹)
گنج چھوٹے تھے ستاروں کے عجب انداز سے ۔ ماہ پاروں کا تھا گویا خندۂ دنداں نما (۵۰)
منہ ہے کیا جو رنگ سے مہتاب کے ہمتاب ہو ۔ غازہ سے ہر چند چمکے رنگِ روئے مہ لقا (۵۱)
ہر شرر جو اُڑ کر ہوئے قندیلِ شب زیرِ فلک ۔ برج تھے جتنے فلک پر سب کو روشن کر دیا (۵۲)

(۵۳) فی الحقیقت یہ وہ شادی ہے کہ اس کے روبرو　　جشنِ جمشیدی کا کچھ مطلق نہیں رتبہ ملا

(۵۴) ہے زبانِ خامہ عاجز آگے بس تعریف میں　　ذوقؔ کہتا ہے اٹھا کر ذوق میں دستِ دعا

(۵۵) رکھے صحت سے ہمیشہ شافیِ مطلق تجھے　　جو ترے بدخواہ ہوں وہ رنج میں ہوں مبتلا

قصیدہ نمبر ۳

یہ قصیدہ ذوق نے جشن عید الفطر ۱۲۶۶ھ مطابق ۱۸۴۹ء میں لکھا تھا۔ اس قصیدے کے متعلق ایک خاص واقعہ مشہور ہے کہ زینت محل بیگم جو بہادر شاہ ابوظفر کی چہیتی بیوی تھیں اور جن کو بادشاہ نے وزارت کے اختیارات دے رکھے تھے انھوں نے اپنے زمانۂ وزارت میں استاد ذوق کے بیٹے خلیفہ اسمٰعیل کو بعض شاہی خدمات سے محروم کر دیا تھا اور اس لیے بیگم استاد سے کھٹکتی رہتی تھیں اور یہ کوشش کرتی رہتی تھیں کہ کسی طرح سے استاد بادشاہ کی نظر سے گر جائیں۔ صبح کو عید ہونے کو تھی ذوق رات میں خوشی خوشی اس قصیدے کو صاف کر رہے تھے کہ دربار میں سنا کر واہ واہ سنیں گے کہ اتنے میں یہ خبر پہونچی کہ بیگم نے تمام درباریوں کو حکم دے دیا ہے کہ استاد جس وقت قصیدہ سنائیں کوئی تعریف نہ کرے۔ ذوق یہ خبر سن کر دم بخود رہ گئے قلم رک گیا اور دل میں کہنے لگے کہ بار خدایا بیگم کو کیا ہو گیا ہے خدائی کے منہ کو بند کر لی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جس طرح بھی ہوا ذوق نے قصیدہ کو ختم کیا دو بج چکے تھے سو رہے۔ صبح ہوئی درباری کپڑے پہن دربار میں پہونچے قصیدہ سنایا لوگوں کے سکوت نے رات والی خبر کی تصدیق کر دی جب ساتویں شعر پر پہنچے تو بادشاہ بے اختیار ہو گئے گلے لگا لیا۔ مکرر پڑھنے کے لیے ارشاد کیا۔ پھر کیا تھا مہر سکوت ٹوٹ گئی دربار میں واہ واہ کے نعرے بلند ہونے لگے اور شاعر کو اپنی محنت کی داد مل گئی۔

مطلع

پیری میں پُرضرور ہے جامِ شرابِ ناب ‏/‏ پائے فروغِ صبح سے لے نورِ آفتاب (۱)

تائب جو ہو تو اس سے کہ داڑھی ہوئی سفید ‏/‏ کر خوب مے کشی کہ یہ ہے سیرِ ماہتاب (۲)

ہے پیرِ دل خاک کی ہوا پہ بقائے عمر ‏/‏ یہ برف وہ نہیں جسے رکھیں نمدے داب (۳)

ہستی کا اپنے کر نہ بھروسا حباب وار ‏/‏ تعمیر بے بنا ہے یہ اور خیمہ بے طناب (۴)

آئی ہے جب سے قالبِ خاکی میں تیری جان ‏/‏ غافل پئے سفر ہے اسی دن سے پا برکاب (۵)

جو دم گزر رہے ہے غنیمت سمجھ کہ روز ‏/‏ گردش ہے آسماں کو زمانہ کو انقلاب (۶)

ہر بازیِ فلک پہ تو نوروز روز کر ‏/‏ رکھ آفتابِ گنجفہ پہ سال کا حساب (۷)

حاصل ہے کیا ہنر سے دلا آئینہ کو دیکھ ‏/‏ جوہر سے دل میں رکھتا ہے کس درجہ پیچ و تاب (۸)

گر ہوسکے تو خاکِ درِ میکدہ ہو تو ‏/‏ اس خاکداں میں تا نہ ہو مٹی تری خراب (۹)

آسودگانِ کنجِ خرابات کے لیے ‏/‏ جانا بہشت تک بھی ہے دوزخ کا اک عذاب (۱۰)

یاں تک ہیں بے دماغ نہ بولیں گے منہ سے وہ ‏/‏ دے گا جواب تا منکر نکیر کو جواب (۱۱)

رکھتا ہے چرخ اہلِ سعادت کو بد مذاق ‏/‏ گذران ہے ہما کی سرِ روزی کباب (۱۲)

دیکھے جہاں کو دیدۂ عبرت سے تو اگر ‏/‏ جامِ جہاں نما ہے ہر اک کاسۂ حباب (۱۳)

ساقی جو تجھ کو عین عنایت سے جام دے ‏/‏ لے اور لگا کے آنکھ سے پی جائیے شتاب (۱۴)

گر بے حساب جام پہ جام آئیں تیرے ہاتھ ‏/‏ روزِ حساب تک تو پئے جا علی الحساب (۱۵)

مستی میں ایسا مطلعِ تازہ کوئی سنا ‏/‏ جائی بھی لکھے دل پہ جسے کرکے انتخاب (۱۶)

مطلع

گلشن کو دے جو گریۂ مستانہ میرا آب ‏/‏ بیضوں سے بلبلوں کے ہو پیدا بطِ شراب (۱۷)

گلگونِ نشہ سے گلگوں پہ ہو مرا ‏/‏ پابوسِ آسماں روشِ حلقۂ رکاب (۱۸)

مستی مری سکھائے اگر تجھ کو مے کی طرز ‏/‏ چھلکے نعلِ شہ ابر سے مستی بجائے آب (۱۹)

بے ہوشیوں میں ہوں مری وہ گرم جوشیاں ‏/‏ ہوئے ہوں جن سے فنا ہوش و خرد کباب (۲۰)

(۲۱) جاگ اُٹھیں وہ جو خوابِ عدم میں ہیں ہوشمند
غفلت میں گر بلند ہو میری صفیرِ خواب

(۲۲) دُرپردۂ فلک کو اُٹھا دوں اک آن میں
ہو جاؤں میں جو عالمِ مستی میں بے حجاب

(۲۳) ہو وہ صوابدیدِ فلاطوں میں خم نشیں
کہہ بیٹھوں گر نشہ میں کوئی حرفِ ناصواب

(۲۴) یہ ذات کو ہے عالمِ مستی میں روشنی
ہر خشتِ خُم ہے حکمتِ اشراق کی کتاب

(۲۵) ہر روز جامِ بادۂ روشن کا مجھ کو شغل
ہے شغل شغلِ آئینہ و شغلِ آفتاب

(۲۶) پر پیرانہ یہ ہے کہ تقوے سے ہے گریز
تقوٰی ہے پیرانہ کہ ہے توبہ سے اجتناب

(۲۷) لیکن ہے ابرِ رحمتِ باری سے دُرفشاں
دامانِ تر ہمارا روش دامنِ سحاب

(۲۸) مداح ہوں میں اُس کا کہ ہے جس کے دور میں
شیبِ زمانہ کے لیے کیفیتِ شباب

(۲۹) پیرِ فلک بنے ہے جوانِ سیاہ مست
ریشِ شعاعِ مہر پہ ہے ابر سے خضاب

(۳۰) مانندِ نافہ آہو اگر جام میں ہو خون
اُس کی شمیمِ فیض سے ہو جائے مشکناب

(۳۱) اُس شاہ کے نسیمِ کرم و بوئے خُلق سے
ہر خارِ بن ہے ہمسرِ فوارۂ گلاب

(۳۲) وہ بادشاہ جس کا بہادر شہ اسم پاک
ہے دُرِ جہاں زمانہ کا یکتا دُرِ خوش آب

(۳۳) ظلِ اِلٰہ خسروِ دیندار و دیں پناہ
شاہِ بلند جاہ و خدیوِ فلک جناب

(۳۴) تیغ اُس کی وہ ظفر دم و نصرت اثر کہ ہے
گنجِ ہزار فتح کی مفتاحِ فتحِ باب

(۳۵) روشن دلی سے اُس کی عدو تیرہ بخت ہے
دزدِ سیاہ کار کو آفت ہے ماہتاب

(۳۶) ہو مغزِ جانِ کافرِ نعمت کے واسطے
مطبخ میں اُس کے پشۂ نمرود ہر ذباب

(۳۷) ہے ابر میں بھی برق کا شعلہ مگر نہیں
اُس میں دمِ نویدِ عطا گرمیِ عتاب

(۳۸) کچھ خُلق اس کی طبعِ رواں میں نہیں ذرا
دریائے موجزن کو ہزاروں ہیں پیچ و تاب

(۳۹) پڑھتا ہوں میں وہ مطلعِ روشن حضور میں
جس کا نہ ہووے مطلعِ خورشید بھی جواب

(۴۰) مطلع
شاہا تو وہ ہے نورِ تبسم کہ آفتاب
کرتا ہے نور کو ترے سایہ سے اکتساب

تلوار تیری ہے وہ غضبِ برقِ کفر سوز — ہے جس کی آنچ آتشِ دوزخ کا التہاب (۴۱)
جوہر سے تیری تیغ کے دکھلائے ہے قضا — سرکش کو لکھ کے حرف بحرف آیتِ عذاب (۴۲)
ق اللہ رے پاسداریٔ اسلام و پاسِ شرع — اللہ رے تیری سطوت اللہ رے احتساب (۴۳)
انگور زخم دل پہ بدخواہ کے بندھے — اس خوف سے کہ ہوتی ہے انگور کی شراب (۴۴)
کیسا ہی مے پرست ہو مانندِ چشمِ یار — مقدور کیا کرے قدحِ مے کا ارتکاب (۴۵)
بلکہ نہ لے دُعا بقدح کا بھی منہ سے نام — بالفرض گر وہ ہی ہو دعاؤں میں مستجاب (۴۶)
شاہا تری وجاہت و دولت کے سایہ میں — کنجشک سا شکارِ باز ہے رشکِ ہما غراب (۴۷)
کرتا ہے روز و شب کو برابر شہنشہا — تعمیلِ عدل سے تری میزاں میں آفتاب (۴۸)
خورشیدِ شیرِ چرخ پہ جو کھینچتا ہے تیغ — چاہے ہے شیرِ جنگ پہ تجھ سے ظفر خطاب (۴۹)
کھینچے تیرے تکلمِ شیریں کو شہد کیا — یہ شربتِ خضر ہے شہا وہ قئے ذباب (۵۰)
ق چالاکی ہے وہ توسنِ چالاک میں ترے — شوخی ہے چشمِ یار میں عاشق میں اضطراب (۵۱)
کاوے میں یوں وہ جیسے کہ طاؤسِ رقص — اُڑتے ہیں یوں وہ جیسے کہ پردار ہیں عقاب (۵۲)
چمکائے اک ذرا سرِ میداں جو تو اُسے — بے پر ہوا ہو جائے وہ جوں ناوکِ شہاب (۵۳)
کرتا ہے یوں ثنا کو دُعا پر اب اختصار — یارب دعائے ذوق ہو مقبول و مستجاب (۵۴)
تا عید و عیدگاہ ہو اور خطبہ و نماز — تا خطبہ و نماز سے منظور ہو ثواب (۵۵)

ہر سال تجھ کو عید ہو فرخ بعزّ و جاہ
ناکام ہوں عدو ترے اور دوست کامیاب (۵۶)

قصیدہ نمبر ۴

یہ قصیدہ بھی عید کے دربار کے لیے تصنیف ہوا تھا اور ممدوح (بہادر شاہ) نے اس کو غیر معمولی پسندیدگی کا شرف عطا فرمایا تھا یعنی علاوہ خلعتِ معمولی کے ایک گاؤں جاگیر میں بخشا تھا

(۱) تھکے ہیں اپنے بسترِ خوابِ راحت
نشۂ علم میں سرمست غرور و نخوت

(۲) مرتبے لیتا تھا بڑا علم و عمل کے اپنے
تھا تصور مرا ہر امر میں تصدیق صفت

(۳) ہو گیا علم حصولی تھا حضوری مجھ کو
تھا مرا ذہن نہ محتاجِ حصولِ صورت

(۴) جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام
عقل کو تجربہ کی اتنی ہوئی تھی کثرت

(۵) نہ غرض مجھ کو نتیجہ سے نہ تھا شکل سے کام
تھی مدے فکر کو ہر شکل خطا سے عصمت

(۶) ذہن میں سب میرے حاضر تصورِ علمیہ
پر جتانی تھے منظور نہ تھی علمیت

(۷) چار و نا چار جو تدریس سے یاروں کی تھی
درس تدریس پہ آجاتی تھی مجھ کو رغبت

(۸) کبھی ہمت تھی مری قاعدۂ صرف میں صرف
کبھی تھی نحو میں ہر نحو سے مجھے محویت

(۹) کبھی منطق کو تفوق ہے مرے ناطقہ سے
تحت حکمت ہے وہ ہر فن گرچہ ہے تحت حکمت

(۱۰) کبھی میں کرتا تھا تصریح معانی و بیاں
کبھی میں کرتا تھا توضیح نجوم و ہیئت

(۱۱) کبھی تقسیمِ فرائض کبھی تفہیمِ اصول
کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنت

(۱۲) کبھی تھا علمِ الٰہی کی طرف ذہن رسا
کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جودت

(۱۳) کبھی تھا عقل پہ مذہب مرا مانندِ حکیم
کبھی مثل متکلم تھے مجھے پاس ملت

(۱۴) کبھی کرتا تھا قدم چرخ کا ثابت جہات
اور کبھی کرتا تھا باطل بسمار انشقت

(۱۵) کبھی انکارِ قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل
کبھی انکارِ تناسخ پہ تھے مجھ کو حجت

(۱۶) حشرِ اجساد میں تھا گاہ تردد مجھ کو
کبھی تھی عالمِ برزخ میں مجھے اک حیرت

(۱۷) کبھی تھی عرصۂ تدویر فلک کی مجھے سیر
کبھی میں ناپتا تھا کرۂ زمیں کی وسعت

(۱۸) کبھی ثابت مرے نزدیک فلک کی گردش
کبھی مثبت مرے نزدیک زمیں کی حرکت

(۱۹) کبھی میں کرتا تھا اعراض میں جوہر قائم
کبھی میں کرتا تھا معلول سے ثابت علت

(۲۰) کبھی منقول پہ مائل کبھی سوئے معقول
کبھی میں فقہ پہ راغب کبھی سوئے حکمت

(۲۱) کبھی میں حافظِ قرآں بعلمِ تفسیر
کبھی میں قاری قرآں بعلمِ قراءت

کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر — کبھی کرتا تھا اشاراتِ شفا کی صحت (۲۲)
کبھی میں کرتا تھا قانون سے تشریحِ علاج — کبھی میں کرتا تھا قاموس میں تصحیحِ لغت (۲۳)
کبھی میں لون سے بینندۂ بیمار و صحیح — کبھی میں نبض سے دانندۂ ضعف و قوت (۲۴)
گہ نباتات کی آگاہ میں کیفیت سے — گہ جمادات کی معلوم مجھے خاصیت (۲۵)
کبھی مشائیوں سے کرتا تھا میں بحثیں روی — کبھی لے جاتا تھا اشراقیوں پر میں سبقت (۲۶)
کبھی میں نفیِ حقایق میں تھا سوفسطائی — کبھی میں معتزلی باعثِ ردِّ رویت (۲۷)
کبھی میں جبری و مجبور بتعطل و تدبیر — کبھی میں قدری و مختار بقدرِ طاقت (۲۸)
گہ ملاحد کی نفی تردیدِ کلامِ الحاد — گہ وجودی و شہودی سے بیانِ وحدت (۲۹)
جوں مہندس کبھی مالوف بشکل و مقدار — جوں محاسب کبھی مصروف بضرب و قسمت (۳۰)
کبھی حرفوں سے تھا مطلوب مثالِ جفّار — کبھی کچھ نقطے سے مقصود تھا رمّال صفت (۳۱)
خانۂ کیسہ سے خارج کبھی شکل داخل — شکلِ خارج تھی کبھی داخلِ بیتِ غربت (۳۲)
کبھی کرتا تھا قرانِ مہ و زہرہ پہ نظر — کبھی تھا دیکھتا مرّیخ و زحل کی رجعت (۳۳)
کبھی افسون و عزیمت کبھی تعویذ و طلسم — کبھی تجویزِ زکوٰۃ اور کبھی قصدِ دعوت (۳۴)
کبھی تھا علمِ قیافہ میں یہ ادراک مجھے — ایک صورت سے بیاں کرتا تھا میں سو سیرت (۳۵)
کبھی میں رہتا سرودی میں تھا ایسا مشغول — کہ نہ تھی ایک نفس ضبطِ نفس سے فرصت (۳۶)
سیمیا سے کبھی تصویرکشِ موہومات — کیمیا سے کبھی میں زرکشِ گنجِ دولت (۳۷)
کبھی میں شیخِ شیوخ اور کبھی شیخِ رئیس — کبھی علامہ کبھی صوفیِ صافی طینت (۳۸)
کبھی میں قربِ فرایض سے تھا عالی درجہ — کبھی میں قربِ نوافل سے تھا والا رتبت (۳۹)
ماہرِ موسیقی ایسا کہ ادا کرتا تھا — کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چار پردوں مست (۴۰)
کبھی میں شاعرِ غرّا و ادیبِ داں بلیغ — نظم میں نام مرا نثر میں میری شہرت (۴۱)
کبھی کرتا تھا عروضی کا کبھی میں قافیہ تنگ — طبعِ موزوں کی دکھاتا تھا جو موزونیت (۴۲)

(۴۳) کبھی ہیئتِ نظر انجیل و زبور و توریت
کبھی مصحف میں نظر میری سرِ ہر آیت

(۴۴) کبھی زر دشتیوں میں ایسا کہ سایے موبد
ژند و پاژند میں کرتے تھے میری تبعیت

(۴۵) کبھی پہ آگہی شاستر و بید و پران
کروں ایک بات سے پنڈت کی کتھا میں کھنڈت

(۴۶) کبھی ہیں حلِ معمّا و لغز میں ذی ہوش
کبھی اخبار و تواریخ میں صاحبِ خبرت

(۴۷) آخرش دیکھا تو العلم حجاب الاکبر
عاقبت پایا تو ہاں بلہ کو اہلِ جنّت

(۴۸) فائدہ کیا جو ہر ایک علم کی جانی تعریف
فائدہ کیا جو ہر ایک فن کی کھلی ماہیّت

(۴۹) فائدہ کیا کہ جو دیکھیں کتبِ ہر مذہب
فائدہ کیا جو ہوئی آگہیِ ہر ملّت

(۵۰) عقل سے گرچہ کیا مادّہ ایسا پیدا
کہ بہر شکل ہو اک تازہ محلِّ صورت

(۵۱) یا بنائی کوئی صورت کہ جسے دیکھ کے ہو
ہیکلِ روم سے بت خانۂ چین تک حیرت

(۵۲) بے مقدّر نہ پڑے صورتِ بہبود نظر
دور آئینۂ دل سے نہ ہو زنگِ کلفت

(۵۳) پڑھوں اک مطلعِ برجستہ میں اس موقع پر
جس کو سن کر کہیں حسنت سب اہلِ فطنت

(۵۴) مطلع
گر نہ دے صاحبِ جوہر کو مقدر عزت
جوہرِ فرد ہی بالفرض تو کیا بے قسمت

(۵۵) کیا ہوا علم معقولہ سے اگر کیف سے ہے
لیک بے یاوریِ بخت نہیں کیفیت

(۵۶) قاصیِ چرخ بھی جو تو ہے تو کیا گر تیرے
مثلِ دہقان فلک کھتے ہوں طالع نکبت

(۵۷) دورِ گردوں نہ موافق ہو تو ہو اور خفیف
جرِّ اثقال میں تو جتنی اٹھائے محنت

(۵۸) آگے برگشتگیِ بخت کے چلنے کی نہیں
نظری و عملی کوئی بھی تیری حکمت

(۵۹) گو فصاحت میں تو سحباں ہے و لے بے تقدیر
حرفِ مطلب پہ زباں کو ہو تری سو لکنت

(۶۰) گو ریاضی میں ہے صناع اگر بخت ہیں یار
نقشِ باطل ہے تری شکل وہ جس پہ صنعت

(۶۱) کیا ہوا جانا اگر مسئلہ سیر و مدار
پستیِ بخت سے تجھ کو جو نہیں ہے رفعت

(۶۲) کام تقویم نہ آئے نہ تری اصطرلاب
طالعِ بد سے اگر نیک نہ آئے ساعت

علم سے ہو نہ کبھی چارۂ آزار نصیب — پر سینا ہے تو کیا سینہ میں خوں ہے حسرت (۶۳)
شُود و ابی ترے نسخہ میں ہوں پر بے تقدیر — نہ ہو بالخاصہ تاثیر نہ بالکیفیّت (۶۴)
علم نیرنج سے گو بودے تو نخل ناسخ — بے مقدّر نہ ہو حاصل ثمرِ خوش لذّت (۶۵)
علم سے جو سبق آموز ملائک تھا وہ دیکھ — بخت بد سے ہوا مستوجبِ رجم و لعنت (۶۶)
ہوا مسجودِ ملائک پہ ظلومٌ و جہول — یعنی انساں قوی بخت ضعیف الخلقت (۶۷)
گو تصوّف سے ہو تو صوفیِ سجّادہ نشیں — بے مقدّر نہ کرامت ہو نہ خرقِ عادت (۶۸)
علم سے لاکھ ہو شیخی پہ تری بے تقدیر — نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمۃ (۶۹)
یہ مقالات مثالِ قصصِ مصنوعہ — ہوئے یک بار جو افسانۂ خوابِ غفلت (۷۰)
لگ گئی آنکھ مری دیکھتا کیا خواب میں ہوں — کہ مجسّم نظر آئی ہے تو بیرہ بہجت (۷۱)
اللہ اللہ رے حُسن اس کا کہ سرتا بقدم — تھا وہ خالق کا تماشائے ظہورِ قدرت (۷۲)
یاد کرتا قدِ رعنا کو ہے اس کے زاہد — دمِ تکبیر جو کہتا ہے سدا قد قامت (۷۳)
چشمِ وحشی کو اگر اپنی وہ دکھلائے تو ہو — چشمِ آہو سے ہرن نشۂ جامِ وحشت (۷۴)
دلِ شامت زدہ کے درپئے تدبیرِ ہلاک — زلفِ اژدر تھی وہ رخسار پہ واژدر تربت (۷۵)
آتشِ حُسن سے اک شعلۂ سرکش یعنی — موجۂ دود لطیف اس کی بھؤوں کی حالت (۷۶)
فوجِ مژگاں وہ بلا ہو جسے صف آرا تو کرے — دستِ بیداد سے یکدست دو عالم غارت (۷۷)
چاہ بابل وہ ذقن اور دہانِ لف کا عکس — دل گرفتارِ عذاب اس میں ہو ہاروت صفت (۷۸)
لعلِ شیریں کی حلاوت پہ جو شے جانِ عاشق — تو دمِ نزع بھی عناب کا چاہے شربت (۷۹)
نہ دمِ شرم تبسم سے لب اس کے خوگر — نہ تغافل سے ان آنکھوں کو نگہ کی عادت (۸۰)
کھول دے معنیِ موہوم کمر کی جنبش — وا کرے عقدۂ موہوم لبوں کی حرکت (۸۱)
شوخی و ناز کی تعریف میں اس کی مطلع — وہ پڑھوں میں کہ جسے سن کے ہو دل کو فرحت (۸۲)

مطلع

(۸۳) شوخی اس چہرہ میں یوں گل ہو گئی جیسے حسرت
نازیوں چشم میں نرگس میں ہو جیسے نکہت

(۸۴) لب پاں خوردہ کی شوخی کے ہے آگے اک بات
گر لگا دیوے وہ مسیحا پہ بھی خوں کی تہمت

(۸۵) نازک اندام وہ اور سنگدل اُن سے بھی سوا
آیا جن سنگدلوں کے لیے ثُمَّ قَسَت

(۸۶) سیلی سینہ پہ نہ تھی جدھر پس پشت کا عکس
نظر آتا تھا صفائی سے الف کی صورت

(۸۷) چینئ رنگ کا وہ اپنے دکھا کر عالم
ایک عالم کا ہو دل لیکے بغل میں چنپت

(۸۸) اللہ اللہ رے تری تمکنت اف رے تمیز
واہ رے تیرا تبختر تری بل بے نخوت

(۸۹) قہر انداز بلا ناز قیامت طنتار
سحر چشمک ستم ایما ادا کرشمہ آفت

(۹۰) جا بجا عالم مستی میں قدم کو لغزش
دمبدم نشۂ صہبا سے زباں کو لکنت

(۹۱) آ کے اس رشک مسیحا نے کہا بالیں پر
الا انتم قُم کہ یہ غافل نہیں وقت غفلت

(۹۲) شور بختی سے نہ اتنا نمک افشاں ہو کہ ہو
بادۂ میکدۂ عیش کی کم کیفیت

(۹۳) کیا سبب ہوتا کدورت سے نہیں کیوں خالی
دل ترا شیشۂ ساعت کی طرح ایک ساعت

(۹۴) بزم ہستی میں تو ہنس بول رہیگا کب تک
صورت شمع سحر سوختہ روتی صورت

(۹۵) آتش دل سے ترے گوشۂ تنہائی میں
بن گئی شعلۂ جوالہ کمت وحدت

(۹۶) وقت ضائع نہ کر اُٹھ بستر اندوہ سے تو
چل در میکدہ تک ہے حرکت سے برکت

(۹۷) فکر باطل سے نہ کر دل کو خنک تو اپنے
ہے تجھے مثل سحر ایک دو نفس کی مہلت

(۹۸) دیکھ تو کیا افق مشرق انوار سے ہے
جلوہ افروز رخ بانوے صبح عشرت

(۹۹) ادہم لیل سیہ عرصہ ہے برگشتہ عناں
اشہب یوم سبک سیر ہے تحت ساعت

(۱۰۰) جانب شرق ہے نوری فلق بال کشا
جانب غرب ہے پرواز غراب ظلمت

(۱۰۱) چرخ مینائی پر اک سبز پری کا عالم
شان صبح پر ایک لال پری کی حالت

(۱۰۲) نکہت گل جو ہوا میں تو ہوا عطر فشاں
تازگی گل کو چمن میں، تو چمن کو نزہت

(۱۰۳) کھلے ہی جاتے ہیں سب غنچے نسیم جوش نشاط
لوٹے ہی جاتے ہیں گل بل بے ہنسی کی شدت

آج یہ جوش پہ ہے رحمتِ باری کہ کہیں — نہ رہی کلفتِ عصیاں سے جہاں میں ظلمت (۱۰۴)
طفلِ نو مشق کی مشقی کی طرح سو سو بار — دھو دیے مستوں کے سیہ نامہ کو ابرِ رحمت (۱۰۵)
کہے یہ رند کہ او زہد فروش آگ نہ پھانکا — مانگے گر بادۂ نو زہدِ کہن کی قیمت (۱۰۶)
قُل ہوا زہد کا قُلیا ہوئی زاہد کی تمام — سنتے ہی قلقلِ مینائے شرابِ عشرت (۱۰۷)
اس قدر سازِ طرب ساز کی آواز بلند — چھیڑیں گر تار کھرج کا تو ہو پیدا دھیوت (۱۰۸)
نغمہ بر لب کہیں مطرب پسرِ زہرہ جبیں — جام در دست کہیں مغبچۂ مہ طلعت (۱۰۹)
لپکے انگڑائی کہیں ہنسنے لگی رام کلی — اُٹھی ملتی ہوئی آنکھوں کو کہیں اپنی للت (۱۱۰)
چشمِ سرمست مئے ناز نہاں کا جل پھیلا — لبِ میگوں پہ مِسی کی پڑی پھیکی رنگت (۱۱۱)
بے نمک آیا نظر حسنِ مہ و انجم و چرخ — ہو گیا زرد رخِ شمع و چراغِ خلوت (۱۱۲)
چونکا مرغِ سحری عرش سے آواز خروش — ہو گئی خواب کو آوازۂ کوسِ رحلت (۱۱۳)
باغِ عالم میں ہیں مرغانِ اولی اجنحہ تک — مثلِ مرغانِ سحر نغمہ طرازِ عشرت (۱۱۴)
دی ہے مسجد میں موذن نے اذاں بہرِ نماز — باوضو ہو کے نمازی نے ہے باندھی نیت (۱۱۵)
ہوئی بت خانہ سے ناقوس کی پیدا آواز — چلے جمنا کو برہمن کوئی لیکر مورت (۱۱۶)
اُٹھے مےخوار صبوحی کے لیے لپکے سبو — کہ عبادت ہے اگر کیجیے ترکِ عادت (۱۱۷)
اک طرف سے ہوئی گھڑیال کی آواز بلند — ایک جانب سے لگی آنے صدائے نوبت (۱۱۸)
سحرِ عید ہے کر عید کا سامانِ نشاط — روزِ شادی کی ہے آمد شبِ غم کی رخصت (۱۱۹)
آج وہ دن ہے کہ آغوش میں لیکر تجھ کو — کہے طوبیٰ لک ہر شاہدِ طوبیٰ قامت (۱۲۰)
اب ہیں بیدار ترے بخت مددگار نصیب — اب قوی آئے ترے طالع تری یاور قسمت (۱۲۱)
فکر کر تہنیتِ عید کا اُس شاہ کی تو — دور میں جس کے ہے ہر صبح صباحِ دولت (۱۲۲)
وہ شہنشاہ بہادر شہ کسریٰ انصاف — خسروِ جم حشم و داورِ دارا حشمت (۱۲۳)
قوّت و ملت و دیں قامعِ کفر و الحاد — حامیِ شرعِ نبی ماحیِ شرک و بدعت (۱۲۴)

(۱۲۵) حکمِ شرعی سے کرے سلب وہ سب جذبۂ شوق | مردِ مجذوب سے گر ترک ہو ستر عورت
(۱۲۶) کون اُس کا نہیں وصّافِ صفاتِ نیکو | کون اُس کا نہیں سرگرمِ ثنا و مدحت
(۱۲۷) سُنتے ہی میں نے بھی وہ مطلعِ روشن لکھا | مطلعِ صبح کو ہو سامنے جس کے خجالت

(۱۲۸) مطلع
مصحفِ رُخ ترا ہے سایۂ ربّ العزّت
کھولدے معنیٔ انعمت علیہم نعمت

(۱۲۹) تیرا دروازۂ دولت ہے مقامِ اُمّید | تیرا دیوانِ عدالت ہے محلِ عبرت
(۱۳۰) تیرا احسان بہارِ چمنِ صد رونق | تیری زینت چمن آرائے ہزار امنیت
(۱۳۱) تیرے عشرت کدہ میں بار کسے غیرِ نشاط | تیری خلوت کدہ میں دخل کسے جز طاعت
(۱۳۲) صفحۂ علم پہ ہر جبیں سے تو ہم زانو | حجلۂ عیش میں ناہید سے تو ہم صحبت
(۱۳۳) ماہِ نو ایک فلک پر ترے نو بردوں میں | نو فلک نوکروں میں تیرے قدیم الخدمت
(۱۳۴) کیسۂ گوہرِ انجم ترا صرفِ انعام | طاقۂ اطلسِ گردوں ترا وقفِ خلعت
(۱۳۵) نیتِ نیک تری آئینۂ حُسنِ عمل | عملِ خیر ترا جلوۂ حُسنِ نیت
(۱۳۶) ذہنِ عالی ہے ترا طائرِ شاخِ سدرہ | طبعِ رنگیں تری گلچینِ ریاضِ جنّت
(۱۳۷) تیرا افضال جہاں کے لیئے برہانِ کرم | تیرا اکرام زمانہ کو دلیلِ رحمت
(۱۳۸) علمِ ظاہر سے ہے یکساں تجھے دور و نزدیک | نورِ باطن سے برابر ہے حضور و غیبت
(۱۳۹) ذہنِ صافی ہے ترا پردہ درِ معنیٔ غیب | موشگافی ہے تری کوہ شگافِ دقّت
(۱۴۰) عقل میں شمس ہے تو علم میں کانِ گوہر | فضل میں کعبہ ہے تو حلم میں کوہِ رحمت
(۱۴۱) تیری تدبیر ہے از وفرِ ہوش و فرہنگ | تیری شمشیر ہے از جوہرِ فتح و نصرت
(۱۴۲) دعوتِ صدق پہ لائے تری ایمان تصدیق | دستِ ہمّت پہ کرے تیرے سخاوت بیعت
(۱۴۳) تجھ سے راضی ہے خدا اور خدا کا محبوب | تیرا حامی ہے نبی اور نبی کی عترت
(۱۴۴) حزم کو ہے ترے ہر عزم میں عزمِ بالجزم | قصد کو تیرے ہے ہر قصد میں [illegible] سبقت

قوتِ روح ملائک چمنِ قدس میں ہو — ذاتِ قدسی کا تری عطرِ قبائے عفّت (۱۴۵)
کیا اللہ نے جب تجھ سا ولی نعمتِ خلق — کیونکہ واجب خلائق پہ ہو شکرِ نعمت (۱۴۶)
نطقِ شیریں سے تری عام حلاوت ہو اگر — ثمرِ تلخ ہو حنظل کا سبوئے شربت (۱۴۷)
شوکتِ عقربِ جرّارہ کے مانند رہے — دلِ حاسد میں خلش گر ترا رشکِ شوکت (۱۴۸)
روشِ شیشہ ہر اک سنگ ہو ریزہ ریزہ — پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت (۱۴۹)
سرکشف وار چھپاتا ہے فلک زیرِ سپہر — کیا غضب ہے تری شمشیرِ غضب کی ہیبت (۱۵۰)
آئے طوفان جو ترے قہر کا طغیانی پر — کشتیِ نوح بھی اعدا کو ہو گردابِ صفت (۱۵۱)
وہ تری تیغ کی بُرّش ہے کہ سایہ جس کا — کردے ایک دم میں ہیولیٰ سے مفارق صورت (۱۵۲)
تیرا بدخواہ رہے حرز سے یاں تک محروم — دیں نہ تعویذ اُسے تا بہ نشانِ تربت (۱۵۳)
آسیا وار پھرے کیوں نہ فلک گرد زمیں — تیرے توسن کی جو کاوے کی اُڑا جائے پھرت (۱۵۴)
کیا ترے فیل کے اوصاف لکھوں میں کہ وہ ہے — ابرِ رفتار جبل پیکر و گردوں رفعت (۱۵۵)
اُس کی خرطوم ہے گر طرّۂ لیلیٰ کی مثال — تو ہیں دندانِ صفا ساعدِ سلمیٰ کی صفت (۱۵۶)
کیا عجب گر ہو تپِ لرزۂ ہیبت سے تری — نبض کی طرح رگِ سنگ میں پیدا سرعت (۱۵۷)
آبِ بارانِ کرم تیرا ہے وہ شربتِ خضر — برسے لالہ پہ تو افیوں میں نہ ہو سمیّت (۱۵۸)
عدل کے لفظ کو دیتا نہیں نقطہ کوئی — عدل سے تیرے جو موقوف ہے رسمِ رشوت (۱۵۹)
عہد میں تیرے عجب کیا ہے سرِ داغِ دلِ شمع — شعلہ میں مرہمِ کافور کی ہو خاصیت (۱۶۰)
پنجۂ گربہ سرِ بچۂ موش و گنجشک — ہے حمایت سے تری دایہ کا دستِ شفقت (۱۶۱)
دورِ انصاف میں گر تیرے ہو کشتہ سیماب — تو بلا شبہ پڑے دینی مجوس کو دیت (۱۶۲)
دیا اللہ نے وہ قلبِ مصفّا تجھ کو — اے شہنشاہِ صفا ذہن و سراپا صفوت (۱۶۳)
فردِ تفصیلِ حوائج ہے رُخِ حاجتمند — عرضِ حاجت کی نہیں سامنے تیرے حاجت (۱۶۴)
عہد کو دیکھ ترے ساتھ خلائق کا ہجوم — کہے عارف کہ یہ کثرت نہیں ہے ظاہرِ وحدت (۱۶۵)

(۱۶۶) لکھے گر خامہ ترا وصفِ شمیمِ اخلاق — تو ہر اک نقطہ ہو اک نافۂ مشکِ تبت

(۱۶۷) منتہی ہوں نہ کبھو تیرے صفات ایسی کو — گر بیاں کیجئے تا حشر صفت بعد صفت

(۱۶۸) ذوق کرتا ہے دعا یہ برائے ختمِ سخن — کہ زباں کو ہے نہ یارا نہ قلم کو طاقت

(۱۶۹) عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم میں — با شکوہ و حشم و جاہ بعمر و صحت

(۱۷۰) خیر خواہوں کے ترے چہرے پہ ہو رنگِ نشاط — اور بد خواہوں کے رخسار پہ اشکِ حسرت

قصیدہ نمبر ۵

(۱) مطلع

لکھ ذوق اُس کی مدح کہ جس کی ثنا سے ہے

سرسبز تیرے گلشنِ باغِ سخن کی شاخ

(۲) وہ کون؟ شاہ اکبرِ ثانی کہ جس کو روز — مجرا کرے ہے جھک کے نہالِ چمن کی شاخ

(۳) اُس کی دعائے حرز پڑھے جوشِ غنچہ سے — تسبیح ایک لیکے عقیقِ یمن کی شاخ

(۴) کردے جو وہ نہال تو لائے ابھی نکال — پروین کا خوشہ تاکِ سپہرِ کہن کی شاخ

(۵) پھر تصدق آئے زرِ گل کو لے صبا — کرنے لگے نثار گہر یاسمن کی شاخ

(۶) پہونچائے اُس کا مژدۂ صحت جو باغ میں — سجدہ میں بہرِ شکر جھکے نارون کی شاخ

(۷) ہمسر ہے آج خضرِ ارم سبز سے شجر — ہم قد ہے آج یوسفِ گل پیرہن کی شاخ

(۸) گرمیٔ عدل اُس کی اگر ہو ستم گداز — پگھلے برنگِ شمع ابھی کرگدن کی شاخ

(۹) مطلع وہ پر بہار لکھوں اُس کی مدح میں — مصرع کو جس کے حسن کے کٹے نسترن کی شاخ

(۱۰)

تیرے بہارِ فیض سے نخلِ کہن کی شاخ

سرسبز یوں ہے جیسے کہ سروِ چمن کی شاخ

(۱۱) تیرے سحابِ لطف سے سیراب ہو اگر — ہمسر ہو شاخِ نخلِ ارم سے ہرن کی شاخ

شاہا ہے تیرا دستِ سخا باغِ دہر میں
گویا کہ نخل ہے کرمِ ذوالمنن کی شاخ (۱۲)

گر تیرا حفظ ہو چمنِ بست و روزگار
آپ قدرت سے سبز ہو سروِ چمن کی شاخ (۱۳)

صرصر کا سارا خاک میں مل جائے زور شور
چھیڑے گر آشیانۂ مرغِ چمن کی شاخ (۱۴)

دیکھے جو تیرا قوتِ بازو تو ٹوٹ جائے
وقتِ کشش کمانِ سپہرِ کہن کی شاخ (۱۵)

تیرے عصا کو اس سے ہے تشبیہ کیونکر دوں
ہے شاخِ سدرہ ایک گنارِ کہن کی شاخ (۱۶)

تاثیر تیرا زور ضعیفوں کو دے اگر
ٹوٹے نہ پیلتن سے بھی نازک بدن کی شاخ (۱۷)

بلکہ کشش مار کے ہاتھی کو کھینچ لے
خرطوم سے لپیٹ کے لعبت رسن کی شاخ (۱۸)

منظور گر خزانہ میں ہو تجھ کو شاخِ زر
تیار ہو وہیں زرِ خورشید کرن کی شاخ (۱۹)

ہاتھی کو تیرے چاہیے لکڑی تو توڑ لائے
خرطوم سے اکھاڑ لے وہ کرگدن کی شاخ (۲۰)

دانتوں کو اس کے دیکھ ہو لرزاں بہ شکلِ بید
صد شاخ ہو کوہ پیکر و البرز تن کی شاخ (۲۱)

کالگوں سے تیرے بڑھ سکے کب قدم صبا
تو تازیانے مارے نہالِ چمن کی شاخ (۲۲)

ہو تیرا فیض اگر چمن آرائے باغِ دہر
آپ تیرے سے سبز ہو نخلِ کہن کی شاخ (۲۳)

نالاں ہیں تیرے عدل سے خونریز اس قدر
مانندِ نَے ہو گرمِ فغاں کرگدن کی شاخ (۲۴)

برسائے جبکہ لعل و گہر تیرا دستِ جود
محتاجِ ابر ہو نہ نہالِ چمن کی شاخ (۲۵)

شاداب آبِ لعلِ یمن سے ہو مثلِ گل
سیراب ہووے آب سے دُرِّ عدن کی شاخ (۲۶)

یاں تک ہو پاسِ شرع ترے عہد میں کہ اب
ساغر بکف نہ ہووے گلِ خندہ زن کی شاخ (۲۷)

پیدا ہو بادہ خوار کی تعزیر کے لیے
نخلِ کدوئے تاک میں صورت رسن کی شاخ (۲۸)

یہ ذوقؔ کی دعا ہے کہ تا باغِ دہر میں
سرسبز شعرِ تر سے ہو نخلِ سخن کی شاخ (۲۹)

جب تک کہ ہووے گردنِ مینا کی طرح سے
نخلِ نشاطِ ساقیِ پیماں شکن کی شاخ (۳۰)

نخلِ حیات تیرا تر و تازہ ہو مدام
جوں موسمِ بہار میں نخلِ چمن کی شاخ (۳۱)

قصیدہ نمبر ۶

(۱) زہے نشاط اگر کیجیے اسے تحریر — عیاں ہو خامہ سے تحریرِ نغمہ جائے صریر

(۲) زباں سے ذکر اگر چھیڑیئے تو پیدا ہو — نفس کے تار سے آوازِ خوشتراز بم و زیر

(۳) ہوا یہ باغِ جہاں میں شگفتگی کا جوش — کلیدِ قفلِ دلِ تنگ و خاطرِ دلگیر

(۴) کرے ہے وا لبِ غنچہ درِ ہزار سخن — چمن میں موجِ تبسم کی کھول کر زنجیر

(۵) کچھ انبساطِ ہوائے چمن سے دور نہیں — جو وا ہو غنچۂ منقارِ بلبلِ تصویر

(۶) قفس میں بیضہ کے بھی شوقِ نغمہ سنجی سے — عجب نہیں کہ ہو مرغِ چمن بنالہ صفیر

(۷) اثر سے بادِ بہاری کے لہلہانے میں — زمیں پہ ہمسرِ سنبل ہے موجِ نقشِ حصیر

(۸) نکل کے سنگ سے گر ہو شرارہ تخم فشاں — تو سبز فیضِ ہوا سے ہو وہ برنگِ شعیر

(۹) زمیں پہ گرتے ہی لے آئے دانہ برگ و ثمر — جو ٹوٹے ہاتھ سے زاہد کے سبحۂ تزویر

(۱۰) ہوا پہ دوڑتا ہے اس طرح سے ابرِ سیاہ — کہ جیسے جائے کوئی فیلِ مست بے زنجیر

(۱۱) نہ خارِ دشت ہے نرمی میں خوابِ مخمل ہے — ہر ایک تارِ رگِ سنگ بھی ہے تارِ حریر

(۱۲) ہوا میں ہے یہ طراوت کہ دودِ گلخن بھی — برستا اٹھتا ہے آتش سے مثلِ ابرِ مطیر

(۱۳) یہ آیا جوش میں بارانِ رحمتِ باری — کہ سنگ سنگ میں سنگِ یدہ کی ہے تاثیر

(۱۴) ہر ایک خار ہے گل ہر گل ایک ساغرِ عیش — ہر ایک دشت چمن ہر چمن بہشت نظیر

(۱۵) ہر ایک قطرۂ شبنم گہر کی طرح خوش آب — ہر اک گہر گہرِ شب چراغ پُر تنویر

(۱۶) کرے ہے صبح شکر خندہ اس مزے کے ساتھ — کہ جس طرح بہم آمیختہ ہوں شکر و شیر

(۱۷) سنوارتی ہے جو شام اپنی زلفِ مشکیں کو — سوادِ مشکِ ختن پر ہے لاکھ آہو گیر

(۱۸) نہالِ شمع سے ہر شب چُنے گلِ شبّو — بہارِ عیش میں ہیں گلچیں کی طرح سے گلگیر

ہنسے چراغ تو ایسے ہنسی ہیں پھول جھڑیں
حیا سے رنگِ گلِ آفتاب ہو تغئیر (۱۹)

رہے ہی چرخ پہ ہر صبح جوں صبوحی کش
بایں درازیِ ریش آفتاب ساغر گیر (۲۰)

عجب نہیں ہی کہ آرائشِ زمانہ سے
حنائی پنجہ ہوں تاک و چنار و بید انجیر (۲۱)

چمن میں ہی یہ درختانِ سبز پر جوبن
کہ زہر کھاتے ہیں سبزانِ خطۂ کشمیر (۲۲)

نہ کیونکہ دیکھ کے گلشن کو یہ پڑھوں مطلع
کہ آئے ہی نظر اک قدرتِ خدائے قدیر (۲۳)

مطلع

ظہورِ نرگس و گل جلوۂ سمیع و بصیر
نسیمِ نکہتِ گل مظہرِ لطیف و خبیر (۲۴)

تبسمِ عیش سے ہی یہ زمانہ عطر آگیں
کہ قرصِ عنبر اگر ہی زمیں تو گرد عبیر (۲۵)

حمل سے حوت تلک جابجا ہیں تصویریں
بنا ہی عالمِ بالا بھی عالمِ تصویر (۲۶)

بہانت ستّے سے بزمِ جہاں ہی وسعت خواہ
کہ ہی ہجومِ نشاط و سرورِ جمِّ غفیر (۲۷)

زمانہ دشمنِ عشرت کا اس قدر قاتل
مہِ صیام کو دیکھے نہ کوئی بے شمشیر (۲۸)

ق

ہوا ہی مدرسہ یہ بزمگاہِ عیش و نشاط
کہ شمس بازغہ کی جا پڑھیں ہیں بدرِ منیر (۲۹)

اگر پیالہ ہی صغریٰ تو ہی سبو کبریٰ
نتیجہ یہ ہی کہ سرمست ہیں صغیر و کبیر (۳۰)

زمینِ میکدہ یہ خندۂ نشاط انگیز
کہ لائے مے سے ہو دیوارِ قہقہا تعمیر (۳۱)

دیا ہی رنج کو دھو تیرے غسلِ صحت نے
ضمیرِ خلق سے اے بادشاہِ پاک ضمیر (۳۲)

عجب نہیں یہ ہوا سے کہ مثلِ نبضِ صحیح
کرے اگر حرکت موجِ چشمۂ تصویر (۳۳)

شہنشہا ترے یمنِ شفائے کامل سے
جو لاعلاج مرض تھے وہ ہیں علاج پذیر (۳۴)

کہ چوبِ گل کو اگر ماریں بید مجنوں پر
تو صورتِ بشرِ ہوشمند خوش تقریر (۳۵)

اشارہ فہم ہوا ایسا کہ وہ بیان کرے
زبانِ برگ سے گونگوں کے خواب کی تعبیر (۳۶)

جو میلِ کحلِ بصارت ہو کلکِ خطِ غبار
تو چشمِ دائرۂ عین بھی ہو چشمِ بصیر (۳۷)

نہ موجِ مے کو ہو پیچش نہ شیشہ لے ہچکی
گئی جہاں سے یہ بیماریِ فواق و زحیر (۳۸)

(۳۹) نہ برق کو تپِ لرزہ نہ ابر کو ہو زکام | نہ آب میں ہو رطوبت نہ خاک میں تبخیر
(۴۰) بدل گئی ہے حلاوت سے تلخیِ دارو | شراب تلخ بھی ہو میکشوں کو شکر و شیر
(۴۱) قوی ہے قوّتِ تاثیر سے دعائے طبیب | غنی قبول کی دولت سے ہے دعائے فقیر

ق

(۴۲) شکستِ دل کو ترے یمنِ تندرستی سے | کرے درست اگر مومیائی تدبیر
(۴۳) تو موئے کاسۂ چینی کو چارہ سازِ قضا | نکالے کاسۂ چینی سے مثلِ موئے خمیر
(۴۴) کھجائے سر جو کبھی مفسدانِ سرکش کا | علاجِ خارشِ سر ہو بنا ناخنِ شمشیر
(۴۵) بنا ہے نقشِ شفاخانۂ ہزار شفا | ہر ایک خانۂ تعویذ صد حسابِ تکبیر
(۴۶) ہر ایک اسمِ عزیمت میں اسمِ اعظم ہے | ہر ایک نسخۂ شفا میں ہے نسخۂ اکسیر
(۴۷) رہا نہ کوئی گرفتارِ رنج عالم میں | چھٹے جو تیرے تصدق میں مجرمانِ اسیر
(۴۸) شہا ہے دم سے ترے زندگانیِ عالم | یہ تیرا دم ہے کہ وہ اعجازِ عیسوی تاثیر
(۴۹) مثالِ خضر تو اے رہنمائے ملّت و دیں | جہاں میں پیر ہو پر ہو کہ اتنوں سے پیر
(۵۰) تو وہ ہے حامیِ دُنیا و دیں زمانہ میں | کہ تجھ سے زیب ہے دُنیا کو دین کو توقیر
(۵۱) کیا شہانِ سلف نے مسخّر ایک جہاں | کیے ہیں تو نے شہنشاہِ دو جہاں تسخیر
(۵۲) سحر سے شام تلک زرفشاں ہے پنجۂ مہر | نثار کرتا ہے ہر روز ایک گنجِ خطیر
(۵۳) فلک پہ کرتا ہے ہر شب ادا جو سجدۂ شکر | نشانِ سجدہ ہے زیبِ جبینِ ماہِ منیر
(۵۴) بہ روزِ بہ سے ترے ہے جوان جہانِ کہن | کہے نہ کوئی دو شنبہ کو بھی جہاں میں پیر
(۵۵) حیات بخش جہاں تیرا مژدۂ صحّت | جو بخشے خلق کو عمرِ طویل و عیشِ کثیر
(۵۶) ہزاروں سال میں ہر ہر صدی نکالے دانت | ہنسیں اجل پہ جوانوں کی طرح مردمِ پیر
(۵۷) جہاں کو یوں تری صحت کے ساتھ ہے صحت | صحیح جیسے کہ قرآن ہو مع تفسیر
(۵۸) یہ وہ خوشی ہے کہ فربہ ہوں جس سے روز بروز | ہلال بست و نہم کی طرح بدن کے حقیر

پڑھوں ثنا میں تری اب وہ مطلع روشن ۔ کہ جس کا مطلع خورشید صبح ہووے نظیر (۵۹)

مطلع

شہنشہا وہ تری روشنی رائے منیر
عقول عشرہ کے انوار جس کے عشر عشیر (۶۰)

جو ہو نہ تابع امر تو شادِ سرادقِ افلاک ۔ تو عقل کل کو کرے تو نہ ہرگز اپنا مشیر (۶۱)

جو ہیں نکات و معانی بشر کے فہم سے دور ۔ وہ تجھ سے ذہن میں موجود سب قلیل و کثیر (۶۲)

اگر ہو سہو کو کچھ دخل حافظہ میں تو یہ ۔ نہ اپنا یاد ہو احسان نہ اور کی تقصیر (۶۳)

جیا ہو گر متعلق تری نگاہ کے ساتھ ۔ تو ہو ضمیر کی جانب تری صفا کی ضمیر (۶۴)

تیرا تو سیتہ بھی ہے یوں ہی داخل حسنات ۔ کہ جیسے صحبت اصحاب کہف میں قطمیر (۶۵)

کرے ہے سلب تغیر کو ذات حادثہ سے ۔ زمانہ عدل سے تیرے یہ اعتدال پذیر (۶۶)

مجال کیا کہ ترے عہد میں شرر کی طرح ۔ اٹھا سکیں سر کو شرارت سے سرکشان شریر (۶۷)

ہوا میں آکے جو کرتا ہے سرکشی شعلہ ۔ تو چٹکیاں دل آتش میں لے ہے آتشگیر (۶۸)

ترے نسق سے جو بالکل رہی نہ خونریزی ۔ لڑائیوں میں کہیں پھوٹتی نہیں نکسیر (۶۹)

جو پہنچے بت کدہ میں تیرا شور دینداری ۔ بلند نالۂ ناقوس سے بھی ہو تکبیر (۷۰)

کیا یہ کفر کو اسلام نے ترے معدوم ۔ کہ کوئی زلف بتاں پر نہ کر سکے تکفیر (۷۱)

جہاں میں چشم سیہ مست یار کا ہو یہ رنگ ۔ جو گوشیوں کو ترا احتساب دے تعزیر (۷۲)

پڑے گلے میں رسن خط سرمے سے اس کے ۔ رہے نہ ہم وہ گردش میں از پئے تشہیر (۷۳)

وہ برق قہر عدا تری تیغ آتش دم ۔ کہ جس کی آنچ ترے دشمنوں کو نار سعیر (۷۴)

جو ہے خدنگ کا تیرے نشانہ چشم حسود ۔ تو ہو تفنگ کا تیرے دل عدو نخچیر (۷۵)

ترے نہیب سے ہوں شکل فلس ماہی الگ ۔ کریں نہ حلقۂ جوہر زرہ تاقت شمشیر (۷۶)

جو تیر نکلے کماں سے ترے وہ ہو جائے ۔ طلب میں جان عدو کی رواں قضا کا سفیر (۷۷)

ترے ہی نامۂ طغرا نگار میں یہ ندرت ۔ ق ۔ جو کھینچے ایک روش خامۂ مشقی وہ لکیر (۷۸)

(۷۹) تو اس سے ایسی ہوں اشکالِ ہندسی پیدا
مٹا دے دیکھ کے اقلیدس اپنی سب تحریر

(۸۰) وہ روشنی ترے خط ہیں کہ ابنِ مقلہ اگر
ق لگائے آنکھوں سے سرمہ کی جا تری تحریر

(۸۱) تو ہو یہ نورِ بصارت کہ پڑھ لے حرف بحرف
جو ہووے لوحِ جبیں پر نوشتۂ تقدیر

(۸۲) رقم میں گر ترے اوصاف کے قصور کرے
زبانِ خامۂ عطارد کی ناک میں دے تیر

(۸۳) ترا سمند ہے وہ تیز رو کہ وقتِ خرام
نظر ہو دیدۂ زرقا کی بھی نہ اس کی نظیر

(۸۴) کہ سیر گاہ ہے اُس کی تو راہِ یک روزہ
اور اس کا شرق سے تا غرب عرصہ گاہ مسیر

(۸۵) ترے جو فیل کی تعریف خسروا لکھوں
کروں حکایتِ شیریں و کوہ کن تحریر

(۸۶) کہ فیل کوہ کجا تیشۂ فیلباں فرہاد
وہ دونوں دانت صفا ایک ایک جوئے شیر

(۸۷) چلے نہ اشرفیِ آفتاب عالم میں
خطِ شعاع سے اُس پر جو یہ نہ ہو تحریر

(۸۸) ابوظفر شہِ والا گہر بہادر شہ
سراجِ دینِ نبی سایۂ خدائے قدیر

(۸۹) شہِ بلند نگہ شہریارِ والا جاہ
خدیوِ مہر کلہ خسروِ سپہر سریر

(۹۰) جہاں مسخر و عالم مطیع و خلق مطاع
فلک مؤید و اختر معین و بخت نصیر

(۹۱) زمیں ہو سبز جو تیرے سحابِ بخشش سے
تو بوٹی بوٹی سے ہر خاک کی بنے اکسیر

(۹۲) بچشمِ مہر اگر تیرا نیّرِ اقبال
ق کرے نگاہ سرِ آبجو و آبِ غدیر

(۹۳) تو فلس فلس سے ہو ماہیوں کے وقتِ شکار
نگینِ دستِ سلیماں بدستِ ماہی گیر

(۹۴) نہ ہے ثنا کے لیے تیرے اختتام و تمام
نہ ہے دعا کے لیے تیری انتہا و اخیر

(۹۵) مگر یہ ذوق ثنا سنج مدح خواں تیرا
غلام پیر کہن سال ایک فقیر حقیر

(۹۶) کرے ہے دل سے دعا یہ سدا فقیرانہ
سنا ہے جب سے کہ رحمِ خدا دعائے فقیر

(۹۷) الٰہی آب پہ تا ہو زمیں زمیں کو ثبات
زمیں پہ تا ہو فلک اور فلک کو ہو تدویر

(۹۸) فلک پہ چھوڑے نہ تا دامنِ مسیح حیات
زمیں پہ خضر کی تا ہو فنا نہ دامنگیر

(۹۹) عطا کرے تجھے عالم میں تا درِ قیوم
بجاہ و دولت و اقبال و عزت و توقیر

تنِ قوی و مزاجِ صحیح و عمرِ طویل | سپاہ وافر و ملک وسیع و گنج خطیر (۱۰۰)

قصیدہ نمبر ۱

ہیں مری آنکھ میں اشکوں کے تماشا گوہر | اک گہر دیکھو تو ہوں کتنے ہی پیدا گوہر (۱)

نظرِ خلق سے چھپ سکتے نہیں اہلِ صفا | تہِ دریا سے چمک کر نکل آیا گوہر (۲)

رزق تو در خورِ خواہش ہی پہنچا سب کو | مرغ کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر (۳)

پاک دنیا سے ہیں دنیا میں ہیں گو پاک سرشت | غرق ہے آب میں پر تر نہیں اصلا گوہر (۴)

ہے دلِ صاف کو عزلت میں بھی گردوں سے غبار | گرد آلودِ یتیمی ہوا تنہا گوہر (۵)

کورِ باطن کو ہو کیا جوہرِ دانش کی شناخت | کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر (۶)

غیرِ پُر مایہ نہ کم مایہ سے ہو ضبطِ ہوس | بہہ گیا ژالہ ہوا آگ کے نہ پگھلا گوہر (۷)

جوہرِ خوب کو درکار ہے آرائشِ خوب | خوب تو آب کی خوبی سے ہے ٹھہرا گوہر (۸)

سرکشی کرتے ہیں بے مغز نہ پر مغز و وقار | جز حباب آب سے سر کھینچے نہ بالا گوہر (۹)

ربط ناچیز سے کرتے ہیں کوئی پاک نہاد | ہو نہ ہم صحبتِ تارِ رگِ خارا گوہر (۱۰)

دل خراش اور ہے طاقت دہِ دل ہے کچھ اور | کہ نہ گوہر کبھی ہیرا ہو نہ ہیرا گوہر (۱۱)

فیض کو عالمِ بالا کی ہے شرط استعداد | قطرہ یک جا ہے طباشیر ہے یک جا گوہر (۱۲)

صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کے ہے شرطِ نظر | کور کیا جانے یہ سچا ہے کہ جھوٹا گوہر (۱۳)

صاف باطن کی ہو جب قدر کہ ظاہر ہو درست | مول بھی ٹوٹ گیا صاف جو ٹوٹا گوہر (۱۴)

ہوتی غربت میں اگر قدر نہ خوش جوہر کی | تو کبھی کان سے باہر نہ نکلتا گوہر (۱۵)

خلشِ خارِ جنوں سے ہے پروتا کیا کیا | ہر قدم پر قدمِ آبلہ فرسا گوہر (۱۶)

(۱۷) دلِ عاشق میں کرے کیونکہ نہ آنسو سوراخ
اَنی الماس سے جاتا ہے نہ بیندھا گوہر

(۱۸) ذوقؔ موقوف کر اندازِ غزل خوانی کو
ڈھونڈ اس بحر میں اب تو کوئی اچھا گوہر

(۱۹) غوطہ دریائے سخن میں جو لگانا بہتر
آگے تقدیر ہے قسمت سے ملے یا گوہر

(۲۰) اب مدح سے اُس خسروِ دریا دل کے
کر سخن قابلِ گوشِ دلِ دانا گوہر

(۲۱) وہ بہادر شہِ غازی کہ برنگِ نیساں
روز برساتا ہے ابرِ کرم اُس کا گوہر

(۲۲) جوش سے اُس کے ہوا اک فیض کا دریا جاری
جس سے بھرتے ہیں برنگِ کفِ دریا گوہر

(۲۳) زیور آرا ہوں اگر آج چمن میں گل و سرو
بیضۂ قمری و بلبل ہوں عجب کیا گوہر

(۲۴) پہونچے گر گوشِ صدف تک یہ نویدِ عشرت
اتنا بالیدہ بخود ہو کہ ہو مینا گوہر

(۲۵) کہتا ہے قطرۂ نیساں بھی کہ اس دور میں کاش
ہوتا میں دانۂ انگور نہ ہوتا گوہر

(۲۶) جدولِ آب میں کثرت سے حبابوں کے کھچے
اُگے ہیں مثلِ بتِ خویشتن آرا گوہر

(۲۷) ٹوٹتا ہے کشمکشِ عیش سے جو سُبحہ کا تار
بکھرے شبنم سے ہیں گلزار میں کیا کیا گوہر

(۲۸) گلِ شگفتہ میں یہ قطرۂ باراں سے بہار
جڑ دیے درنگِ یاقوت میں گویا گوہر

(۲۹) موجِ گوہر میں بھی ہے طرزِ تبسم پیدا
کوئی دم میں دہنِ غنچہ ہنسنے لگا گوہر

(۳۰) رُخِ گلرنگ پہ ساقی کے عرق کا قطرہ
کیا تماشا ہے کہ بن جائے نہ ہو گا گوہر

(۳۱) قطرۂ آب لطافت سے ہے ٹپکا پڑتا
گوشِ خوبانِ ضمیر میں مصفا گوہر

(۳۲) مدحِ حاضر میں کروں میں کوئی مطلع تحریر
آج ہے خامہ مرا منہ سے اُگلتا گوہر

(۳۳) مطلع
آج وہ دن ہے کہ اے خسروِ والا گوہر
کان دے نذر تجھے لعل تو دریا گوہر

(۳۴) بحر و بر میں ہے اُٹھا تیری جہانبانی نثار
یک سے زرِ خاک اور لعل سے لے تا گوہر

(۳۵) ہو ترے فیضِ قدم سے جو زمیں گوہر خیز
ہو نصیبِ صدف نقشِ کفِ پا گوہر

(۳۶) مشتری کہتے ہیں جس کو وہ اُٹھا لایا چرخ
ٹوٹ کر جو ترے طرّے سے گرا تھا گوہر

صبحِ اقبال سعادت کا ستارہ چمکا
جو ترا طرّۂ دستار کا چمکا گوہر (۳۷)

تیرے آویزۂ سرپیچ کا اے قبلۂ خلق
صاف قندیلِ درِ مسجدِ اقصا گوہر (۳۸)

حلبِ خلق میں ہے سینہ ترا آئینہ
عدنِ علم میں ہے قلبِ مصفّا گوہر (۳۹)

پرورش دیوے چمن کو جو ترا ابرِ کرم
موتیا میں عوضِ غنچہ ہو پیدا گوہر (۴۰)

ماہ گھٹنے کے لیے ہے نہ کہ گہنے کے لیے
تیر کنٹھے کا کہوں کیا اسے زیبا گوہر (۴۱)

دُرفشانی سے تری اتنے گہر ہیں ارزاں
لکھتے ہیں نسخۂ مفلس میں اطبّا گوہر (۴۲)

عکس سے نیّرِ اقبال کے دریا میں ترے
ق اے محیطِ کرم و جود کے یکتا گوہر (۴۳)

آبِ گوہر ہو تو آب یہ اعجاز نما
کفِ دریا کو بنائے یدِ بیضا گوہر (۴۴)

کوہ کا زہرہ کرے آب تری ہیبتِ عدل
گر یہ سن پائے کہیں سنگ نے توڑا گوہر (۴۵)

طبعِ نازک پہ تری بارِ گہر ہو جو گراں
پوستِ بیضۂ ماہی کے ہو ہلکا گوہر (۴۶)

آبِ دریائے کرم سے جو ہو تیرے سیراب
ابرِ مردہ سے برسنے لگیں کیا کیا گوہر (۴۷)

آج محفل میں تری وہ گہرافشانی ہے
لگنِ شمع میں ہیں آنسوؤں کی جا گوہر (۴۸)

دستِ فرّاش میں جاروب ہے ریشِ فرعون
فرش پر تیلیوں میں اُلجھے جو صدہا گوہر (۴۹)

تیرے دورانِ حفاظت میں کہاں رنج و گزند
حق میں بیمار کے تبخالہ ہے لب کا گوہر (۵۰)

افعیِ زلف کے کاٹے کو ہے جوں مُہرۂ ماہ
گوشِ خوبانِ سمنبر میں مصفّا گوہر (۵۱)

سینہ صافی کا تری ایک ہے نقشہ دریا
دلِ روشن کا ترے ایک نمونہ گوہر (۵۲)

فقرۂ خنگ ترا ایسا برنگ شفّاف
روبرو جس کی صفائی کے ہو میلا گوہر (۵۳)

غرقِ دریائے جواہر میں ہے وہ کوہِ گراں
گل ہیں مہندی کے جھڑاں لعل پسینا گوہر (۵۴)

پیل تیرا ہے بلندی میں فلک سے افزوں
جھول میں جس کے ہیں انجم سے زیادہ گوہر (۵۵)

لیکے خرطوم میں جو آب ہو وہ قطرہ فشاں
دیوے جوں ابرِ بہاراں ابھی برسا گوہر (۵۶)

ہو ترے قطرۂ پیکاں سے دمِ بارشِ تیر
جگرِ چاکِ عدو میں صدف آسا گوہر (۵۷)

(۵۸) تیرا نیزہ ہے وہ طائر کہ عوض دانہ کے | مہرۂ پشت سے دشمن کے ہے چنتا گوہر
(۵۹) شعلۂ برقِ غضب سے ترے شاہا تہِ آب | مثلِ مریخ ہے اک سرخ ستارہ گوہر
(۶۰) مُہرداروں میں ہے دربار کے گر نامِ عقیق | آبداروں میں ہے سرکار کے ادنیٰ گوہر
(۶۱) گرجے گردوں کی طرح سے وہ بآوازِ مہیب | جوہری جس کو کہ بتلائے ہے گرجا گوہر
(۶۲) ہو تری کلکِ کرم جبکہ شہا گوہر بار | جیمِ محتاج کے دامن میں ہو نقطہ گوہر
(۶۳) نقطۂ قافِ قلم سے جو ہو تیرے ہمسر | قاف تک قاف سے ہو بیضۂ عنقا گوہر
(۶۴) سینہ صافی سے تری ہووے صفا ایسی عام | دلِ کافر میں بھی ہو خالِ سویدا گوہر
(۶۵) ہو جو روشنگرِ عالم ترا نورِ دانش | موئے چینی میں پرویا کرے اعمیٰ گوہر
(۶۶) خسروا میں جو کہوں سب ترے اوصاف کو | تو سدا مونہہ سے مرے پھول جھڑیں یا گوہر
(۶۷) ذوق کرتا ہے دعائیہ پر اب ختمِ سخن | تا کہ ہو سنگ سے لعل آب سے پیدا گوہر
(۶۸) تار سے پنجۂ خورشید پہ ہر روز طلا | تا گرہ میں رکھے شب عقدِ ثریا گوہر
(۶۹) دانۂ انجمِ گردوں سے پروئے جب تک | رشتۂ کاہکشاں میں شبِ یلدا گوہر
(۷۰) جب تلک جوشِ بہاراں سے ہو لے دمِ صبح | ٹانکے شبنم سے سرِ دامنِ صحرا گوہر
(۷۱) ہر برس جشن ترا تجھ کو مبارک ہووے | برسیں نیسانِ کرم سے ترے شاہا گوہر
(۷۲) دوستوں کو ہو ترے گنج گہر روز نصیب | ہو نہ جز اشک سرِ دامنِ اعدا گوہر

قصیدہ نمبر ۵

ذوق نے یہ قصیدہ اکبر شاہ ثانی کی مدح میں لکھا تھا نظرِ ثانی کی نوبت نہیں آئی

(۱) قلم جو صفحۂ کاغذ پہ ہووے نکتہ نگار | تو اپنے نقش مٹا دیں جہاں کے جادو کار
(۲) سخن وروں نے جو باندھے سخن کے ہیں تاگا | زباں سے اس کی ہیں وابستہ اُن کے سب ابرا

سوار توسنِ دست رواں پہ ہووے یہ جب — کرے قلمروِ معنی کو دم میں باج گزار (۳)
جو شاخِ سدرہ پہ بیٹھا ہو طائرِ مضموں — تو اُڑ کے صورت شاہین کرے یہ اُس کو شکار (۴)
زبانِ تیغِ نگہ سے کیا فسوں شاید — کہ اس پہ اُڑ کے مضامین ہیں کرتے جی کو نثار (۵)
ہیں دست بستہ کھڑے جا ہوں باندھ لوں جس کو — کہ لفظ و معنی و مضموں ہیں بے شمار و قطار (۶)
ہے کرنی کام جہاں جا کے اُس کی نوکِ زباں — قلم دبیرِ فلک کا ہے واں پڑا بے کار (۷)
سخن زباں پہ ہے اور ہے نگارہ دل دل پہ — کہ سو ہیں دل تو ہر ایک کی ہے اپنی اپنی بہار (۸)
سخن شناس اُنھیں دیکھ کر یہ کہتے ہیں — کہ جو گہر ہے وہی اس میں ہے دُرِ شہوار (۹)
کروں میں اُس کو گر کیا کہ مشتری نہ رہے — متاعِ بخت کو بیچوں جو میں لو کس بازار (۱۰)
شرابِ دور سے دل ہو گیا ہے مست ایسا — کہ شام روزِ جزا تک نہ جس کا اُترے خمار (۱۱)
بنائے ناوکِ تقدیر خاک تو وہ جسے — بچا سکے اُسے کیا خاک مُلیٹے کا حصار (۱۲)
ہزار در واسے بیدردی زمانہ دکھائے — زباں پہ لایا نہ لائے گا شکوہ یہ زنہار (۱۳)
میں لایا سینہ میں تھا دل کی جا یہ آئینہ — ق — کہ اہلِ دل اسے سمجھیں گے مطلع الانوار (۱۴)
سو اُس کو توڑا ہے لوگوں نے سنگِ باراں سے — میں کہتا تھا کہ گہر بار ہوں گے یا گلبار (۱۵)
صفا کا اُس کے ایک ادنیٰ سا وصف یہ دیکھو — غبارِ غیر کی خاطر میں ہو تو اس پہ ہے بار (۱۶)
میں آبگینہ کے آگے ہوں آپ شرمندہ — کہ ایک بات سے پڑتے ہیں بال اس میں ہزار (۱۷)
مگر تردّدِ ایام کیوں کروں اے چرخ — نہیں رہا تری گردش سے کچھ مجھے سروکار (۱۸)
لے آیا حسنِ مقدر اُس آستاں پہ مجھے — کہ سجدہ کرتے ہیں جھک جھک کے جس پہ لیل و نہار (۱۹)
سحابِ جود سے اُس کے زمانہ ہے گلشن — نہالِ ابرِ کرم اُس کے ہیں صغار و کبار (۲۰)
یہ سُن کے مجھ سے کہا طبع نے کہ اے ناداں — کچھ اُس کے نام کی تصریح بھی تو ہے درکار (۲۱)
ہے اُس کے نام کا لینا بھی یوں تو بے ادبی — کہ چشمہ پاس نہ دریا نہ ابرِ دریا بار (۲۲)
سو میں زباں کو گیا لیکے دل کے دریا میں — مذاقِ آبِ گہر میں ہلا لیا کئی بار (۲۳)

(۲۴) اور اُس کے بعد ہوں کہتا کہ نام پاک ہے وہ
جسے نمازوں میں لیتے ہیں سب پکار پکار

(۲۵) خدا کا سایہ ہے اور نائبِ رسولِ خدا
محمد اکبرِ عالم نواز و عرش وقار

(۲۶) ملک صفات و فرشتہ سیر ملی خصلت
بدیں پناہ و بدل دولت و بہ رخ انوار

(۲۷) خدا شناس و طریقت نما حقیقت بیں
بدستِ جود ہے دریا بہ تمکنت کہسار

(۲۸) نہ حقِ وصف ہو اُس کا ادا کبھی لب سے
زباں بھر سرِ مو آ کے گر کرے گفتار

(۲۹) ہوا ہوں لیکے میں حاضر یہ تہنیت کے پھول
کہ اور پاس نہ رکھتا تھا کچھ برائے نثار

(۳۰) شہا! ہے آج اُسی شاہزادہ کی شادی
جہاں میں جو ہے جہانگیر شاہ نیک اطوار

(۳۱) وہ شاہزادہ ہے پر ہے ابھی سے شاہ نشاں
وہ شاہزادہ جواں ہے و لے کہن کردار

(۳۲) پڑھوں حضور میں ایک مطلعِ دعائیہ
قبول جس سے دعائیں ہوں بر سرِ دربار

(۳۳) مطلع
شہا خدا سے یہی ہے مری دعا ہر بار
کہ شادیاں ہوں شبستاں میں تیرے لیل و نہار

(۳۴) شکوہ شادیِ شہزادہ کس زباں سے کہوں
کہ جوں شگافِ قلم بند ہیں لبِ اظہار

---

(۳۵) جو لکھنے بیٹھا میں ساچق کا وصفِ آرائش
تو نکلا خامہ سے جو حرف تھا خطِ گلزار

(۳۶) یکایک اُتریں پرستاں سے آن کر پریاں
ہوئیں جو تختِ ہوائی پہ ناچنے کو سوار

(۳۷) ہجومِ عیش و طرب اس قدر زمیں پہ ہوا
دبیرِ چرخ سے بھی ہو سکا نہ اس کا شمار

(۳۸) یہ لعبتانِ فلک پر ہوا خوشی کا جوش
سہاگ گانے لگی زہرہ بن کے سو میقار

---

(۳۹) شبِ برات کی وہ روشنی کہ نسل جلے
ہزار روز عجب گر آئے سامنے شبِ تار

(۴۰) جو ہنڈولوں پہ ہوئی روشنی تو شور اٹھا
فلک نے کھینچی زمیں پر ستاروں کی دیوار

(۴۱) دیا ہے لا یا ارسطو طلسمِ یوناں سے
بھلا یا سدِّ سکندر میں چمن کا گلزار

لگے ستاروں کو جب آگ دینے آتشباز — تو بولے اہل نظر دیکھنا ہے طرفہ بہار (۴۲)
یہ دیں گے آگ کا دانہ جب اپنے موروں کو — تو آگے ہوویں گے طاؤس خلدان پہ نثار (۴۳)
جب اک طرف کو لگی جگمگانے چادرِ گنج — زمیں پہ سب کو نظر آئی آسماں کی بہار (۴۴)
ہمارے کانوں کے پردے تو اُڑ گئے اُس دم — پٹاخے کرنے لگے چھوٹ کے جب بہم تکرار (۴۵)
پکارے سب کہ قواعد ہے فوج ہیں شاید — کہ فیر اُٹھا رہے ہر صف ہیں ہیں قطار قطار (۴۶)
عجب تماشا ہوا پتلیوں کو جب دی آگ — کہ ناچنے لگے مل کر ثوابت و سیّار (۴۷)
ہوائی کہتی تھی جاکر شہاب ثاقب سے — کہ تو زیادہ ہے یا میں فزوں ہوں آتش بار (۴۸)
ہیں ابر طور سے برسے زمیں پہ نور کے پھول — زمیں تو تودۂ گل ہے گی آسمان گلبار (۴۹)

اب اس دعا پہ قصیدہ کو ختم کرتا ہے ذوق — کہ دوست تیرے سرافراز و عدو ہوں خوار (۵۰)
پر اس ہوس کی ابھی چھوٹ رہی ہے مہتابی — قلم میں سال عروسی کا پھول دیوے بہار (۵۱)
اسی خیال میں تھا دیکھتا خدا کی طرف — کیے خوشی سے فلک مرتبت نے وا لب گفتار (۵۲)
کہو بہ سر لب بستہ سے شادی فرزند — مبارک آپ کو ہو اے شہ سپہر وقار (۵۳)

۲+۳۰	جو ہو ویں اس کے ہوا خواہ وہ رہیں سرسبز ہوں اس کے دشمن بدکیش خالداً فی النار	۱۱۹۳ ۳۲ ۱۲۲۵	(۵۴)

قصیدہ نمبر ۹

ہے وہ جاں دارو کہ ہے نافع اعضا و حواس — کہ دل مردہ ہو زندہ تن بے حس حسّاس (۱)
قطرہ ہو جس سے ترقی حواس خمسہ — یوں ہے جس طرح کہ اک نقطے سے ہوں پانچ پچاس (۲)
ہووے اس روغن کبریت سے مثل رخ سرخ — رنگ رخسار جو کلفت سے ہو ہمرنگ نحاس (۳)

(۴) خشک مغزوں کو جو ہو پہنچے گلاب اس کی بو
تر دماغ اتنا ہو دم لینے نہ دے فرطِ عطاس

(۵) قلبِ ہیئت اگر اس سے نہ بکل ہو تو کیوں
قلبِ انساں میں تہوّر سے مبدّل ہو ہراس

(۶) اس کی دولت سے عجب کیا دلِ مفلس ہو غنی
کہ یہ ہے شربتِ دینار علاجِ افلاس

(۷) دیوے ساقی جسے اک جام وہ دعوے سے کہے
آج جو پاس ہے میرے نہیں جمشید کے پاس

(۸) اللہ اللہ رے تری مستی و بالادستی
شب کبھی مست کہ کر لی گردوں سے مساس

(۹) سلسبیل آکے اگر خلد سے ہو آبِ سبیل
کہے مے نوش کہ بجھتی ہے کوئی اس سے پیاس

(۱۰) زندگانی سے ہے مقصود شراب و ساقی
اور باقی تو ہے سب وہم و خیال و وسواس

(۱۱) زندگی چند نفس ہے کہو زاہد سے کہ تو
پاس کر عیش کا کیا کرتا ہے پاسِ انفاس

(۱۲) بیٹھ گوشہ میں تو چھوڑ کے اس جلسہ کو
دیکھ رندانِ خرابات نشیں کا اجلاس

(۱۳) مے نہیں بر رخِ مینا میں مگر جلوہ فروز
کوئی خورشید لقا ہے شفقی رنگ لباس

(۱۴) اے خوشا دل کبھی تو اس سے ہو سرگرمِ نشاط
غم کو جا دل میں نہ دے جی کو نہ رکھ اپنے اداس

(۱۵) دل جو گھر غم کا ہو کیا اس میں ہو سرمایۂ عیش
وہ مثل ہے کہ کہاں گھونسلے میں چیل کے ماس

(۱۶) دل پُر وسوسہ کی ہوتی ہے کس سے واشد
کھلتا ہے ہاتھ سے ساقی کے یہ قفلِ وسواس

(۱۷) میں یہ کہتا ہی تھا جو دل نے مرے مجھ سے کہا
توبہ کر توبہ نہ کر اتنی زیادہ بکواس

(۱۸) ایسے مردار پرا فعال کا تو نام نہ لے
حامیِ شرع ہے وہ بادشہِ پاک انفاس

(۱۹) شاہ دیندار بہادر شہِ غازی جس نے
خانۂ توبہ و تقوے کو کیا محکم اساس

(۲۰) دور میں اس کے ہو گر مرتکبِ مے کوئی
کرے ہر قطرہ کلیجے میں خراشِ الماس

(۲۱) مے اگر آبِ بقا بھی ہو تو ہو وہ زہر اب
جس کے پینے سے ہو جینے ہی سے میخوار کو یاس

(۲۲) دھو دے اس عہد میں گر خم کو مے سے جرّاح
تو رہے حشر تلک سوزشِ دردِ آماس

(۲۳) کہتے اس آبِ شر انگیز کو ہیں آج بشر
کہ یہ روغن ہے سرِ آتشِ شرِّ خنّاس

(۲۴) تا نہ باقی رہے مے اور نہ مے میں مستی
توڑتا سنگِ نہاں سے ہے وہ شیشہ کا گلاس

احتساب اس کا جو دے سنگ پہ شیشہ کو ٹپک | تو صدا ہو نہ بلند اُس سے بجز حمد و سپاس (٢٥)
مدح حاضر میں پڑھوں اُس کے کوئی مطلع میں | کہ سخن فہم و سخنور کا ہے وہ قدر شناس (٢٦)

مطلع
نطق شیریں وہ ترا شہد کہ ہر درد کو راس
شان میں جس کے شہا فیہ شفاءٌ النّاس (٢٧)

ہندوی زلف کے ہے پاس سدا مصحفِ رُخ | عہد میں تیرے ہے کافر کو بھی اسلام کا پاس (٢٨)
مومیائی ہو حمایت تری حق میں اُس کے | سخت گیری سے فلک توڑے کسی کی گر آس (٢٩)
بوٹی اکسیر کی اور پارس اگر ہاتھ آئے | بل بے ہمت ترے نزدیک ہے بہتر وہ گھاس (٣٠)
چمنِ دہر میں نرگس بھی تری بخشش سے | رکھتی اک کاسۂ زر ہے اور اک سیمیں طاس (٣١)
کیا عجب فیض سے گر ابرِ کرم کے تیرے | بید مجنوں میں ہو پیدا ثمرِ سیب گلاس (٣٢)
تیری شمشیر کے آگے نہیں رکھتی ہر گز | مغربی تیغ ہو کوئی شہا رتبۂ داس (٣٣)
فیضِ تعلیم سے تیرے ہو جو منکر انساں | احمق النّاس اُسے جانیے بلکہ نسناس (٣٤)
لوحِ تقدیر کے لکھے کو پڑھے حرف بحرف | تربیت سے ترے اُمّی بھی ہو یہ حرف شناس (٣٥)
یوں ترا حاسدِ پُر عیب ہے عالم میں حقیر | اسپِ بدفال کو کوئی جیسے میانِ نخّاس (٣٦)
دیکھے آہو کو جو ضیغم تو وہ ہیبت عدل ترا | ڈھانک لے آنکھوں کو اُس کی [illegible] (٣٧)
زہے خورشید کے طالع کہ شعاعِ خورشید | دمِ تزئیں ترے گھوڑے پہ لگے جائے قطاس (٣٨)
ایسا چالاک کہ اس طرح سے اُڑ جاتا ہے | جس طرح عاشقِ دل باختہ کے ہوش و حواس (٣٩)
پہنچے اُس رخشِ فلک سیر زمیں پیما کو | نہ منجم کا خیال اور نہ مہندس کا قیاس (٤٠)
تیرا ہاتھی ہے فلک کاہکشاں ہے خرطوم | کان دو تو مہ و خورشید [illegible] (٤١)
ذنب و راس وہ جن سے ہوں سیہ بخت عدو | ماہ و خورشید [illegible] (٤٢)
رنگ ہاتھی کا سپید اور وہ دانت اُس کے سپید | کہتا ہے دیکھ کے [illegible] (٤٣)
طرفہ قدرت سے لپیٹا ہے شبِ یلدا نے | صفحۂ صبحِ منوّر کو سمجھ کر قرطاس (٤٤)

(۴۵)	ختم کرتا ہے سخن ذوق دعا پر اس طرح	ق	تا ہوں دریا میں گہر کان میں پیدا الماس
(۴۶)	تو شہ بحر و بر اے شاہِ سکندر رتبہ ہو		دے خدا عمرِ خضر تجھ کو حیاتِ الیاس
(۴۷)	عید ہر سال ہو فرخ تجھے با عیش و نشاط		تو ہمیشہ رہے خوش اور ترا بدخواہ اداس

قصیدہ نمبر ۱۰

یہ قصیدہ اکبر شاہ ثانی کی مدح میں عید کی تہنیت میں لکھا گیا تھا نظر ثانی کی نوبت نہیں پہنچی

(۱)	صبح دم فکر جو تھا سیرِ فلک کا مشتاق	عرش پر اڑ گیا اک آن میں مانندِ براق
(۲)	چمک اس برقِ جہاں کی ہو بیاں کیا کہ اگر	افقِ طبع پہ دکھلائے فروغِ اشراق
(۳)	شعلۂ رنگ حنا کر کے اڑا دیوے ابھی	نقش دل میں جو ہیں بند طومارِ اشواق
(۴)	رات مجھ کو یہ فلک گرد وہاں لے کے گیا	کہ عقولِ عقلا کی تھی جہاں طاقت طاق
(۵)	فلسفی دہر کے جو جو تھے ہوئے مشائیں	نورِ اشراق سے تھے ہو گئے سب اہلِ رواق
(۶)	تھے سعادت سے جو سب برجِ فلک مالا مال	بخششِ دولت سے یہ لبریز تھا ہر قصر و رواق
(۷)	تھی تعجب کی نہ جا بارِ جلالت سے ہو گر	حرکتِ چرخ گرانبار کی قطبین پہ شاق
(۸)	انجم و ثابت و سیار سعادت سے بہم	یوں نظر آئے کہ جوں سست و بغل اہلِ وفاق
(۹)	زہرہ ناہید لقب جس کا ہے رقاصِ فلک	تھا چپ و راست بہ آہنگِ بابِ عشاق
(۱۰)	بدر تھا یاں میں قمر پل میں نظر آتا ہلال	خدمتِ دائرہ داری میں تھا ہر یک سے طاق
(۱۱)	اس کا طنبور جو دیتا تھا سروں کو ہیہات	جرمِ خورشید سے ہوتی تھیں شعاعیں اشراق
(۱۲)	تیر گردوں کا خوشی سے تھا جو دل لہراتا	دے کے ترتیب ثریا کو باقسام ایاق
(۱۳)	جلترنگ ایسی بجاتا تھا کہ سب جدیں تھے	لعبتانِ فلکی صورتِ اہلِ اذواق
(۱۴)	نظر آ جاتا تھا گر اخترِ مدار کوئی	دیتا مریخ دمِ تیغ سے اُس کو الحاق

ہاتھ پھر مارکے جو رنگ کا اک پھرتی سے
دم میں تھا اپنے طمنچہ پہ چڑھاتا چقماق (۱۵)

جو چلا پارۂ تن اس کا سوئے عالمِ خاک
پہ اُڑا اس پہ تڑاقا وہ اُڑا اس پہ تڑاق (۱۶)

سعدِ اکبر کہ جسے کہتے ہیں قاضیِ فلک
حُسن کو عشق سے دیتا تھا باہم ربط و وفاق (۱۷)

ہوتا زاہد بھی تھا آمادہ پئے دامادی
زالِ دنیا کو جو تھا بیٹھ رہا دے کے طلاق (۱۸)

چرخِ ہفتم پہ فلک ہے تو بطی الحرکت
عالمِ خاک میں پر ہے تگ و دو کا مشتاق (۱۹)

نفخِ نفخِ صور سے پُر باد ہے گردوں کا شکم
لیکن اس وقت میں تنقیہ بہت اُس کو ہے شاق (۲۰)

ناقۂ جوہر کو جو ہیں آرائشِ نوبت خانہ
خالی آوازِ دمامہ سے نہ ہو کوئی رواق (۲۱)

یوں جو آراستہ افلاک پہ ہے بزمِ طرب
گلشنِ عیش و طرب کیوں نہ ہو بزمِ آفاق (۲۲)

آج وہ روزِ ہمایوں ہے جسے کہتے ہیں عید
بذلہ سنجی میں شگفتہ ہو دلِ اہلِ مذاق (۲۳)

بزمِ خسرو میں چلی آتی ہے یارہ بزمِ سخن
سب یہ کہتے ہیں کہ تو نغمہ سرائی میں ہے طاق (۲۴)

تیرا قانون ترے پاس حظ ... کا ہے
چھیڑ دے زابل و تبریز و خراسان و عراق (۲۵)

تیرے نغمے ترے مضموں ہیں پسندیدۂ قلم
دم کشی پر ہے سرمست کرشمہ و حذاق (۲۶)

زمزمے مدح کے لکھ اس کی جسے کہتے ہیں سب
نائبِ ختمِ رسل ظلِ خدائے خلاق (۲۷)

کون وہ یعنی شہنشاہِ محمد اکبر
دستِ بخشش سے خجل جس کے ہے بحرِ آفاق (۲۸)

طبعِ وقاد کی گر اس کی رقم ہو تو صفت
مہرہ اختر کا ہو اور ماہ سے آئے مہراق (۲۹)

نیرِ جاہ سے خورشید ہلال آسا ہے
کاہشِ رشک سے رکھتا ہو بس استدقاق (۳۰)

عطر سے شیشۂ افلاک ہو وہیں لبریز
ہووے گر لخلخہ سا اس کی نسیمِ اخلاق (۳۱)

خسروا رات کو تھا منزلِ دل میں میرے
کاروانِ شہرِ سمرقند کا رکھتا اتراق (۳۲)

اُن کے خرجینوں سے جن جن کے میں لایا ہوں متاع
مدحِ حاضر کے لئے تیری بہ صد استغراق (۳۳)

تو ہے وہ نسلِ خواقین بہ نتایجِ آفاق
جس نے توراں سے کیا ہند میں آکر قشلاق[1] (۳۴)

[1] قرود آمدن بہ منزل ۔ قشلاق ۔ گرم ملک جہاں سرد پہاڑوں کے لوگ آکر سردی کے دن بسر کریں ۱۲

(۳۵)	گر ترا مہرِ طبیعت ہو بہ جوزائے غضب	زمہریر آئے پئے آرامِ جہاں ہو بہ لحاف
(۳۶)	گر نہ دے حکم تو پھر ابر کے سینہ میں کبھی	رحمتِ عام نہ ہو مایۂ ماءِ مُہراق
(۳۷)	تر زباں وصف میں سب ہیں ترے طفلانِ نباتؔ	دانۂ غیب سے پلواتا ہے شیرِ اشفاق
(۳۸)	تیرے شیلانِ کرم پر ہے زمانہ مہماں	مہر و انجم سے فلک پر ہیں مہیا اطباق
(۳۹)	گر سبق لیں نہ ترے فلسفۂ حکمت سے	اہلِ یوناں پہ نہ ہووے حکما کا اطلاق
(۴۰)	ہوں نظر سے کبھی باہر نہ غوامض کے پہلو	تیرے شہبازِ فراست کا ہے یہ استحقاق
(۴۱)	درکِ امراض کریں جبکہ انامل تیرے	نبضِ آسا متحرک ہو رگِ سنگِ سماق
(۴۲)	دیکھ کر نجمِ سعادت کا ترے حسنِ طلوع	مادرِ شب پسرِ مہ کو کرے شرم سے عاق
(۴۳)	تو جو محرابِ عبادت میں رکھے سر بسجود	طاقِ مسجد میں جھکے آکے سرِ ہفتم طاق
(۴۴)	پاے دیں تیرا جو زنّار کی چاہے تبدیل	دوشِ گردوں پہ خطِ منطقہ ہو خطِ نطاق
(۴۵)	ہو گیا تیغِ سیہ تاب سے ہے گمرہ گلو	دم نہ مارے گا ترے آگے حسود و بقّاق
(۴۶)	رعبِ شمشیر ترا یوں ہو سپر سے دہ چند	جیسے نقطے سے کریں ایک کو دس اہلِ سیاق
(۴۷)	ہو ترے فیضِ تکلم سے شفا عام تو ہر	زہر کی جا دہنِ مار میں پیدا تریاق
(۴۸)	عدل نے تیرے شہا دفع یہ کی خونریزی	فصد کی منع اطبا نے پئے رفعِ خناق
(۴۹)	اللہ اللہ رے لشکر کا ترے خیل و حشم	ہم عناں جن سے نہ ازبک ہو نہ سرِ قلیاق
(۵۰)	تیرے دربارِ جلالت کے جو ہیں میرِ غضب	کہکشاں کو ہیں سرِ دوش لئے مثلِ جباق
(۵۱)	اور ایک مطلعِ دلکش سے طبیعت ہے مری	ہے ترے عدل کی تعریف میں با الصاق

(۵۲)	مطلع	اُٹھ گیا مدرسۂ دہر سے یہ شر و شقاق زیرِ دستِ عمر کے دل میں نہیں باقی ہے نفاق

(۵۳)	چرخ کے گنبدِ بے در میں ہیں گے محبوس	دم نہ ماریں گے مگر گونج کے شور و شلتاق
(۵۴)	گر لکھوں وصف ترے سب جہاں گرد کا میں	دستے فلک نہ پڑے پامالِ قلم ہفت اوراق

تن میں اس طرح سے ہے اس کے پھڑکتی شوخی / قفسِ تن میں ہے جوں طائرِ جانِ عشاق (۵۵)

ماہیِ زہرہ ہیں لوٹ کے ہو جائے کباب / جھاڑے گر سنگ تہِ نعل سے اپنے چقماق (۵۶)

وقت کو بادرمہ کے فتراک میں راکب اس کا / چرخ پر دائرے کھینچا کرے مانندِ نطاق (۵۷)

اُس فلک سیر کو گلگشت میں گر تو شاہا / جودتِ طبع کی جنبش کا چھوا دے مطراق (۵۸)

یوں اُٹھے سنتے فلک جیسے بہ تفریحِ مشام / بوئے گل جائے تنفس میں دمِ استنشاق (۵۹)

کیا لکھوں وصف ترے فیلِ فلک پیکر کا / کہ گرانباری ہے اس کی تنِ البرز پہ شاق (۶۰)

عمر بھر مطبخِ عالی میں رہا نعمت خواں / صفحۂ اطعمہ پر خام رہا جوں بسحق (۶۱)

ہیں ستاروں کی بھی آنکھیں ہی ہاتھوں کو لگی / نورِ ہمت کا زمانہ میں ہوا ہے عام انفاق (۶۲)

بر سرِ دشمنِ بد کیش بہنگامِ وغا / گر قشوں ہووے جلو ریز بہ دشتِ قبچاق (۶۳)

تو عجب کیا ہے کہ اس کشورِ پر فانی میں / شعلۂ تیغِ شرربار ہو برقِ حراق (۶۴)

دل مرا ہو گیا اس وقت ہے وہ عالمِ نور / جس کی مشرق سے کریں نورِ معانی اشراق (۶۵)

کر دعا صدقِ ارادت سے کہ ہے وقتِ دعا / کیوں خموشی پہ کیا ذوقِ زباں کو مشتاق (۶۶)

دوشِ گردوں پہ ہو تا فرغلِ سنجابِ غمام / بسترِ تا خاک پہ ہو پیرہنِ استبراق (۶۷)

دخترِ رز کو یہ مہر محفلِ اہلِ تقویٰ / جب تلک شیشۂ مینا میں ہے لخت دردِ فراق (۶۸)

تجھکو آفاق میں ہووے رمضاں کی مہِ عید / ہو ترے رویتِ دیدار پہ عیدِ آفاق (۶۹)

اور ترے نیرِ اقبال کے آگے دشمن / یوں لگے چھپنے کہ ہو ماہ بایامِ محاق (۷۰)

صفحۂ دہر سے پھر گردشِ افلاک اسے / حرفِ باطل کی طرح دھوئے جہاں سے ازماق (۷۱)

قصیدہ نمبر ۱۱

ایک خطِ رشیدِ لقا طرفہ جواراتِ ارشق / آبِ رخسارِ فلک سرخیِ رخسارِ شفق (۱)

(۲) وہ جبیں ماہ مبیں اُس پہ خطِ چینِ جبیں / کہ ہی وہ انگشتِ نبی جس نے کیا ماہ کو شق

(۳) کرے دو ٹکڑے جگر کھینچ کے ابرو تلوار / باندھ کر کھینچ لے دل زلفِ مسلسل کی وہق

(۴) تیر انداز جو مژگاں تو ادا دشنہ گزار / چشم ابلق تو نگہ ترک سوارِ ابلق

(۵) غمزہ و ناز کرشمہ وہ بلا غارت گر / کہ نہ چھوڑیں تنِ عشاق میں جاں ایک رمق

(۶) سرو قامت سمن اندام گلستاں رخسار / ہونٹ گلبرگ دہن غنچہ و سیمیں ذقن

(۷) سرو قامت سے اگر اُس کے ہو طوبیٰ سرکش / راست ہاں راست ہے یہ کُلُّ طَوِیْلٍ اَحْمَق

(۸) شکرِ آمیختہ بادام مقشر دنداں / سیب فردوس زنخداں لبِ خنداں فستق

(۹) کھلنا اُس کے دہنِ تنگ کا ایسا مشکل / جیسے دشوار ہو مفہوم کلامِ مغلق

(۱۰) مصحفِ روئے کتابی کو جو دیکھو اُس کے / تو کہیں صورتِ اخلاص نہ پاؤ مطلق

(۱۱) لوحِ رنگیں سے نہ زیبا ہو بیاضِ گردن / تا کہ ہو سرخیٔ شنجرف نہ خونِ ناحق

(۱۲) دست و بازو و بر و دوش عجب صبحِ بہار / پنجۂ و پنجۂ خورشید و حنا رنگِ شفق

(۱۳) سینہ تا ناف صفا آبِ گہر کا دریا / آشنا پاک عکسِ فرق اس میں تہ آئینہ نہ ورق

(۱۴) نازک ایسی کمر اس کی کہ سمجھنا مشکل / جس طرح شعرِ خیالی میں ہو معنیٔ ادق

(۱۵) ہو گراں اس پہ نزاکت سے نہ باندھے ہرگز / گر ہو تارِ نظرِ دیدۂ عنقا منطق

(۱۶) اُس کا زانو وہ صفا کہ اگر دیکھے اُسے / آئینہ آبِ خجالت میں رہے مستغرق

(۱۷) کیا کہوں ساقِ بلوریں کی صفائی اُس کی / شمع گر دیکھے اُسے شرم سے آجائے عرق

(۱۸) قد جو گلبن تو وہ پاؤں کے حنائی ناخن / نیچے گلبن کے پڑے جیسے ہوئے گل کے ورق

(۱۹) آگے پالیس پہ وہ طناز سراپا انداز / جھکے پہ گھنگھرو لگا کیوں ہو تو نگیں ناحق

(۲۰) فروغِ عید سے ہے گلشنِ عالم میں بہار / فرشِ نقش سے ہے ہر جہاں میں رونق

(۲۱) دوش پر سروِ لبِ جو کی ہے اک سبز قبا / بر میں لالہ کے بھی گلشن میں ہے گلگوں ابلق

(۲۲) جوشِ سبزہ سے ہے وہ فرشِ سرِ صحنِ چمن / کوئی مخمل اسے کہتا ہے کوئی استبرق

باغِ عالم میں ہے یہ جوشِ بہارِ عشرت	ٹپکے ہے نخل سے مستی میں ہمیشہ راووق	(۲۳)
تو بھی کر تہنیتِ عید کا اُس کے سامان	کہ ہے وہ خسروِ دیں حامیِ دینِ برحق	(۲۴)
وہ بہادر شہِ غازی کہ دمِ معرکہ ہوں	اُس کے تیروں کی ہدف اُس کے حسودوں کی حلق	(۲۵)
مدح اُس کی ہے مناسب تجھے بلکہ انسب	یعنی توصیف کے لائق ہے وہ بلکہ الیق	(۲۶)
سُن کے یہ میں نے کہا مدح میں اُس کی مطلع	جس پہ احسنت کہیں مجھ کو لبید و عمعق	(۲۷)

مطلع

تو ہے وہ نائبِ ختمِ رسل اے سایۂ حق کہ ترے سایہ میں ہے گلشنِ دیں کو رونق	(۲۸)

ابرِ رحمت کا ہے سایہ ترا اے سایۂ حق		کیونکہ سایہ میں ترے ہو نہ جہاں کو رونق	(۲۹)
کس کا مقدور کہ سرتاب ترے حکم سے ہو		جو ترا امر ہے امرِ الٰہی جو کہے تو صدّق	(۳۰)
ذکرِ حق سے کوئی خالی نہیں تیرا ہے وہ دور		کرتا میخانہ میں ہے شیشۂ مے بھی حق حق	(۳۱)
گر کرے فقر و فنا ابر یہ فیض ترا		گل بنے جوہرِ شمع سے پیدا ہو گلابِ زنبق	(۳۲)
حرف ہیبت کا تری کوئی زباں پر آیا		ہو گئی وقتِ کتابت جو زبانِ خامہ کی شق	(۳۳)
نطقِ شیریں سے ترے ہو جو یہ حلاوت گر عام		کام ہر خلق کے پورا ہو بجائے لورق	(۳۴)
ناتوانوں کو جو دے زورِ حمایت تیری		پائے لات اُڑ کے سرِ پیل وہاں بچہ لق	(۳۵)
کہتے ہیں برق جہاں جس کو وہ ہے ایک دقی		توپخانہ میں ترے توپ پہ زرّیں ابرق	(۳۶)
کو بھی جس پہ کرے کاہکشاں کی بھی کمند		وہ تری ہمتِ عالی کا ہے عالی جوسق	(۳۷)
قطرہ افشاں ہو اگر تیرا سحابِ ہمت		بوٹی اکسیر کی پیدا ہو بجائے سرمق	(۳۸)
کرتا دے لئے کو جو اعطلے نہ ترا منصوبہ		پاتا شطرنج میں فرزیں کا نہ رتبہ بیدق	(۳۹)
کرتا اک جست میں ہے ہاں گردوں کا شکار		طائرِ تیرِ ہوائی ترا مثلِ لقلق	(۴۰)
اے شہِ دادگر اے خسروِ انصاف پرست	ق	اللہ اللہ رے عدالت کا تری نظم و نسق	(۴۱)

(۴۲) اتنا عالم میں حذر خون سے ہے جو خونخواروں کو — خونِ فاسد کو بھی ہرگز نہ کرے نوش علق
(۴۳) پرتو افگن ہو اگر روشنیِ طبع تری — ابرقِ آئینہ ہو اور سنگِ سیہ ہو ابرق
(۴۴) مشتری بھی ترے شطرنج کا اک مُہرہ ہے — آفتاب ایک ترے گنجفہ کا گر ہے ورق
(۴۵) ابر ہو گرچہ مثالِ نمدِ نم دیدہ — ق — گر تری برقِ غضب جھاڑے اُس پہ چقمق
(۴۶) تو شتابہ سے بھی جل اٹھے زیادہ وہ شتاب — آگ لگ جانے میں جو اس کے نہ ہووے مطلق
(۴۷) تیرے توسن میں وہ جلدی کہ اگر چھیڑ دے تو — یوں وہ اڑ جائے کہ جیسے سرِ آتش زیبق
(۴۸) شمس کو ہو جو تری لے سے یوں مشرق میں تو — ق — تو ہو مغرب میں گرا ہے پرتو نورِ مطلق
(۴۹) جس طرح روشنیِ قلب سے اہلِ اشراق — عقدہ وا کرتے ہیں شاگرد کو دیتے ہیں سبق
(۵۰) ذوق کرتا ہے ثنا ختم دعا پر اس طرح — ق — تا کہ ہو رفعِ سما دونوں طبق زیرِ طبق
(۵۱) ہووے ہر سال مبارک تجھے عیدِ رمضاں — اور دشمن کو رہے تیرے سدا رنج و قلق

قصیدہ نمبر ۱۲

یہ قصیدہ ۱۲۵۳ھ کی تصنیف ہے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ کو خاندانِ مغلیہ کا وہ بدبخت آخری بادشاہ جو ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کی بدولت قید کر کے رنگون بھیج دیا گیا تھا دہلی کے تخت پر بیٹھا تھا اسی کے جلوسِ تخت نشینی کی تقریب میں اُستاد نے یہ مرصع قصیدہ لکھا تھا

(۱) تھا آج جو یوں خوشنما نورِ سحر رنگِ شفق — پرتو ہے کس خورشید کا نورِ سحر رنگِ شفق
(۲) ہے جوشِ نسرین و سمن ہے لالہ و گل کا چمن — گلشن میں گویا چھا گیا نورِ سحر رنگِ شفق
(۳) ہر سرو قد غنچہ دہن ہے سیمتن نخلِ چمن — ہر سیمبر گلگوں قبا نورِ سحر رنگِ شفق
(۴) افشاں جبیں پر سر بسر مہتاب و انجم جلوہ گر — اور گیسوئے ہاتھوں میں حنا نورِ سحر رنگِ شفق

لب پہ تبسم ہے کہ ہے جوشِ بہارِ غنچۂ گل — دنداں پہ آلودہ ہیں یا نورِ سحر رنگِ شفق (۵)
ہر صبح پیر و جواں اک طرف مشرق ہے کہ وہاں — روشن دل رنگیں ادا نورِ سحر رنگِ شفق (۶)
جامِ بلوریں میں ہے یوں عکسِ شرابِ لالہ گوں — ہے جیسے کیفیت فزا نورِ سحر رنگِ شفق (۷)
حسنِ گلِ مہتاب نے جوشِ گلِ سیراب نے — کیا باغ میں چمکا دیا نورِ سحر رنگِ شفق (۸)
دیکھے چمن میں برگِ گل آلودۂ شبنم جو کل — خجلت سے پانی ہو گیا نورِ سحر رنگِ شفق (۹)
ہے شوق کو پابندگی ہے ربط کو پیوستگی — کس رنگ سے مل کر چلا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۰)
ساقی مئے عشرت سے بھر ساغر کہ ہے اس رنگ پہ — آپے ہوا جائے فضا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۱)
جشنِ بہادر شاہ ہے روزِ عید ہو جا — ہے اس لیے بہجت فزا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۲)
وہ خسروِ روشن گہر جس کو خجل ہوں دیکھ کر — ماہ و ثریا و سہا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۳)
اک صاف مطلع میں کہوں پر شوق تا ہنگامِ طلوع — ہوں دیکھ کر غرقِ حیا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۴)

مطلع
روشن ہو تیرے رخ سے کیا نورِ سحر رنگِ شفق
ذرہ ہو تیرے فیض کا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۵)

اے آفتابِ عز و شاں تیری تجلی سے ہے عیاں — تیرے نور کا رنگ حیا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۶)
روشن بیاض سے تری رنگیں کلامی سے تری — شرمندہ ہوتا ہے سدا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۷)
وہ سیم گوں ایوان ترا وہ سائباں رنگیں کھچا — ہیں ہم جس سے صفا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۸)
فانوسِ شیشہ لگ کے روشن تری محفل میں یوں — گویا کہ شیشے میں بھرا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۹)
انصاف سے تیرے شہا سیماب و آتش کو کیا — یوں جمع جیسے ایک جا نورِ سحر رنگِ شفق (۲۰)
تیری امان و حفظ سے ہو جائے حق میں شمع کے — نارِ خلیل آبِ بقا نورِ سحر رنگِ شفق (۲۱)
خورشید تجھ سے فیض کو پہنچے تو مشرق میں شہا — جز دُر و لعل بے بہا نورِ سحر رنگِ شفق (۲۲)
جس پر کہ تو ہووے غضب ناک اس کے حق میں کیا عجب — سیلِ فنا برقِ بلا نورِ سحر رنگِ شفق (۲۳)
تقدیر کی تیری چمک ان عاشقوں کے پاس بیاب — دکھلائے ہے ہر روز وہ نورِ سحر رنگِ شفق (۲۴)

(۲۵) پیکاں ترا الماس گوں منہ سرخ سوفاروں کے یوں
گویا لگا کر پر اڑا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۶) جلوہ ہے تیری مہر کا شعلہ ہے تیرے قہر کا
ہے جس کو عالم جانتا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۷) اسپِ حنا بستہ ترا وہ نقرۂ خنگِ باد پا
غیرت سے جس کی اڑ گیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۸) اپنے وقت کی ہے یہ دعا جب تک ہے شاہنشہا ق
خورشید ہر مہ ارض و سما نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۹) جب تک لباسِ صبح ہر کو صابوں اور شنجرف ہے
زینت دہِ صبح و مسا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۰) ہر جشنِ فتح ہو تجھے اس طرح آب و تاب سے
ہوں تیرے محتاجِ ضیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۱) شاہا زمانہ میں ہو تا پا آئینہ اور سرخ رو
ہو جلوہ گر مشرق سے تا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۲) دشمن کا تیرے منہ ہو فق اور دوستوں کے دل ہوں شفق
دیکھے نہ وہ اس کے سوا نورِ سحر رنگِ شفق

قصیدہ نمبر ۱۳

(۱) طرب افزا ہے وہ نوروز کا نیرنگی رنگ
دیکھ کر کھل گئے جیسے غنچہ ہزار اوراقِ فرنگ

(۲) بل بے بالیدگیِ عیش کہ ہر برگِ گل پہ
قطرۂ شبنم کا ہے مینائے شرابِ گلرنگ

(۳) واہ کیا گلشنِ آفاق میں ہے جوشِ بہار
چہچہے کرنے لگی بلبلِ تصویرِ فرنگ

(۴) کلکِ نقاشیِ قدرت نے گلستاں میں ہے آج
کھینچے لالہ و گل صفحۂ نقشِ ارژنگ

(۵) خسروا آج کیا تو نے وہ جشنِ نوروز
دیکھ کر جس کے تجمل کو ہو جمشید بھی دنگ

(۶) ہے ترے بزمِ طرب میں یہ ہجومِ نوروز
صورتِ پنجۂ رنگین فلکِ مینا رنگ

(۷) مشک افشاں ہو جہاں میں جو تری نکہتِ خلق
نافِ آہوئے ختن سے ہو کمر داغِ پلنگ

(۸) بلکہ ہو جوشِ بہارانِ کرم سے تیرے
کیا عجب شاخ میں آہو کے گلِ رنگا رنگ

(۹) تیرے انصاف سے ہے بزمِ جہاں میں شاہا
شمع گلگیر سے اور شمع سے محفوظ پتنگ

(۱۰) ہو اگر شعلہ فشاں تیری ذرا آتشِ قہر
تو سمندر رہے پانی میں بجائے خرچنگ

زیرِ ران تیری ہو وہ توسنِ چالاک کہ تو ق چھیڑ دے ایک فرا اُس کو جو وقتِ صفِ جنگ (۱۱)

یوں کرے جست کہ جیسے سرِ میدانِ نبرد منہ سے اُڑ جائے حریفوں کے ترے خوف سے رنگ (۱۲)

رکھتی سرعت ہو تپِ لرزہ ہیبت سے تری نبضِ محموم کی مانند جبل میں رگِ سنگ (۱۳)

مرغِ دل کو ترے دشمن کے قفس ہو سینہ اور جگہ چوبِ قفس کی ہو تیرا تیرِ خدنگ (۱۴)

ہو ترے حاسد کو نہ آزارِ حسد سے صحت تا کہ دارو نہ پیالے میں بھرے تیرے تفنگ (۱۵)

مفسد و حاسد و غماز و عدوئے سرکش زیرِ شمشیرِ غضب تیرے ہوں چاروں چورنگ (۱۶)

آ نہیں سکتے بیاں میں ترے اوصاف تمام ہوتا ہے قافیہ سنجوں کا یہاں قافیہ تنگ (۱۷)

کرتا اس رنگ سے ہے ختمِ سخن لے کے دعا ق ذوقؔ جو ہے ترا مداح محبِّ یک رنگ (۱۸)

گلشنِ دہر میں ہر سال مبارک تجھ کو جشنِ نوروز بہر رنگ بتاج و اورنگ (۱۹)

اور ترے حاسدِ بد بیں کو دکھائیں لاکھوں
خسروا روز نئے رنگ فلک کے نیرنگ (۲۰)

قصیدہ نمبر ۱۴

حبذا ساقیٔ فرخ رخ و خورشید جمال مرحبا مطربِ ہاروت فن و زہرہ خصال (۱)

بارک اللہ کہ دُر افشاں ہے تو اے ابرِ بہار خیر مقدم کہ خراماں ہے تو اے بادِ شمال (۲)

للہ الحمد لبالب ہے مئے عیش سے جام شکر للہ زرِ گل سے ہے چمن مالا مال (۳)

جوشِ روئیدگیٔ سبزہ سے ہو جائے گا سبز گُل زمینِ چمنِ حسن میں تا دانۂ خال (۴)

اللہ اللہ رے سرسبزیٔ گلزارِ جہاں کیا عجب ہو روشِ خضر اگر رنگِ ہلال (۵)

شہرِ تشنہ شجر ہا وسے پیدا ہوئے گُل بل بے جوشِ گلِ خود رو سرِ دامانِ جبال (۶)

جوشِ فوارہ ہے واں کثرتِ تابہ بارش سرِ مجنوں کے لہو آلودہ جہاں گرتے بال (۸)

(۸) کیا عجب رحمتِ باری سے کہ وقتِ باراں / ابرِ مردہ سے بھی ہو قطرہ فشاں آبِ زلال

(۹) معجزہ باد سے مانندِ عصائے موسیٰ / شجرِ خشک بھی ہو جائے تر و تازہ نہال

(۱۰) ذوقِ مستی سے ہے طاؤس چمن میں رقاص / شوقِ آہنگ سے ہے سرخوش قمری قوال

(۱۱) شورِ بلبل بھی یہ رکھتا ہے نمک آج کہ گل / بن گیا کثرتِ شبنم سے نمکداں کی مثال

(۱۲) دیتی ہے طاقتِ پرواز یہ کیفیتِ نمو / اس ہوا میں ہے بطِ مے کو اُڑوں بے پر و بال

(۱۳) ہے یہ وہ دور کہ ہر صوفیِ صافی مشرب / رقصِ مستاں میں ہے وجد کناں شاملِ حال

(۱۴) بیدموں کو ہو جو فی چارہ گرِ عیسیٰ دم / شمعِ مردہ کی رگِ تار سے کھولیں قیفال

(۱۵) پتلیاں ناچتی ہیں چشم کے گھر میں بے ساز / جنبشِ دستِ مژہ دے ہے اسی انداز سے تال

(۱۶) ہوں قلم ہاتھ اگر کوئی لکھے خطِ غبار / صفحۂ دہر پہ کیا دخل جو ہو گردِ ملال

(۱۷) روزِ جشن آج ہے اُس کا کہ جسے کہتی ہے خلق / نائبِ ختمِ رسل ظلِ خدائے متعال

(۱۸) وہ بہادر شہِ غازی کہ اگر تیغ اُس کی / اپنی دکھلائے چمک چرخ پہ کٹ جائے ہلال

(۱۹) وہ نکو خوئے و نکو روئے و خجستہ منظر / وہ بلند اختر و فرخ روش و فرخ فال

(۲۰) وہ مسیحا دم و یوسف رخ و داود الحان / وہ سلیماں روش و موسیٰ کف و صالح اعمال

(۲۱) چمنِ خلق و نسیمِ کرم و ابرِ سخا / چشمۂ فضل و ہنر کانِ عطا بحرِ نوال

(۲۲) آسماں جاہ و عطارد قلم و مہرِ علم / مشتریِ دانش و مہ بینش و مریخِ جلال

(۲۳) خسروِ جم حشم و داورِ کسریٰ انصاف / شاہ دارا دل و سلطان سکندر اقبال

(۲۴) مدح حاضر میں پڑھوں اس کے وہ مطلع جس سے / ہمسری کی نہ رکھے مطلعِ خورشید مجال

(۲۵) مطلع
ہو تری ایک نظرِ فیض سے ناقص کو کمال
مہر سے گر نہ کامل ہو دو ہفتہ میں ہلال

(۲۶) نیّرِ جاہ ترا وہ ہے کہ تا دورِ فلک / نہ کسوف و نہ غروب و نہ ہبوط و نہ وبال

(۲۷) آگے بخشش کے ترے خرمنِ دُر یکدانہ / آگے ہمت کے ترے کوہِ طلا یک مثقال

ہووے جوں چادرِ مہتاب گلیمِ شبِ تار
رُخِ پر نور جو تو پونچھ کے جھاڑے رومال (۲۸)

جام سے قطرہ جو ٹپکا تو معلق ہی رہا
دستگیری نے لیا تیری جو گرتوں کو سنبھال (۲۹)

گر ترے قہر کی گرمی تبِ محرق بن جائے
لبِ دریا پہ حبابوں کی جگہ ہوں تبخال (۳۰)

قوتِ ماسکہ ممسک کے قویٰ سے گم ہو
فیضِ جاری سے ترے بخل کو پاتا ہے زوال (۳۱)

حکمت آموز ترا علم جہاں ہو تو وہاں
نہ ارسطو کو ہو طاقت نہ فلاطوں کو مجال (۳۲)

ہو تری عقل سے عاجز وہم بحثِ معقول
اک مقولہ ہیں فقط فعل کی عقلِ فعال (۳۳)

دم ہے کیا بادِ صبا ہیں کہ وہم سیرِ جہاں
ق
تیرے گلگون سبک سیر کے جاوے دنبال (۳۴)

یوں ہی دو چار قدم خاک اُٹھا کر رہ جائے
اور پہنچ جائے کہیں سے وہ کہیں مثلِ خیال (۳۵)

ہے وہ ہیکل ہیرا گر دیو تو صورت میں پری
ہے اُڑان اُس میں ملک کی تنِ بشر کے سے نہال (۳۶)

جلد اتنا کہ جہاں عرصۂ جولاں اُس کا
عہدِ مستقبل و ماضی کا وہاں ہے یک حال (۳۷)

زیبِ تن اُس کے جو مہندی کا ہے ہر گل تصویر
پھرتا کاغذ میں ہے وہ صورتِ فانوسِ خیال (۳۸)

اُس فلک سیر کو جولاں جو کرے تو تو یہ ڈر
ہر زہ سبز فلک ہو نہ مبادا پامال (۳۹)

تیرے ہاتھی کی بلندی کی طرف کی جو نگاہ
ق
سر پہ اندیشہ نے لی ہاتھ سے دستار سنبھال (۴۰)

کہکشاں کو وہ فلک پر سے زمیں پر پھینکے
لشکرِ راہ میں مانگیں گر اُس سے اطفال (۴۱)

جیسے ماتھے پہ بزرگوں کے ہو سجدہ کا نشاں
اس کی مستک پہ شہا جلوہ نما یوں ہے جھال (۴۲)

ہے جو اُس فیل کی خرطوم سرافیل کا صور
آئے اعدا پہ قیامت سرِ میدانِ قتال (۴۳)

اُس کے دانت ان کیلئے ہیں تنِ تیرِ شہاب
ہے جن اعدا کو سرِ اوجِ شیاطیں کی مثال (۴۴)

آبداری میں تری تیغ کہ ہے برق کی موج
ق
کیا تماشا ہے کہ ہے آب سے آتش سیال (۴۵)

تیری شمشیر کو ہے خونِ عدو روز مباح
یہ غلط تیسرے دن ہوتا ہے مردار حلال (۴۶)

طائرِ روحِ عدو کے لیے صیادِ اجل
سبز تو تیغ میں جوہر سے لگا رکھتا ہے جال (۴۷)

طاقتِ ہم زدنی اس دور میں ہے کس کو رہی
دیکھ کر تیرا فسوں ہی ہے شہ فرخندہ خصال (۴۸)

(۴۹) پھر ترا ذکر جو آتا ہے زباں پر تو نفس
لب پہ آ جاتا ہے ہیبت سے پئے استقبال

(۵۰) ہو قوی دست اگر زورِ حمایت سے ترے
شیر سے پنجہ کرے پنجۂ مژگانِ غزال

(۵۱) تقویت دیوے اگر پاسِ حفاظت تیرا
شعلۂ شمع کو صرصر سے نہ ہو اضمحلال

(۵۲) ہے ترے عہد میں فتنہ سے زمانہ خالی
فیلسوفی ہے حکیموں کی خطا کہنا محال

(۵۳) آتش و آب میں یہ ربط ترے عدل سے ہے
ق دیجیے ہیزم کو جلا کر کوئی پانی میں جو ڈال

(۵۴) کاکلِ موج و غاں کے لیئے اُس کے دریا
لے تہِ آب سے شانہ پرِ ماہی کا نکال

(۵۵) خبرِ جملۂ عشرت ہے ترا جشنِ سعید
مبتدا جس کا شہا غرّۂ ماہِ شوال

(۵۶) ہوتی ہے حیرت توصیف سے تیری شاہا
روشِ غنچۂ تصویر زباں منہ میں لال

(۵۷) بس جا ہے یہ فقط ختم سخن کرتا ہے
ق یہ جو ہے ذوق ثنا خواں ترا اور مدح سگال

(۵۸) جشن ہر سال ترا ہووے مبارک تجھ کو
رہے جب تک کہ زمانہ میں حسابِ مہ و سال

قصیدہ نمبر ۱۵

(۱) لاتا نیرنگ سے ہے رنگ نئے چرخِ محیل
واہ بگڑا ہے کچھ اس خم میں عجب تانک نیل

(۲) درِ زمانہ سے وہ عیار رہا یہ ہوش ربا
لاکھ بے ہوشیوں سے جس کی بھری ہے زنبیل

(۳) ہے توکل کا احاطہ وہ عزیمت کا حصار
کہ بجز حفظِ خدا جس کی نہ خندق نہ فصیل

(۴) گم ہوں ظاہر کی خرابی سے صفاتِ اصلی
زنگ دیتا ہے چھپا جوہرِ شمشیرِ اصیل

(۵) پیشِ دشمن نہ گزر حق سے نہیں سانچ کو آنچ
بلکہ ہے آتشِ نمرود گلستانِ خلیل

(۶) ہوتے سیرت سے ہیں مردانِ دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہبا سے جمیل

(۷) نہیں بے قیدِ علائق کسی عالم میں بزرگ
رسم تحریر میں بھی چھوٹے نہ زنجیر سے فیل

(۸) ہے تہِ خاک بھی قاروں کو سفرِ حشر تلک
نہیں تا تحتِ ثرے منزلِ آرامِ بخیل

عید ہے روزہ جہاں میں رمضاں ہے یک ماہ — بعد ہے کثرتِ تکلیف کے یاں عیشِ قلیل (۹)

کشتِ سبزِ فلکِ دوں سے نہ رکھ چشمِ ثمر — خوشۂ فیض سے بے بہرہ ہے یہ مزرعِ نیل (۱۰)

قابلِ انساں کی صحبت کے ہوا انساں نہ ملک — بن گیا پیشِ نبیؐ صورتِ دحیہ جبرئیلؑ (۱۱)

جتنا خورشید سے تپے اتنی ہی بارش ہو سوا — ہووے کیونکر تپشِ عشق نہ رحمت کی دلیل (۱۲)

عشق کھنچوائے ہے اک زارِ جفاکش سے بزور — بارِ صد کوہِ الم سے ہے عمل جرِّ ثقیل (۱۳)

نہ لگے چرخ کو گر نالۂ عاشق کی ہوا — دم میں اجزا ہے دخانی کی طرح ہوں تحلیل (۱۴)

شمعِ کشتہ کے لئے ہے دمِ عیسیٰ آتش — سوزشِ عشق سے زندہ ہوں محبت کے قتیل (۱۵)

معتبر ہے جو کرے نالۂ دل دردِ اظہار — نالہ ہے دل کی زباں دل ہے موکل یہ وکیل (۱۶)

دل کے ہے ایک ورق میں وہ حقیقت ساری — جس کا اجمال قضا اور قدر ہے تفصیل (۱۷)

جی میں ہے اور پڑھوں میں کوئی مطلع ایسا — گوہرِ مخزنِ معنی سے ہو جس کو تا ذیل (۱۸)

مطلع

کنجِ حیرت میں کروں علمِ خموشی تحصیل — یہ عجب مدرسہ ہے جس میں نہ ہے قال نہ قیل (۱۹)

درسِ توحید سے لوں ایک شفا کا نسخہ — بحث میں علت و معلول کے ہے عقل علیل (۲۰)

جلوہ افروزیِ یک بدرِ دجیٰ ہے اس کو — شمع فانوس سمجھ خواہ چراغِ قندیل (۲۱)

ق

فکرِ بے ہودہ میں کس واسطے ہے تو پابند — کچھ نکال اپنے لیے ذوق نکلنے کی سبیل (۲۲)

خوابِ غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری — نہیں مہتاب یہ ہے روشنیِ صبحِ رحیل (۲۳)

عرصۂ عمر ہے وہ تار کھنچا اور ٹوٹا — کچھ اگر وقتِ معین کی طرف سے ہو نہ ڈھیل (۲۴)

وہی منزل ہے جہاں ٹھہرے حیاتِ گذراں — کہ پئے راہِ فنا کوئی نہ فرسخ ہے نہ میل (۲۵)

مشقِ اندوہ سے اک روز نہیں تو بیکار — تیرے ہفتہ میں نہیں کوئی بھی روزِ تعطیل (۲۶)

غمِ عصیاں ہے تو ہو رحمتِ غفار وسیع — فکرِ روزی ہے تو ہے رزق کا رزاق خدا (۲۷)

ہے تمنائے زر و مال تو سب جائے گا چھوڑ — چھوڑ جانے کو تو کافی ہے فقط ذکرِ جمیل (۲۸)

(۲۹)	پھر بہارِ چمن عمر میں دلگیر ہے کیوں	سیر کر سیر کہ ہے فرصتِ گلگشت قلیل
(۳۰)	مژدۂ عید ہے دیکھ تو کیا رنگِ چمن	گل کی رنگیں ہے قبا غنچہ کی رنگیں مندیل
(۳۱)	ہوئے آراستہ ہیں آج بدل کر پوشاک	فصل سے باغ تلک باغ سے لے تا بہ نخیل
(۳۲)	نظر آتا ہے برنگِ لبِ ساغر جو ہلال	ٹپکا پڑتا ہے لبِ مست سے شوقِ تقبیل
(۳۳)	گاہ خم میں ہے گہ شیشہ میں کیا کیا پھیر	روح کرتی ہے کسی مست کی قالب تبدیل
(۳۴)	تہنیت خواں ہو تو آج اُس شہ دریا دل کا	جس کے نزدیک ہے اک قطرہ سے کم قلزم و نیل
(۳۵)	وہ بہادر شہ والا نسب و پاک گہر	خسروِ چرخ سریر و شہ خورشید اکلیل
(۳۶)	ماہِ نو چشم زدن میں مہ کامل ہو جائے	نظرِ مہر میں ہے اس کے وہ نورِ تکمیل
(۳۷)	نورِ معنی ہے بہر شکل نتیجہ اس کا	اللہ اللہ رے زہے شکل شہنشاہ تشکیل
(۳۸)	مدح حاضر میں پڑھوں مطلعِ روشن ایسا	مطلعِ شمس کو بھی جس کے ہو واجب تجلیل
(۳۹)	مطلع	بادشاہانِ سلف سے تجھے یوں ہے تفضیل جیسے قرآں میں توریت و زبور و انجیل
(۴۰)	تو ہے اس طرح سے عزت دہِ اولادِ تمر	جیسے موسیٰ شرف افزائے بنی اسرائیل
(۴۱)	نور افزائے بصارت ہو اگر تیرا جمال	آئیں آنکھوں سے نظر معنی اللہ جمیل
(۴۲)	رخِ نیکو پہ ہے مائل تیری خوئے نیکو	کہوں کیونکر نہ کہ اَلحُسنُ اِلَی الحسن یمیل
(۴۳)	ہے جو انسان کے قالب میں ترا نورِ ظہور	برجِ خاکی میں ہے خورشید فلک کی تحویل
(۴۴)	دانش آموز ہو گر تربیتِ عام تری	بید مجنوں کو بنا دے ابھی انسانِ عقیل
(۴۵)	جوہرِ تیغِ اجل ایک ترے حکم کی نقل	تیر حکمی قضا حکم کی تیرے تعمیل
(۴۶)	عہد میں تیرے جو ہو راہِ تعدی مسدود	کھلے فعلِ متعدی سے نہ بابِ تفعیل
(۴۷)	تشنۂ ذوق حلاوت ہوں نہ کیونکر سیراب	تیری شیریں سخنی ہے انھیں شربت کی سبیل
(۴۸)	نکتہ چینوں کے لیے نکتۂ برجستہ ترا	قابضِ طبع رواں ہے روشِ دانہ ہیل

جب ہوں مرغانِ ہوا تیرے نشانِ بندوق — نسرِ طائر کو بھی تو سمجھے ایک اُڑتی ہوئی چیل (۴۹)
مُہرۂ پشتِ عدو میں ترا تیرِ صف دوز — رشتۂ مُہرۂ تسبیح کی مانند دخیل (۵۰)
طائرِ روحِ عدو کے لئے بہرِ پرواز — تیر کی تیرے صدا جیسے کبوتر کو زفیل (۵۱)
ق وہ قیامت ہے تری فوج کہ شورِ محشر — دم نہ مارے کبھی سُن پائے جو گھوڑوں کی صہیل (۵۲)
نالۂ بوق کی ہیبت سے رکھے پھونک کے پاؤں — کوچۂ صور سے گزرے جو وہم اسرافیل (۵۳)
ق دوں ترے گھوڑے کو کیونکر میں پری سے نسبت — نہ یہ صورت نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل (۵۴)
گرمِ جولاں وہ کہاں ہو کہ رکھے ہے وسعت — نہ تو میدانِ تصوّر نہ فضائے تخئیل (۵۵)
عرصۂ معرکہ میں گر تجھے اے شاہ سوار — اس سبکسیر سے منظور ہو کارِ تعجیل (۵۶)
جائے یوں جیسے ہوا سُم بھی نہ پانی سے ہو تر — نہ ہو پیدا اُسے ہے راہ میں تالاب کہ جھیل (۵۷)
ق کوہ البرز کو سائے میں دبا لے اپنے — ہے وہ اے شاہِ فلک رتبہ تری رفعتِ فیل (۵۸)
حملہ آور ہو وہ جس دم تہِ پَے جانِ عدو — اُس کی خرطوم ہو دستِ کششِ عزرائیل (۵۹)
تو جو محرابِ عماری میں ہوا جلوہ نما — اُس کے دانتوں پہ یہ خرطوم سے سوجھی تمثیل (۶۰)
خانۂ قوس میں خورشیدِ جہاں تاب آیا — دن تو کوتاہ ہوا اور ہوئی رات طویل (۶۱)
نہیں یہ جوشِ گل و لالہ نکل آیا ہے — دادخواہی کے لئے خاک سے خونِ ہابیل (۶۲)
عدل نے تیرے کیا رشکِ زمیں کو گلزار — آج تک عدل میں کوئی نہ رہا تیرا عدیل (۶۳)
واسطے دیدۂ بد بیں کے ہے یہ عینِ صلاح — ہو تری نوکِ سناں سرمہ کوری کی کحیل (۶۴)
تیر برسائے عدو پر جو کماں دارِ قضا — کم نہ فوارہ سے ہو تیروں کی اُس کی منڈیل (۶۵)
رہزنِ نطفۂ بد خواہ ہوا اوّل ہی قضا — آ سکے پشتِ پدر سے نہ کبھی تا احلیل (۶۶)
محکمہ میں ترے انصاف کے ہوں ہاتھ قلم — دے اگر بھول کے بھی کوئی سرِ حرف کو جھیل (۶۷)
ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر کوتاہ — ہو گراں خاطرِ نازک پہ مبادا تطویل (۶۸)
عید ہر سال ہو فرخ تجھے با جاہ و جلال — ہوں قوی پایہ ترے دست بصد قدرِ جلیل (۶۹)

(۲۰) جو ضلالت سے ہوں گمراہ وہ ای ظلّ خدا | ذُل اقدام سے ہوں خاک مذلّت پہ ذلیل

قصیدہ نمبر ۱۶

اس قصیدہ میں طالب علمی کے خیالات کا رنگ جھلکتا ہے اس لیئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ قصیدہ جوانی کے زمانہ کی ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے اور اکبرشاہ ثانی کی مدح میں لکھا گیا ہے۔

(۱) تا زباں زدِ دہر ہیں ہو فلسفی کا یہ کلام | ہے پئے افلاک لازم نفیِ خرق و التیام

(۲) تا خطِ محور پہ ہووے گرمِ گردش آفتاب | تا نہ قطبینِ فلک تک پہنچے دورِ صبح و شام

(۳) سبعہ سیّارہ ہوں سائر تا سرِ ہفت آسماں | ہو ثوابت کا سپہرِ ہشتمیں پر اژدہام

(۴) منجمد ہو کر میان طبقۂ ہائے زمہریر | قطرہ افشاں تا بخارِ ابر ہوں بن کر غمام

(۵) آبِ باراں سے گزر کر منتشر تا ہو شعاع | انعکاسِ رنگ سے قوسِ قزح پائے نظام

(۶) تا حقیقت کے لیئے لطفِ سخن ہووے مجاز | صنعتیں ہوں اُس سے پیدا با مرام و بے مرام

(۷) تا کریں روشن معانی و بیاں سحرِ بدیع | جن سے ایرادِ معانی ہو بہ تحسین الکلام

(۸) تا اَن و لَن کے اِذَن دیں فعلِ مستقبل کو نصب | جازم فعلِ مضارع اِنْ و لَمْ لَمّا و لام

(۹) تا کہ علمِ شعر ہو داخل بہ اوزانِ بحور | تا افاعیل و تفاعیل اس سے پائیں انتظام

(۱۰) اور زحافوں کا عمل لیکر ردیف و قافیہ | گہ عرب گاہے عجم ہیں اُن کو دے موزوں نظام

(۱۱) تا اطبائے زماں کو ہووے علمِ طب کے ساتھ | غورِ نبض و فکرِ بحراں ۔ فکرِ اوزانِ قوام

(۱۲) تا حسن و حکاک لاذع ، رخوہ و ثاقب ثقیل | جب تلک امراضِ مہلک کا اطبا ہیں ہو نام

. . . .

(۱۳) کلیاتِ خمسہ ہوں منطق میں ایسا غوجیا | یعنی جنس و فصل و نوع و خاصّہ اور عرضِ عام

مادّی و فاعلی علت کو تا صورت کے ساتھ | علت غائی پہ دیویں اہلِ دانش انصرام (۱۴)

تا ریاضی و طبیعی سے بزورِ فلسفہ | فیلسوفانِ جہاں علم و عمل میں لیویں کام (۱۵)

تا کہ بیت سعدِ اکبر ہوں فلک پر قوس و حوت | تا کہ جوزا اور حمل میں شمس کو ہو احتشام (۱۶)

سنبلہ کو تا منجم کہوے ہے شاید عقیم | تا کہ ہو دست و بغل جوزا فلک پر شادکام (۱۷)

حکم ہو بر چین و کیواں کا رواں بر چین و ہند | تا کہ بہرہ ماہ روم و بلخ پر رکھیں مقام (۱۸)

تا خراساں مہر کو بہرام کو ہو ملکِ ترک | ماوراء النہر پر ناہید کو تا ہو قیام (۱۹)

تا کرے معلوم اصطرلاب سے اختر شناس | ارتفاعِ ہر ستارہ روز و شب یا صبح و شام (۲۰)

تا زحل کے ساتھ شکلِ عقلہ و انکیس کو | زائچہ میں دیتے ہوں صاحبِ دل نسبت مدام (۲۱)

ہووے دائرہ عرصۂ برزخ میں تا بحثِ حکیم | ہوں مذاہب جبر اور تفویض میں اہلِ کلام (۲۲)

رد کریں تا دعوئے رویت کو اہلِ اعتزال | اور ملاحدہ وسوسوں سے دیں نبی کو اتہام (۲۳)

محو ہو جب تک کہ جوگی شغلِ استدراج میں | سینہ و سر میں رکھے مرغِ نفس کو اپنے بکام (۲۴)

تا کہ سالک مسلکِ تصفیے میں کرتا ہو سلوک | تا رہے مجذوب مستِ بادۂ غفلت مدام (۲۵)

تا وجودِ پاک سے ابدال اور اوتاد کے | انتظامِ اہلِ عالم ہووے عالم میں تمام (۲۶)

تا خراسان و عراق و زابل و تبریز سے | نغمہ ریزِ فارس آباداں کرے اپنے مقام (۲۷)

تا مدّہم و پنچم، کھرج، گندھار، دھیوت و نکھاد | نغمۂ ہندی کا ہووے سات سر سے انتظام (۲۸)

تا کہ فروردی، اپارو، آب، ایلول، اودیل | ماہِ شمسی ہو مطابق ہر ولایت میں مدام (۲۹)

یارب اس کا رتبۂ عالی ہمیشہ ہو فزوں | دولت اس کی ہو کنیز اقبال ہو ادنیٰ غلام (۳۰)

کون وہ یعنی محمد شاہ اکبر دیں پناہ | نیک صورت نیک سیرت نیک طالع نیک نام (۳۱)

زورِ دینداری جس کی ہے دکھاتی خود بخود | بیخ و بنیادِ ضلال و کفر شکلِ انہدام (۳۲)

کیا تعجب ہے اگر اُس کی بہارِ فیض سے | گلشنِ گیتی ہو رشکِ روضۂ دار السلام (۳۳)

مرغزارِ عالم اس کے فیض سے ہے بسکہ سبز | پائے ہے رنگِ زمرّد پارۂ سنگِ رخام (۳۴)

(۳۵) کہکشاں سے لے عصائے نقرئی پیرِ فلک — کرتا ہی وقتِ سواری مثلِ چاؤش اہتمام

(۳۶) لے شمیمِ خلق اگر اس سے تو ہو جائے ابھی — طبلۂ عطار کی صورت معطر ہر مشام

(۳۷) گلشنِ مدح و ثنا سے اس کے اے گلچینِ فکر — لا گلِ مضمونِ تازہ جلد بہرِ اشتمام

(۳۸) محترم یوں ذاتِ عالی ہی ترے جمہورِ انام
حلقۂ تسبیح میں جوں سر برآوردہ امام

(۳۹) مائدہ اور من و سلویٰ کی کسے ہی احتیاج — مطبخِ عالی سے تیرے سب کو پہنچے ہی طعام

(۴۰) بہرہ ور خورشید سے کوہِ بدخشاں ہی فقط — نیّرِ اجلال کی تیرے نظر عالم پہ عام

(۴۱) غنچۂ تصویر کو بھی مثلِ گلہائے چمن — ہی نسیمِ لطف سے تیرے ہوائے ابتسام

(۴۲) ہی ملا دستِ سخا کے ساتھ تجھ کو زورِ حکم — دستِ قسّامِ ازل سے بسکہ وقتِ انقسام

(۴۳) فیض تیرا ہی کہ پائے خرقۂ ماہی درم — حکم تو دیوے تو رہے تہِ دریا تشنہ کام

(۴۴) دشمنِ بد بیں کو آبِ خضر بھی زہرآب ہی — اور دمِ عیسیٰ گلے میں برّشِ آبِ حسام

(۴۵) پر ہوا خواہوں کو تیری مرحمت سے خسروا — فیضِ انفاسِ الٰہی ہوں نقوشِ انتسام

(۴۶) دستِ صحت سے رگِ ہر سنگِ کوہ و دشت میں — نبضِ سالم کی طرح جنبش دکھائے گی دوام

(۴۷) دیں مریضوں کو دمِ عیسیٰ تو یوں تحلیلِ بال — قطرۂ ریزش کریں جس طرح سے وقتِ زکام

(۴۸) مستفیدِ نور کب ہی شمس سے جرمِ قمر — نیّرِ اجلال سے تیرے جلا لیتا ہی وام

(۴۹) روبروِ دستِ کرم کے ہوتی گرد و باد ہی — آبروئے ابرِ گوہربار ہی ذو الاحترام

(۵۰) تو جھروکوں میں جو بیٹھے آکے بہرِ عدل و داد — ٹھیرو آ ہو گھاٹ پر جمنا کے ہوں آپس میں رام

(۵۱) تا نہ آئے زخمِ عاشق کے دلِ ناکام پر — تیغِ ابرو پہ بتاں کھینچے ہیں وسمہ نیام

(۵۲) اے فریدوں تو جو کرتا ہی خونریزی کو بند — ق — اور لبوں سے جام کے چھلکے رحیقِ لالہ فام

(۵۳) شانۂ ضحاک کی مانند ایک ایک اس کی موج — مار پیچاں بن کے ہووے مستعد با خطِ جام

(۵۴) معجزِ انصاف سے تیرے سرِ دشت و جبل — ہر غزالہ ناقۂ صالح ہی گو پا بے زمام

قصدِ صید اس کا کرے کوئی معاذ اللہ اگر — ہو خدا کا قہر نازل اس پہ بہرِ انتقام (۵۵)

آیا جب تیرے مقابل اے نہنگِ بحرِ رزم — شکلِ خرچنگ الٹے پاؤں ہٹ گیا دستانِ سام (۵۶)

گنجِ استقلال پر ہاں قفل اگر تیری سپر — وقت پر شمشیر ہی مفتاحِ ابوابِ مہام (۵۷)

جوں عصائے حضرتِ موسیٰ سرِ دریائے نیل — نیزہ تیرا لشکرِ اعدا میں کر جاتا ہے کام (۵۸)

ہے خدنگِ تیر تیرا یا ہوا پر ہے عقاب — دمبدم دے ہے قضا کا اُڑ کے اعدا کو پیام (۵۹)

گر عدو سدِ سکندر کو کرے چار آئینہ — آگے تیری تیغ کے وہ بھی ہے پر کاغذِ خام (۶۰)

تیرے وصفِ ناوک اندازی پہ تیر اندازِ فکر — مطلعِ برجستہ کو ہے لکھ کے دیتا انتظام (۶۱)

مطلع

بر سرِ پرواز ہوں جب تیرے شہبازِ سہام — جوشنِ جسمِ عدو میں ہووے دم محبوسِ دام (۶۲)

دستِ دہقاں میں فلاخن شعلۂ جوالہ ہو — لیں ترے برقِ غضب کا کشتِ اعدا پر جو نام (۶۳)

گر سحابِ قہر تیرا ہو تگرگ افشاں تو ہو — حالِ اہلِ قاف وہ اے خسروِ عالی مقام (۶۴)

وادیِ بطحا میں جیسے بر سرِ اصحابِ فیل — معجزِ طیراً ابابیل آیا وقتِ انہزام (۶۵)

جنبشِ خامہ سے میرے سرو ہو برقِ جہاں — گر کروں شاہا رقم وصفِ سمندِ تیز گام (۶۶)

ترک تازی بیچ ہی تھی اس کی شوخی پر نظر — الغرض چشمِ بتاں کی ہو گئی ترکی تمام (۶۷)

صفحۂ غبرا پہ کھائے نقطۂ رمال رشک — دیکھے نقشِ سم جو اس کا جادہ گر وقتِ خرام (۶۸)

سرعتِ طیِ منازل کا لکھوں گر اس کی وصف — حال و مستقبل کا داخل فعلِ ماضی میں ہو نام (۶۹)

عرصۂ چوگاں میں جب اس کو ہو وقتِ معرکہ — لائے جولانی میں گر جنبش دستِ لگام (۷۰)

گاہ سرپٹ گہ اڑان اور گاہ بیٹھا پویہ — گاہ دلکی ایپیہ اور گاہ جائے شاہ گام (۷۱)

اور اشارہ ہو اگر اس قاف سے اُس قاف پر — اس طرح اُڑ جائے جوں مرغِ نظر بالائے بام (۷۲)

فیل کو تیرے شبِ یلدا تو کہتا ہے جہاں — پھر جو ہے نقشِ قدم اس کا وہ ہے ماہِ تمام (۷۳)

اسپ جیسے ہے لیلیٰ کا دیا ہے تھم گئی — جانِ قیسِ آشفتہ دل بن کر ہوں شکلِ غمام (۷۴)

(۷۵) حلقۂ زلفِ بتاں کب کھائے ہو یوں پیچ و تاب
جب تلک خرطوم کو اپنے کرے ہے وہ سلام

(۷۶) منزلِ توصیف کو کیونکر تری طے کر سکے
دم کہاں یہ تاب خرد میں یہ خیال اُن کا ہے خام

(۷۷) تہنیت کو ہے دعا پر ذوق کرتا مختصر
ہو مبارک تجھ کو با عیش و طرب عیدِ صیام

(۷۸) جو کہ ہوں بد خواہ وہ ناشاد اور غمگیں رہیں
اور ہوا خواہوں کے دل ہوویں ہمیشہ شاد کام

قصیدہ نمبر ۱۷

ذوق نے یہ قصیدہ شہزادہ سلیم کی شادی کی تہنیت میں لکھ کر اکبر شاہ ثانی کو نذر گزرانا تھا۔ عالم شباب کا کلام ہے

(۱) اُفقِ دل پہ مرے عیش و طرب دونوں باہم
آج یوں آئے سحر جیسے دو پیکر توام

(۲) ایک کا ایک سے وہ ربطِ سخن تھا گویا
دو لبِ یار ہیں با حضرتِ عیسیٰ ہمدم

(۳) روشِ ناز پہ ہمدوش تھے یوں جیسے کبھی
لام الف لکھتا تھا اسلام کا یاقوت رقم

(۴) یا کہ تھے دو مصرعِ مربوط بہم دست بغل
یا کہ پیوند سے تھے دو نخلِ گلستانِ ارم

(۵) مل کے دو تارِ نظر ایک ہوئے تھے دونوں
یا وہ اک بین کے دو پٹے تھے باہم ہمدم

(۶) دونوں پیچیدہ بہم ایسے سیہ مستی میں
کوئی مشاطہ بھی یوں گوندھے نہ جعدِ پُر خم

(۷) ایک معنی کے وہ لفظِ مترادف تھے دو
ایک مضمون کے دو فقرے ۔ مگر مستحکم

(۸) تھے جڑے دو دُرِ شہوار کہ ہرگز نہ ملیں
ابرِ نیساں سے گریں لاکھ اگر قطرۂ نم

(۹) ایسے تھے دونوں وہ یک دل کہ دو قالب یکجاں
یک زباں دونوں وہ اس طرح کہ جوں چاکِ قلم

(۱۰) آئے پلٹے ہوئے یوں عالمِ سرشاری میں
نالۂ زیر کی ہمراہ ہو جوں نالۂ بم

(۱۱) میں نے پوچھا جو سبب اُن کے بہم ہونے کا
تو یہ ہاتف نے کہا غیب سے ہو کر ملہم

(۱۲) کیوں مضموں کے دلِ تنگ میں معنی ہوں بہ تنگ
جب ہے معلوم تو پھر بات رہے کیوں مبہم

(۱۳) آج اُس شاہ کے فرزند کی ہے شادی طوئی
کہ شجاعت میں ہے وہ رستم ہو سخا میں حاتم

(۱۴) کون وہ ظلِ خدا شاہ محمد اکبر
جس کی ہمت سے ہوں پیوستہ گرارباب ہمم

(۱۵) شاہ کا پوچھو جو فرزند تو شہزادہ سلیم
ہو سلامت سو ہی اُس کی ہے سلامت منضم

(۱۶) اس لیے عیش و طرب مثل قرانِ السعدین
متفق ہو کے پئے تہنیت آئے اس دم

(۱۷) یُمن اس عقد نے بخشا ہے جہاں کو ایسا
جو گرہ آج لگائیں سو ہے الگنی محکم

(۱۸) آج وہ دن ہے مبارک کہ اگی لائے ثمر
وہ درختوں کو جو پیوند لگائیں باہم

(۱۹) دیتا شکلوں میں ہے پیوند بدیہ الانتاج
پتلہ سمجھے نہ تہذیب نہ جانے مسلّم

(۲۰) بزمِ عشرت کی طرف نا کرتا ہے جو نطقاً رہ
پڑھتا یہ مطلعِ رنگیں ہے وہ ہو کہ خرم

مطلع

(۲۱) ہے اٹھا عیش کا طوفان بسرِ ساحلِ یم
زمزمہ موج کا بربط سے ہوا ہے ہمدم

(۲۲) گنگری کا سا ہے لچھا یہ گلوئے مینا
ہچکیاں قلقلِ مینا جو ہے لیتی پیہم

(۲۳) لوگے جس سازِ خدا ساز کو آغوش میں آج
تار چھیڑو گے کھرج کا تو سنو گے پنچم

(۲۴) اثرِ نغمۂ شیریں سے جہاں بھول گیا
کر سوا راگ کی سم کے ہے کوئی اور بھی سم

(۲۵) جن مزامیر کو ہم سنتے تھے واعظ سے حرام
وجد میں آئیں سنیں آج گرا ہوئے حرم

(۲۶) تارِ طنبور بنے آج رگِ سنگِ صفا
بے زباں زمزمہ سازی کرے بے موجِ زمزم

(۲۷) نہیں کچھ دور کہ تبدیل ہو کعبہ کا لباس
تا کہ دکھلائی نہ دے صورتِ اہلِ ماتم

(۲۸) دھوم اس شادی کی یہ ہے کہ منڈھے کی صورت
چھا گیا گلشنِ آفاق پہ ہے ابرِ کرم

(۲۹) رقعہ شادی کا ہے اس رنگ سے تحریر ہوا
کہ جو اتانِ چمن آئیں جو رل کر باہم

(۳۰) شاخِ گل پہنے کلائی میں کلی کا کنگنا
زرد جوڑے پہ بسنت اپنا دکھائے عالم

(۳۱) عطرداں میں گلِ نرگس وہ بھرے عطرِ سہاگ
سالے گل بھرنے لگیں بلبلِ بیتاب کا دم

(۳۲) بل بے تیاریٔ پوشاک کہ چرخِ اطلس
لایا اطلس جو لگانے تو یہاں نکلی کم

(۳۳) یہ خیاطہ کی ہے جلدی کہ کھلا جاتا ہے | شکمِ کرمِ بریشم ہی میں تارِ بریشم
(۳۴) یہ چڑھاوے کی ہے کثرت کہ جو شیشہ ہے بر صبح | دلِ گردی جو گلِ داؤدی کے ہیرے شبنم
(۳۵) اللہ اللہ رے نوشتہ ترا عالی رتبہ | جس کی انگلی میں پہنائے گا مسلیاں خاتم
(۳۶) ہوئی نوبت کی یہ نوبت کہ سحر اس کی ٹکور | گوشِ افلاک سے بھرتی ہے سوا گوشِ اصم
(۳۷) سنے قلیاں کو بھی گر منہ سے لگاتا ہے کوئی | تو وہ بھرتی ہے بہم آوازِ شہنائی کا دم
(۳۸) پہنچا یہ طنطنۂ کوس کا گر دورِ دماغ | کہ نہیں رکھتا سرِ دوشِ زمیں اپنا قدم
(۳۹) آئی اس طرح سے پیہم ہے چلا جل کی صدا | کہ پری زاد ہے آتی کوئی کرتی چھم چھم
(۴۰) کہتا ہر دم ہے یہ نقارچیٔ سپہرِ فلک | کہ بھلا مدتوں سے واسطے کا مرے پھولا شکم
(۴۱) سارے ارمان نکالوں گا وہ اس شادی میں | اس کے سینے سے جو نکلیں گے یہ آوازۂ بم
(۴۲) چوگھڑے موتی کے اور سونے کی ٹھلیاں ان میں | صف بہ صف دیکھ کے ان کو یہ پکارا عالم
(۴۳) ہے یہ سلکِ دُرِ شہوار بگوشِ بہجت | یا کہ ہنستی ہے خوشی دانت نکالے پیہم
(۴۴) ہر سوچ پہ یہ جوبن ہے کہ جیسے کوئی شوخ | اپنے ابھرے ہوئے پستاں پہ چڑھا دے محرم
(۴۵) دیکھ کے قفلوں کو بہو چولوں میں یہ حیران ہے خلق | کہ بھرے موتیوں سے کیونکہ حبابِ لبِ یم
(۴۶) ایسے شیریں کہ اگر رکھے زباں پر ان کو | وصفِ شیریں سخنی پائے زبانِ ابکم
(۴۷) کروں تحریر جو رنگت کو حنا بندی کی | شاخِ گل مہندی ہو پھولوں سے ابھی میرا قلم
(۴۸) ہوئے روشن جو کنول شکلِ رخِ آتشناک | تو لپٹیں ان پہ ہوئیں کی ہوئیں زلفیں پرخم
(۴۹) کاغذِ زر کے پھولوں میں یہ گل کترے تھے | آگیا تھا گلِ صد برگ کا پھر کر موسم
(۵۰) تختِ آرایش اگر دیکھو تو ایسے دلکش | نوجوانانِ چمن جیسے پسندِ ناز و نعم
(۵۱) بیاہ کی شب وہ تجمل تھا کہ اللہ اللہ | کہتا تھا دیدۂ انجم سے یہ گردوں ہر دم
(۵۲) سچ کہو کرلے ہو نظارہ جہاں کا جب سے | کبھی یہ جلوہ ہے دیکھا کہیں آنکھوں کی قسم
(۵۳) دیکھ دولہے کے ہیں دستِ حنا بستہ ابھی | ورنہ مٹھی کا ابھی غنچہ کی کھل جاتا بھرم

منہ پہ نوشاہ کے یوں سہرۂ زرتار کی ہے زیب
رشتۂ خورشید پہ جوں خطِ شعاعی کی جھلم (۵۴)

ہو اشہبِ فلک سپہر پہ وہ دولہا جو سوار
روز نے صدقہ کیا اشہبِ شب نے ادہم (۵۵)

وصف میں اس کے پڑھوں کیونکہ نہ اک مطلع میں
توسنِ طبع نے اپنا نکالا ہے قدم (۵۶)

مطلع

یار ہمدم ہے وہ لیکن نہیں نسلِ آدم
ہے وہ اس نسل میں جس اصل میں رخشِ رستم (۵۷)

رمز اک لب سے پہ آگاہ وہ صرصر رفتار
گزرے گر دل میں تو تھمنا تو وہیں چاہیئے ہے تھم (۵۸)

ہے تو وہ حور شمائل نہیں پر زادۂ حور
خو ہے آدم کی و لیکن نہیں نسلِ آدم (۵۹)

چادریں بھیجتا مہتاب کی ہے بسکہ فلک
چاہیئے اس کو زمیں پر نہ گلیم و نہ گلم (۶۰)

نور کے قطرے فلک سے ہیں جو ہیں پر بستہ
چھوٹتے گنج ستاروں کے کہاں ہیں پیہم (۶۱)

سر اٹھایا یہ ہوائی نے ہے آخر کو ہوا
شعلہ اس کا علمِ کاہکشاں کا پرچم (۶۲)

ٹہنیاں جھومے ہیں اس رنگ سے نافرماں کی
جیسے رکھے ہوں تراشے ہوئے جامِ نیلم (۶۳)

ہاتھی لڑتے نہ سمجھنا یہ عشرت نے بزور
سر کو وہ کوہ کے ٹکرایا ہے مانندِ غنم (۶۴)

نخل پھولا ہوا دم بھر میں نکل آتا ہے
ہے اناروں میں اچنبھے کا تماشا عالم (۶۵)

چھوٹے گھن چکر اس انداز سے کھا کر چکر
چرخ میں آیا جسے دیکھ کے گردونِ دژم (۶۶)

پھولیں کیونکر نہ چمک کر گلِ آتشبازی
شاخِ نخلِ گل کی قلم بن گئی شورے کی قلم (۶۷)

جھاڑ ابرک کے نہیں چادرِ مہتاب ہیں یہ
جز تلک لپٹے ہوئے نخلِ گلستانِ ارم (۶۸)

شجرِ طور کا جوں وادیِ ایمن میں ہو نور
شمع ابرک کے کنول میں ہے وہ کھاتی عالم (۶۹)

ہیں جو سرگرمیِ شادی سے فتیلے روشن
تا ہے کیا خانۂ گیتی میں رہے سایۂ غم (۷۰)

باندھے سو شعلۂ فت رو یہ سرِ انگشت
پنج شاخوں کو کہوں میں نہ کبھی دستِ صنم (۷۱)

کھول مصحف تو ہے بین یہ سرلوحِ ورق
اسمِ اعظم تھا عیاں خطِ شعاعی سے رقم (۷۲)

رونمائی پہ لگی رشک سے زہرہ گانے
غیرت از چشم کہ ہم روئے تو دیدن نہ ہم (۷۳)

(٧٤) ایسی شادی کے تجمل کو لکھے کیا کوئی
دھوم ہے جس کی گئی تا سرِ ہفتم طارم

(٧٥) جی میں ہے توسنِ خامہ کی عناں پھیر کے میں
مدحِ اکبر شہِ ثانی کروں پھر زیبِ رقم

(٧٦) جس کے باعث سے منور ہے چراغِ خورشید
جس کی دولت سے ہے آراستہ بزمِ عالم

(٧٧) اُس کی بیداری کے نقارہ کی اللہ سے صدا
از عجم تا بہ عرب اور ز عرب تا بہ عجم

(٧٨) جس سے پوچھو کہ تو آگہ ہے؟ کہے گا کہ لیے
انت تعرف کہو جس سے وہ کہے گا کہ نعم

(٧٩) مدح میں اُس کی رقم کرتا ہوں اک تازہ غزل
کہ غزل خواں ہے ہر اک آج بجانِ خرم

غزل

(٨٠) تو ہے وہ ابرِ سخا تو ہے وہ دریائے کرم
جس میں ہوں فلس کی جا کیسۂ ماہی پہ درم
مطلع

(٨١) چارہ گر ہو جو ترا لطف تو پھر کیا ہے عجب
مشک سودہ کرے ہر زخم پہ کارِ مرہم

(٨٢) پہونچی ہے روحِ عدو سہم کے ناوک سے ترے
مثلِ آہوئے رمیدہ سرِ صحرائے عدم

(٨٣) تیرا خنجر ہے نہنگ ایسا کہ غرقِ زہر آب
تیری شمشیر وہ اژدر ہے کہ ہے آتش دم

(٨٤) حق میں اعدا کے ترا تیر ہے پیغامِ قضا
اور ترا جوہرِ شمشیر قضائے مبرم

(٨٥) ٹوٹے دل شیشہ کا ہرگز نہ ترے عہد میں سنگ
زخم کھاوے کہ لیا اُس نے مرے گھر میں جنم

(٨٦) تیرے انصاف کا پرتو ہے جو عالم پہ محیط
تو نہ پایا ہے نہ پائیں گے فروغ اہلِ ستم

(٨٧) رو برو تیرے آ ہو کے نہ روشن ہو چراغ
ڈالے روغن کی جگہ اُس میں جو پیہِ ضیغم

(٨٨) گلشنِ مدح میں دے تیرے ترا ذوق لگا
ق خرمنِ گل کی جگہ تازہ مضامیں کا اٹم

(٨٩) پر یہ سمجھا کہ ہے جز کرتا دلالت کل پر
کہہ کے اک شمہ تری وصف کا اے نیک شیم

(٩٠) یہ دعا کرتا ہے دل سے کہ مبارک ہو تجھے
شادیِ صلبِ فرزند بصد جاہ و حشم

(٩١) ہوں شبستاں میں ترے دستہ دو لعلِ عیش و طرب
گھر میں حاسد کے دل آشوب رہیں محنت و غم

قصیدہ نمبر ۱

در مدحِ اکبر شاہِ ثانی

سحر جو گھر میں بشکلِ آئینہ تھا میں بیٹھا۔ نزار و حیراں (۱)
تو اک پری چہرہ۔ حورِ طلعت۔ بشکلِ بلقیس و ماہِ کنعاں
پری کی صورت چمن کی رنگت گر اس کا شیوہ۔ تو اُس کا جلوہ (۲)
زبان شیریں۔ بیان رنگیں۔ کلام رنداں۔ خرام مستاں
انیسِ خلوت۔ جلیسِ جلوت۔ حریفِ حکمت ظریفِ صحبت (۳)
بہ بزم یاراں بدل بہاراں۔ باہل عزلت گلے بداماں
حسیں بشکل مہ منور۔ عرق کے قطرے ہیں اُس میں اختر (۴)
ہلال ابرو نگاہ جادو۔ خدنگ مژگان و چشم فتاں
بروئے رنگیں۔ نگارِ بستاں۔ شگوفہ خنداں۔ مگر نہ خندہ (۵)
بموئے پیچاں ہے عشق پیچاں۔ جو ہیں پنہاں تو دل پریشاں
وہ گوش پر زیب کج کلاہی۔ جو دیکھو جیسی تو یا الٰہی (۶)
دہن میں غنچہ۔ لبوں میں گل برگ و روئے روشن میں مہرتاباں
نگاہ ساغر کش تماشا۔ بیاضِ گردن۔ صراحی آسا (۷)
وہ گول بازو۔ وہ گوری ساعد۔ وہ پنجہ رنگیں بخونِ مرجاں
کمر نزاکت سے لچکی جائے۔ کہ ہو نزاکت کا بار اُٹھائے (۸)
اور اُس پہ سو نور لہر کھائے۔ پھر اُس پہ ہیں وہ قمر فروزاں

(۹) وہ رانِ روشن، وہ ساقِ سیمیں، وہ پائے نازک حنا میں رنگیں
وہ قد قیامت، وہ فتنہ قامت، دلوں پہ شامت جو ہو خراماں

(۱۰) جو نام پوچھا کہا خوشی ہوں، جو وصف پوچھا تو دلبری ہوں
سبب جو پوچھا تو ہنس کے بولی کہ ذوق تو بھی عجب ہے ناداں

(۱۱) وہ شاہ جو ہے محمد اکبر، جہاں میں رشکِ جم و سکندر
جلوسِ جشن اس کا ہے فلک پر، اسی کے پرتو ہیں سب یہ ساماں

(۱۲) یہ سنتے ہی میں نے بالبداہت لکھا وہ مطلع شفق شباہت
کہ جس کو احسن کہے سخنور، پڑھے یہ تحسیں ہر اک سخنداں

مطلع

(۱۳) شہنشہا تیرے سر پہ دوراں، ہے چتر بن کے ہوتا قرباں
کہ ہفت اختر یہ ہفت کشور ہیں آج یکسر مطیعِ فرماں

(۱۴) وہ ہے ترا اخترِ ہمایوں، کہ ہو کے روشن چراغِ گردوں
مدام کانپے ہے شعلہ آسا، بزیرِ فانوسِ چرخِ گردوں

(۱۵) سحابِ ہمت جو درفشانی کرے بہنگامِ حکمرانی
تو ہو خجالت سے پانی پانی، ہوا ہو ایسا دستِ ابرِ نیساں

(۱۶) تری عدالت میں ہے یہ قدغن، کہ تا کو دیکھے نہ ماہِ روشن
وگرنہ ہالہ ہو طوقِ گردن، کہ تا ہو دل میں بہت پشیماں

(۱۷) جو تیغ براں کو اپنی شاہا کرے علم تو بروزِ ہیجا
تو زیرِ دامانِ ابر اپنا دکھائے جلوہ نہ برقِ رخشاں

(۱۸) یہ تیرا خنجر ہے یا کہ شہپر کہ جس کے لگتے ہی دم میں اڑ کر
قفس سے ہوتا ہے تن کے پراں، ترے مخالف کا طائرِ جاں

ہے عہدِ قرباں میں تیری ایسوں۔ رکھا بزرگوں نے شیرِ گردوں (۱۹)
کہ کھا سکے گا وہ جس نہ ہیبت۔ کہیں بزیر نہ میں ہو لرزاں

رکھے گا فغفورِ چینی خانہ۔ تو حکم دے اے شہِ زمانہ (۲۰)
پناہ صفاہاں پہ آستانہ کہ بیٹھے دارا بجائے درباں

تری سخاوت کا سن کے عالم۔ اُمنڈ پڑا آکے تمام عالم (۲۱)
عرب سے آیا تو پہلے حاتم۔ بہ بابِ سائل بدست داماں

جو آئیں جنبش میں لعل شیریں چکے ہے اُن کی کلام رنگیں (۲۲)
تو تکلم چھیڑے تو ہونٹ آئیں۔ تو ہنس کے بولے تو گل ہو خنداں

جو ہو سوارِ سمندِ تازی۔ کرے تو میداں میں اسپ تازی (۲۳)
تو سمجھے دورِ فلک کو بازی۔ ہیاپے گوئے بدستِ چوگاں

. . . .

وہ تیرا اقبال کو یہ پیکر کہ جس پہ کہتے ہیں سب نظر کر (۲۴)
فلک پہ زہرہ ہیں دو اختر دیا نمایاں ہیں اس کے دنداں

. . . .

ترا جو وصف تجھ سے ثنا ہے۔ لکھے یہ قلم کو کہاں ہے یارا (۲۵)
ثنا دعا پر ختم کرتا۔ جو ذوقؔ تیرا ہے تہنیت خواں

کہ روز تجھ کو خوشی ہو افزوں۔ حسود ہوں سرنگوں محزوں (۲۶)
ہو جشن ہو فرحت و ہمایوں۔ سدا بصد فر و شوکت و شاں

قصیدہ نمبر ۱۹

یا ستہ تا ایسا ایک بھی دن خوشتر آسماں	کھائے اگر ہزار برس چکر آسماں (۱)

(۲) ہے بادۂ نشاط طرب سے لبالب آج — ایک عمر سے پڑا تھا تہی ساغرِ آسماں
(۳) دیکھے نہ اس طرح کا تماشا جہان میں — گر ہو تمام چشمِ تماشا گرِ آسماں
(۴) اترا رہا ہے عطر سے عیش و نشاط کے — سچ ہے زمیں پہ پاؤں رکھے کیونکر آسماں
(۵) افراطِ انبساط سے ہے کیا عجب اگر — مثلِ حباب جامہ سے ہو باہر آسماں
(۶) شادی کی اُس کی دھوم ہے آج آسماں تلک — تابع زمانہ جس کا ہے فرماں بر آسماں
(۷) فرزندِ شاہ یعنی جواں بختِ ذی وقار — تسلیم کو ہے جس کی جھکاتا سر آسماں
(۸) ہے اس کی بارگاہ میں مانندِ چوبدار — حاضر عصائے کاہکشاں لے کر آسماں
(۹) اس بیاہ کی نوید سے ہے اس قدر سرور — ہے پیر پر جوانوں سے ہے بہتر آسماں
(۱۰) پھرتا ہے اہتمام میں شادی کے رات دن — مقدور کیا کہ ٹھہر سکے دم بھر آسماں
(۱۱) فردِ حساب صرف سے اس بیاہ کے ہو کم — گو لاکھ جمع و خرچ کا ہو دفترِ آسماں
(۱۲) توروں کی پخت مطبخِ عالی میں اس قدر — ہے جس کا ایک تودۂ خاکستر آسماں
(۱۳) اس روشنی کی چند دکھا دیجے پنجیاں — نازاں ہے آفتاب کے پنجہ پر آسماں
(۱۴) ابرِ بہار دودِ چراغاں سے ہو نہ تو — ہوں سات آسماں کی جگہ نشتر آسماں
(۱۵) چشمِ قمر میں اور بھی ہو روشنی دوچند — کاجل لگائے اُس کے دھوئیں سے گر آسماں
(۱۶) کر ڈالے پارہ پارہ فلیتوں کے واسطے — مہتاب کو سمجھ کے کہن چادرِ آسماں
(۱۷) یہ کہنہ و سیاہ وہ خوشرنگ و نو بہ نو — فائق ہو کیا سبوچہ سا چق پر آسماں
(۱۸) ٹھیلوں میں ہیں وہ نقل پڑے ان کا عکس اگر — لے کہکشاں کی مانگ میں موتی بھر آسماں
(۱۹) آرائش ایسی اور وہ گلہائے رنگ رنگ — اونی سا جن میں غنچۂ نیلوفر آسماں
(۲۰) خوانچے اس میں پھول طلائی و نقرئی — لے لیکے ماہ و مہر سے سیم و زر آسماں
(۲۱) نقار خانہ کی ہے چراغاں سے وہ شکوہ — گویا ہے اک زمیں پہ پر از اخترِ آسماں
(۲۲) کرتا ہے رقص تخت پہ نقارہ خانہ کے — ق — شہنائی کی صدا کو جو سُن سُن کر آسماں

آوازۂ دمامۂ نوبت سے گونج اٹھا / وہ جو سب آسمانوں کے ہو اوپر آسماں (۲۳)

دولہا دلہن کے ہے یہ علامت سہاگ کی / آیا ہے ایک سہاگ پڑا بن کر آسماں (۲۴)

جائے عجب نہیں ہے کہ عطر سہاگ کے / شیشے کے شیشے بھر کے لنڈھا دے اگر آسماں (۲۵)

یارب ہمیشہ دولہا دلہن میں رہے سہاگ / جب تک کہ ہوتے نیچے زمیں اوپر آسماں (۲۶)

مہندی کے وصف لکھنے کے قابل نہیں کہ ہے / نیلا سا ایک کاغذ بے مسطر آسماں (۲۷)

جو برج اڑتے ہیں اڑ کے یہ ہوتا ہے وہ بلند / رکھ لے ہے سر پہ مثل گل احمر آسماں (۲۸)

کرتا رہا برات کی شب شام سے نثار / شبنم کی جا سے صبح تلک گوہر آسماں (۲۹)

پہنچے براتیوں کے نہ ہرگز ہجوم کو / انجم سے لاکھ جمع کرے لشکر آسماں (۳۰)

عیش و طرب کو مژدہ کہ کرتا جہاں میں ہے / زہرہ سے اب قران مہ انور آسماں (۳۱)

ہنگامۂ بزم عقد ستاروں کے واسطے / کیا کیا سجے ہے اوج و شرف کے گھر آسماں (۳۲)

بدبیں کی ہے نظر کے جلانے کے واسطے / انجم سپند آگ شفق مجمر آسماں (۳۳)

جس وقت سہرا باندھ کے دولہا ہوا سوار / کیا کیا بلائیں لیتا تھا جھک جھک کر آسماں (۳۴)

کرتا تھا ان یکاد کو دم پڑھ کے دم بدم / دولہا کے صحیفۂ رخ روشن پہ آسماں (۳۵)

ایسا نہیں جہاں میں کوئی نخل آرزو / لایا ہو آج جس میں نہ برگ و بر آسماں (۳۶)

کرتا ہے شاخ خشک تمنا کو نخل سبز / وہ بہرہ مثل پردۂ بازی گر آسماں (۳۷)

شادی کا اس کے تو بہ بصر کی ہے اہتمام / کرتا ہے جس کا روز طواف در آسماں (۳۸)

وہ شاہ نامور کہ بہادر شہ اس کا نام / ہو حکم سے نہ اس کے کبھی باہر آسماں (۳۹)

وہ آفتابی اس کی تجلی جس سے آفتاب / وہ چتر اس کا جس سے نہ ہو ہمسر آسماں (۴۰)

مطلع پڑھوں حضور میں وہ میں جیسے کہے / مطلع سے آفتاب کے بھی برتر آسماں (۴۱)

مطلع

تجھ سا زمیں پہ دیکھ جو فرخ فر آسماں / قرباں نہ کیوں زمیں کے ہو پھر پھر کر آسماں (۴۲)

(۴۲) طالع سدا مساعد و عالم سدا مطیع / کوکب ہمیشہ یار ترا یاور آسماں

(۴۳) تو آسماں سے رتبہ ترا یوں بلند تر / جس طرح کوہسار سے بالاتر آسماں

(۴۴) خطبہ کے واسطے ترے نام بلند کے / گر مشتری خطیب ہو تو منبر آسماں

(۴۵) وہ بحرِ بیکراں ہے تری ہمّتِ وسیع / ہے بلبلہ سا ایک کنارے پر آسماں

(۴۶) دریائے قہر تیرا جو طوفاں کرے بپا / بہہ جائے مثلِ کشتیِ بے لنگر آسماں

(۴۷) قد پر ترے وہ راست قبائے علوِّ جاہ / زیبندہ جس کے واسطے بالا بر آسماں

(۴۸) تیری گہر فشانیٔ دستِ کرم سے ہے / گویا کہ ایک دامنِ پر گوہر آسماں

(۴۹) چمکائے تیغِ تیز کو اقبال گر ترا / ہو مصقلہ ہلال تو صیقل گر آسماں

(۵۰) یوں دل میں ہے ترے جلوۂ ذاتِ محیطِ حق / آجائے جیسے آئینہ کے اندر آسماں

(۵۱) سرعت میں تیرا رخشِ فلک سیر کیا شتاب / رفعت میں بھی ہے فیلِ جبل پیکر آسماں

(۵۲) شاہا عجب نہیں ترے شبدیز کے لیے / بنوائے ماہِ نو سے رکابِ زر آسماں

(۵۳) پہنچا نہ اس کے کاوے کے انداز کو کبھی / کھاتا رہا زمیں پہ سدا چکر آسماں

(۵۴) انجم ہیں کیا شرر ترے نعلِ سمند کے / ہے ہلکا سپر اگر دیدۂ اخگر آسماں

(۵۵) مانا اگر بلندیِ شان و شکوہ میں / ق / ہاتھی سے تیرے ہو بھی گیا ہمسر آسماں

(۵۶) پر اس کے نقشِ پا کے مقابل بنا سکے / چار آفتاب ایک جگہ کیونکر آسماں

(۵۷) یہ ذوقؔ کی دعا ہے کہ جب تک نہ ماہیں / منسوب ہر سما سے ہوئے ہر آسماں

(۵۸) بزمِ نشاط و عیش رہے تیرے گھر میں روز / لائے ہمیشہ تیری مرادیں بر آسماں

(۶۰) مارے جگر میں حاسدِ بدخواہ کے ترے / تارِ خطوطِ مہر سے تو نشتر آسماں

قصیدہ نمبر ۲

اس قصیدہ کو ذوق نے شاہزادہ سلیم کی شادی کے موقع پر لکھ کر اکبر شاہ ثانی کے سامنے پیش کیا تھا۔ اس کا مسودہ مخلوط ہو گیا تھا۔ مرنے سے ایک سال پہلے استاد کو اس قصیدہ کا خیال آیا تو اس میں کی زمین ردیف قافیہ مضامین حافظہ میں محفوظ تھے انھیں کو نگاہ رکھ کر قصیدہ تو نہیں لیکن ایک قطعہ لکھ ڈالا اور اس کو عید الضحیٰ کے دربار میں اپنے ممدوح ابو ظفر کے حضور میں نذر گزران دیا۔ ذوق کی وفات کے بعد اصل قصیدہ بھی مل گیا اور اب یہ قصیدہ عید الضحیٰ کے قطعہ کے ساتھ دیوانوں میں چھپتا ہے۔

دل کہ اس دہر میں ہے گرسنۂ نازِ بتاں | غم تیغ اس کو غنیمت ہے کہ دیکھا لبِ ناں (۱)

ہوں وہ لب تشنہ کہ میں دامنِ دریا چھو لیا | برق پر سوز کا ہاتھ آئے جو طرفِ داماں (۲)

وہ خنک دل ہوں کہ جس کے نفسِ سرد سے آہ | دم میں یخ بستہ ہو سر چشمۂ مہرِ رخشاں (۳)

میں ہوں وہ شعلۂ جوالہ بزیرِ گردوں | کہ اگر دل کو قرار آئے تو چکر میں ہو جہاں (۴)

میں وہ مجنونِ جگر تفتہ ہوں جس کے جسم سے | ہر رگِ مو سے عوض خوں کے نکلتا ہے دھواں (۵)

چشمِ سوزن سے نہ لو سلسلۂ زنجیر کا سم | دلِ وحشت زدہ ہے لاغر بے تاب و تواں (۶)

ہوں وہ افتادہ کہ ہمت کبھی یاور ہو تو ہو | دستگیر آ کے عصائے مژۂ مورچگاں (۷)

ہوں وہ تصویرِ سرِ صفحۂ عالم جس پر | ہو قلم وہ تو کرے کارِ سنان و پیکاں (۸)

دل گرفتہ ہوں وہ میں دہر میں مانند انار | ایک گرہ وا ہو تو ہو صد گرہ اندر داماں (۹)

ہوں وہ فرسودۂ غم جس سے جو چشم بینش | کرتا سروِ چمنِ دہر کا ہے سو ہاں (۱۰)

قطرۂ شبنم کا ہو گل پر تو مری نظروں میں | سنگِ حسرت ہے کہ رکھتا ہوں بزیرِ دنداں (۱۱)

میں ہوں وہ کشت کہ بیگانہ ہے سبزہ جس سے | اور اگر ہے تو ہے آغشتۂ زہرابِ سناں (۱۲)

فلکِ سبز کے نیچے ہوں میں تلوار کا کھیت | آبِ شمشیر مجھے دو کہ یہی ہے مری جاں (۱۳)

(۱۴) ہوں وہ خود رفتہ کہ جوں عمرِ تلف کردہ مجھے	حشر تک ڈھونڈیں تو ممکن نہیں ہاتھ آئے نشاں
(۱۵) ماہِ نخشب کی طرح ہوتا عیاں ہوں مہر کو وہ	اور ابھی پل میں جو دیکھو تو عیاں ہوں نہ نہاں
(۱۶) ہوں وہ سرگشتہ کہ گر ساقیِ و ساغر چاہئے ہوں	حلقۂ دورِ فلاخن ہو بدستِ دہقاں
(۱۷) اس گلستاں کی روش پر گل بازی ہوں میں	نہ ادھر ہوں نہ ادھر ہوں نہ وہاں ہوں نہ یہاں
(۱۸) دل نے لیموسے کیا رنگ طلا کا روشن	ترش روئی سے رخ زرد ہی میرا ہے یاں
(۱۹) ہیں وہ گردش زدۂ دہر ہوں جس کا پسِ مرگ	سنگِ تعویذ بھی چکر میں ہو مانندِ فساں
(۲۰) میں ہوں وہ بسمل دل خوں شدہ جس کے خوں میں	تیغِ قاتل روشِ کشتیِ دریا ہو رواں
(۲۱) اشکِ خونیں ہی مرا آتش یاقوتِ یمن	گرچہ ہوں آب میں لیکن ہوں ہمیشہ سوزاں
(۲۲) دل اڑا جاتا ہے جل جل کے جو بن آگ مرا	طائرِ رنگِ حنا بن کے ہوا ہوں پراں
(۲۳) طفلِ معصوم کا ہے خواب مری موت و حیات	کبھی لب مرا خنداں ہے کبھی ہے گریاں
(۲۴) وہ سیہ بخت ہوں میں خاک نے جس کی تکبیر	ہے سیہ کر دیا آئینۂ چرخِ گرداں
(۲۵) میں وہ بیمار ہوں طالبِ شفا جس کے لئے	دمِ عیسیٰ نے کیا کار نفوسِ ثعباں
(۲۶) اُٹھ سکا سر نہ مرا مزرعِ گیتی میں ذرا	دل رہا دانۂ روئیدہ تہِ سنگِ گراں
(۲۷) شمعِ جاں سوز ہے میری ذُتلیاں کی طرح	کیا عجب ہے قلم سے جو نکل آئے دھواں
(۲۸) دلِ مایوس یہ تھا کہہ رہا مجھ سے کہ خرد	یوں لگی کہنے کہ بے فائدہ کیوں آہ و فغاں
(۲۹) یہ تو کر غور کہ مداح ہے کس شاہ کا تو	دیکھ وہ ابرِ کرم قلزمِ جود و احساں
(۳۰) وہ شہنشاہ کہ جشن اس کا ہے افلاک کی سیر	ہنستے ہوش اہل کرتے ہیں ستارے افشاں
(۳۱) ماہ گردوں پہ ہے اور آگے زمیں پر مہتاب	کثرتِ عیش سے دریا میں ہے شب کو رقصاں
(۳۲) سُن کے یہ مژدۂ جاں بخش ہر اک گویا ناب	شوقِ نظارہ ہوا عام بہ گلزارِ جہاں
(۳۳) دیکھتا ہوں کہ سرِ شاخ مژہ کا سرِ چشم	رخِ نظارہ گیاں پر ہے بنا نرگسِ داں
(۳۴) آج عالم کا ہے دل شاد کہ جوں عالمِ نور	جلوہ گر ہے سراورنگ بصد شوکت و شاں

ماہ فرخندہ لقب شاہ محمدؐ اکبر
تاج شاہانِ زماں فخرِ سلاطینِ جہاں (۳۵)

دیکھا ہے دولت و صولت کا جو اُس کے اقبال
دہر میں سرکش کا بھی قد ہو گیا خم مثلِ کماں (۳۶)

مدح خواں کیلئے حاضرِ دربار ہو ذوقؔ
تو ہے خاقانیِ ہند اور وہ ہے خاقانِ زماں (۳۷)

مطلعِ ثانی

پوچھ لو آج فلک سے کہ ہے خورشید کہاں
گر ہے کچھ وزن تو آجائے بسوئے میزاں (۳۸)

تیرے جلوہ کی تجلّی نے جو روشن کیا دل
ہو گیا شمع مرے سینہ میں تارِ رگِ جاں (۳۹)

آستیں اپنی ہلا دے جو ترا دستِ کرم
ہر شکن سے ہو عیاں لجۂ بحرِ عمّاں (۴۰)

کیوں نہ اربابِ ہمم ہوں تری ہمّت کے غلام
حق یہی ہے کہ الانسان عبید الانسان (۴۱)

آگے دریا ترے خود کھولے ہے لب لئے سوال
کہوے کس منہ سے کہ پنجہ بھی ہے رکھتا مرجاں (۴۲)

سُرخروئی ترے حاسد کو جگر خواری ہے
شیر کے بال سے ہے تیز تر اُس کو رگِ جاں (۴۳)

کانپتے ہیں تری ہیبت سے پلنگ اور نہنگ
بحر و بر پر ہے تری تیغ کی بُرّش یکساں (۴۴)

ہے زرہ رکھتی اسی واسطے ماہیِ تہِ آب
پہنے جوشن ہے نیستاں میں ہر اک شیرِ ژیاں (۴۵)

تیغِ ہندی تو کمر میں ہے ترا ایک جوہر
رکھتا در زیرِ نگیں ہے صفحاتِ صفہاں (۴۶)

کوہ پر بیٹھ کے یوں بیٹھے بہ پشتِ ماہی
جیسے ابروئے بتاں ہو تہِ آئینہ عیاں (۴۷)

تری خنجر کو ملا شہپرِ قدرت سے ہے زور
مرغِ دل سینوں سے جوں زاغ و زغن ہیں پرّاں (۴۸)

تیرِ ناوک کو ترے دیکھ کے ہے لوٹ رہا
طائرِ قبلہ نما خاک کرے گا طیراں (۴۹)

آتشِ قہر کی ہیبت سے تری نارِ سعیر
رکھتی شعلہ سے ہے انگشت بزیرِ دنداں (۵۰)

گنبدِ چرخ ہوا کلبۂ پر دود اُسے
روح کو سینۂ حاسد میں بجا ہے خفقاں (۵۱)

تیرا فرماں تھا کہ فرمانِ رہ دولت کے سوا
ہووے اک برگ نہ پیدا بگلستانِ جہاں (۵۲)

ہووے بہ منکرِ اقبال ترے ناپیدا
کہ چمن میں نہیں اُگتا ہے گلِ نافرماں (۵۳)

ترے مہتابِ کرم سے جو سرِ قلزمِ قہر
پردۂ نور میں اُبلا ہے تنورِ طوفاں (۵۴)

(۵۵) عدل نے تیرے کھائے ہیں بہم آتش و آب — آبِ آئینہ میں روشن ہے رخِ برقِ درخشاں
(۵۶) دلِ افگار کا ہے سودۂ الماس علاج — سنگ ہے سنگِ جراحت پہ سرِ زخمِ جہاں
(۵۷) تیری تاثیرِ محبت نے دیا ہے تریاک — ورنہ تھا زہر دلوں کو خطِ سبزِ خوباں
(۵۸) افقِ صبح سے کافور کا لیکر مرہم — رکھتا مہتاب ہے ہر سینۂ صد چاک کتاں
(۵۹) سرزنش عہد نے کی تیری یہاں تک معدوم — کہ نظر آتا نہیں دشت میں کانٹوں کا نشاں
(۶۰) سبلے علف ناقۂ لیلیٰ ہے مگر قیس غریب — نہیں دیتا بہ ضیافت سرِ خارِ مژگاں
(۶۱) خسروا تیری توانائی اقبال سے آج — ناتوانوں کو ہوئی دہر میں تابِ تواں
(۶۲) مور کا سلسلۂ نقشِ قدم گر ہو کہیں — اپنے حلقہ میں جکڑ لیتا ہے صد پیل دماں
(۶۳) آگے جلوہ کے ترے پرتوِ خورشید ہے گرد — آگے رتبہ کے ترے خاک ہے جرمِ کیواں
(۶۴) اس تصور میں جو ہے پیشِ نظر عالمِ نور — اس کو اک مطلعِ موزوں میں ہوں کرتا میں بیاں

(۶۵) مطلع
گر تری ذات نہ ہو کعبۂ اقبالِ جہاں
آسماں ہوتے نہ پھر پھر کے زمیں کے قرباں

(۶۶) ہوویں ناصیہ سائی تری خورشید کو روز — مو کشاں لاتی ہے در پر ترے ہو سر گرداں
(۶۷) مہرگاں ہمتِ عالی کا جو بادل لائے — ایسے نیساں سے وہ آفاق پہ ہو قطرہ فشاں
(۶۸) جن کی شادابی گوہر کو اگر دیکھے تو وہ — طرفۃ العین میں ہو کاہ ربا کا یرقاں
(۶۹) آتشِ قہر و غضب تیری عیاذاً باللہ — مشتعل ہووے اگر سوئے گلستانِ جہاں
(۷۰) ہو یقیں صورتِ نخلِ گلِ آتشبازی — نخلِ فوارہ بھی پانی میں ہے شعلہ فشاں
(۷۱) ماجرے خامے نے تحریر سخی کا تیری — صورتِ موج میں دریا کے دیا تھا بزباں
(۷۲) سخن و اہلِ سخن سب سرِ ساحل تھے کھڑے — درِ لب ان کے حلاوت سے بہم تھے چسپاں
(۷۳) وصفِ شوخی ترے توسن کا ہو کس طرح رقم — کہ قلم صفحۂ کاغذ پہ ہے جوں برق تپاں
(۷۴) باندھوں کس طرح سے مضمونِ سواری میں اسے — تڑپ اٹھتا ہے کرے جنبش اگر طبع رواں

قلم و حرف نہیں پیشِ نظر ہیں اس دم — سہرا سامنے ہے دل کھیلتا گوئے چوگاں (۷۵)
کہوں شائستگی اس بادیہ پیما کی میں کیا — تازیانہ نہ ہی بکار اس کو نہ درکار عناں (۷۶)
نہیں نساں ہے مگر کام میں نساں سے فزوں — پر نہیں پر وہ پری سے ہے زیادہ پراں (۷۷)
خسروا سرعتِ رفتار ہو گر مدِ نظر — پہلے ہو قاف سے تا قاف سراسر میداں (۷۸)
جلوہ گر خانۂ زیں پر ہو پھر اس شان سے تو — برسپر دوشِ صبا جیسے نسیمِ ریحاں (۷۹)
تازیانہ جو لگا دے تو کفل پر اس کے — اور چمک کر کبھی اُڑ جائے وہ بجلی تیزراں (۸۰)
ابھی گونجے کی صدا کوہ سے پھر کر نہ چلے — وہ کئی بار پھرے واں سے یہاں یاں سے وہاں (۸۱)
کیا دکھاؤں ترے ہاتھی کی بلندی شاہا — آئے کوسوں سے نظر جب ہو عیاں تا بہ جہاں (۸۲)
جھومتا جھامتا آتا ہے درِ دولت پر — کہتے ہیں ساقیِ طنّاز سے یوں بادہ کشاں (۸۳)
سمتِ قبلہ پہ ہے ابر آیا سرِ دوشِ ہوا — خم پہ خم آج چلے، جام نہ آئے بہ میاں (۸۴)
اس کی مستک پہ سپیرا اور وہ نگاہِ خرطوم — کریں آنکھوں پہ رقم قوسِ قزح کا عنواں (۸۵)
اور اگر یہ نہیں مضموں تو کسی ہوش کی — زلف پر گل ہے و یا کاکلِ عنبر افشاں (۸۶)
اس کے دنداں نہیں یہ غصے سے دیکھا میں نے — کشورِ زنگ میں آئے ہیں فرنگی بچگاں (۸۷)
کیا لکھوں آگے ترا وصف کہ منہ میں میرے — پاسِ آداب سے جوں شعلہ زباں ہے لرزاں (۸۸)
ختم کرتا ہے ثنا تیری دعا پر اب ذوق — کہ زباں کو بس اب آگے نہیں یارائے بیاں (۸۹)
تجھ کو یہ جشن مبارک ہو بصد جاہ و جلال — عقل ہو پیر تری بخت ہمیشہ تیرے جواں (۹۰)
جو دعاگو ہیں ترے ان کی دعائیں ہوں قبول — صبحِ جشنِ طرب افزا میں ہوں وہ ہم خنداں (۹۱)
اور بہ رنگِ شبِ دیجور ترے سب بدخواہ — روسیہ محفلِ عالم میں ہوں جوں [illegible] (۹۲)

قطعہ تہنیت عید اضحیٰ

خسروا جلوہ ترا وہ طرب افزائے جہاں — کہ جسے دیکھ کے ہو عید بھی قرباں قرباں (۹۳)
حکم دے تو جو شہا واسطے قربانی کے — سعدِ ذابح بھی کرے ایسا چھری کو بُرّاں (۹۴)

(۹۵) گاؤ گردوں نہ فقط خوف سے اس دم کانپے — بلکہ ہو زیرِ زمیں گاؤ زمیں بھی لرزاں

(۹۶) تو جو ہو حامیٔ اسلام تو بت خانہ میں — بت کرے قصد نماز اور کہے ناقوس اذاں

(۹۷) نیّرِ جاہ شب و روز ترا جلوہ فروز — مہرِ تاباں کبھی ظاہر ہے کبھی ہے پنہاں

(۹۸) قطرہ افشاں ہو اگر تیرا سحابِ ہمّت — سیپ کے پنجہ میں گہر بحر سے نکلے مرجاں

(۹۹) اور گُہر بھی ہو وہ خوش آب جنھیں دیکھ کے دُر — طرفۃ العین میں ہو کاہ دریا کا یہ تہ نہاں

(۱۰۰) نطقِ شیریں ترا وہ ہے کہ ثنا میں اس کے — تر زباں موجۂ دریا ہو اگر ایک زماں

(۱۰۱) آبِ دریا میں ہو یہ جوشِ حلاوت پیدا — لبِ دریا بھی بہم ہو کے ہوں دونوں چسپاں

(۱۰۲) اس قدر تابعِ فرماں ہے زمانہ تیرا — نہ ہو گلشن میں بھی روئیدہ گلِ نافرماں

(۱۰۳) ہو کے سرسبز بہارانِ کرم سے تیرے — شاخ پر گل چمنِ دہر میں ہو شاخِ کماں

(۱۰۴) بلکہ حیرت کی نہیں جا کہ سرِ شاخِ خدنگ — روشِ غنچۂ گل ہووے شگفتہ پیکاں

(۱۰۵) وہ ترا زورِ حمایت ہے کہ جس کے باعث — ناتوانوں کو بھی ہو دہر میں یہ تاب و تواں

(۱۰۶) ہل سکیں پھر نہ جگہ سے کبھی گر باندھ رکھیں — ایک تارِ رگِ مور سے سو پیلِ دماں

(۱۰۷) دیگِ مطبخ پہ ترے یہ فلکِ پر انجم — کیا عجب صورتِ سرپوش ہو گر قطرہ فشاں

(۱۰۸) پیل تیرا گلِ سوسن کا پڑا ہے انبار — گلِ مہتاب کے گلدستہ ہیں اس کے دنداں

(۱۰۹) اُس کی خرطوم کیسی دلبرِ لیلےٰ وش کی — جعدِ شکیں ہے کہ ہے کاکلِ عنبر افشاں

(۱۱۰) لکھوں شوخی جو ترے توسنِ چالاک کی میں — جنبشِ خامہ بھی ہو موجِ رمِ برقِ جہاں

(۱۱۱) وقت کاوے کے دمِ معرکہ راکب اُس کا — سرِ حاسد کو رکھے صورتِ گوئے چوگاں

(۱۱۲) دل میں ہے جوشِ مضامیں تو نہایت لیکن — دل حوادث سے زمانہ کے ہے بے تاب و تواں

(۱۱۳) ذوق کرتا ہے ثنا ختم دُعا پر تیری — کیا لکھے وہ ترے اوصاف کہ قاصر ہے زباں

(۱۱۴) عیدِ اضحےٰ تجھے ہر سال مبارک ہووے
تجھ پہ ہو سایۂ حق اور ترے سایہ میں جہاں

قصیدہ نمبر ۲۱

اکبر شاہ ثانی کی مدح میں

مدح کر اُس شاہِ دریا دل کی ہو دل جس کا فیض — لعل و گوہر ہو بہا تا وقتِ گفتن آب میں (۱)
شاہ اکبر خسروِ غازی کہ آبِ تیغ سے — رکھے حاسد کو ہمیشہ تا بہ گردن آب میں (۲)
پڑھ کے بسم اللہ مجریہا و مرسیٰہا و لا — جوں شناور پھر ہوا ہیں وسعتِ پازن آب میں (۳)
مطلعِ روشن لکھا جس سے کہ بحرِ نظم میں — صورتِ اختر دُرِ معنی ہیں روشن آب میں (۴)
ڈالے جوں روح الفارس تو جبکہ توسن آب میں — نورِ حق ہو اہلِ برہاں پر مبرہن آب میں (۵)
ای شبہِ الیاس نسبت۔ ای شبہِ خضر احترام — خشک و تر کو ہو سہارا تیرا دامن آب میں (۶)
نام حق لیکر جو مارے تیغ راہِ حق میں تو — غرق ہوں فرعونیاں ہو فوجِ دشمن آب میں (۷)
تو شہِ دریا نوال اور دل ترا موجِ کرم — ہی سخاوت سے تری ستِ قلمزن آب میں (۸)
تیرا نیسانِ عطا جس دم گہر باری کرے — گوہرِ تر سے بھریں موجوں کے دامن آب میں (۹)
حکم تیرا جستجو چاہے تو گم ہونے نہ پائے — مثلِ ابراہیم ادہم ایک سوزن آب میں (۱۰)
تیرے حکمِ شرع سے جب کفر دریا برد ہو — غرق ہووے تا بہ انشائے برہمن آب میں (۱۱)
ہو ترے سینہ میں جب بحرِ معانی موج زن — قطرہ سے روشن ہو صد معنیٔ روشن آب میں (۱۲)
ہو ترا فیضِ سخن گر معنیٔ نطقِ فصیح — بلبلے مانندِ بلبل ہوں نوازن آب میں (۱۳)
تیرے آگے گر کریں اعدا سرِ عصیاں بلند — مثلِ قومِ نوح ہوئے سب کا مدفن آب میں (۱۴)
تو صف آرا ہو جو دریا میں تو ایک اک کرمِ آب — ہو عدو کے قتل کو تو شو تہمتن آب میں (۱)
روئے دریا پر بناتے ہیں بہم موج و حباب — بہرِ سربازانِ لشکر خود و جوشن آب میں (۱۶)
نور ظلمت ہمدگر دشمن ہیں پر حیراں ہوں میں — تیرے خنجر میں ہی کیوں آتش بہ آہن آب میں (۱۷)
باد پا تیرا ہی یوں آتش قدم بر روئے خاک — ق — ہوئے جوں برق درخشاں سایہ افگن آب میں (۱۸)

(۱۹) عکس بھی دریا میں ہے ۔ وہیں سے اُڑ جاتا ہے یوں — روح گویا اُڑ گئی اور رہ گیا تن آب میں

(۲۰) تیرا فیل کوہ پیکر بس کہ دریا پیر ہے — ڈالے وہ کوہ رواں جیسا پہاڑ آب میں

(۲۱) مثل ابر آئے وہ لیکن سرعتِ رفتار سے — اوپر اوپر جائے مثل ابرِ بہمن آب میں

(۲۲) نسرِ طائر نسرِ واقع چرخ پر تا ہوں شہا — اور زمیں پر ہوئے تا ماہی کا مسکن آب میں

(۲۳) ہے ہوائے شوق میں سر پر ہما اقبال کا — ماہیِ دولت کا ہو تیرے نشیمن آب میں

قصیدہ نمبر ۲۲

در مدح اکبر شاہ ثانی

(۱) خضرِ نصیب کی گر دُنیا میں رہبری ہو — اور شاہ راہ دل پر چشمِ ہنروری ہو

(۲) منظورِ ہر نظر میں تب شکلِ آئینہ ہوں — روشن قلم سے میرے تاجِ سکندری ہو

(۳) تارے کی طرح چمکے ذرّہ مرے سخن کا — اور نام میرا روشن جوں مہر و مشتری ہو

(۴) میں رستمِ معانی ۔ اور سیستانِ سخن ہے — دیتا جو زورِ قسمت دل کو تناوری ہو

(۵) برگشتہ بخت اپنا ۔ گر آئے راستی پر — گردوں بھی سرنگوں پھر دیکھ اپنی سروری ہو

(۶) یہ کہہ رہا تھا میں جو ۔ یکبار عقل بولی — وہ بات کہہ کہ جس میں میری بھی دلبری ہو

(۷) تجھ کو خبر نہیں کیا ۔ ہے وہ یہ شاہِ اکبر — رفعت سے پست جس کی شانِ سکندری ہو

(۸) ہے فکر کیا جب ایسا فیاض ہو جہاں میں — اور دل کا اُس کے مقصد خود بندہ پروری ہو

(۹) مثلِ سحاب جا کر باندھے ہوا فلک پر — جس پر کہ اُس کی چشمِ الطاف سرسری ہو

(۱۰) دربار میں تو اُس کے ۔ ہو بہرہ یاب جا کر — بہروزی ہوئے تیری اور تیری بہتری ہو

(۱۱) لیکن رہِ رسائی اُس وقت ہوگی روشن — جب خضرِ راہ تیری ۔ طبعِ سخنوری ہو

تو کبھی تو سوچ دل میں تیرے دُرِ سخن کا ۔ اُس کے سوا جہاں میں کون آج جوہری ہو (۱۲)

اُس کی نظر چڑھیں گر یہ آبدار گوہر ۔ پھر نام تیرا روشن مانندِ انوری ہو (۱۳)

تب بحرِ فکر میں دل غوّاص ہو کے اُترا ۔ معلوم تاکہ سب کو زورِ شناوری ہو (۱۴)

مطلع پہ ہاتھ آیا شہوار رن کے موتی ۔ ہر مصرعہ جس کے آگے صد کانِ جوہری ہو (۱۵)

مطلع

شاہا نظرِ کرم کی جس ذرّہ پر ذری ہو
وہ آسماں پہ جا کر خورشیدِ خاوری ہو (۱۶)

دیکھی ہو جو چینِ ابرو آئینہ جبیں میں ۔ کیونکر نہ تن میں اُس کے ہیبت سے تھرتھری ہو (۱۷)

کیا تاب ہو فلک کی جنبش کرے جگہ سے ۔ گر مہرِ پائے بندی ایماءِ سرسری ہو (۱۸)

یہ آستانِ دولت ہو سجدہ گاہِ عالم ۔ دل کو تری عقیدت اور ننگِ سروری ہو (۱۹)

دارا کو تیرے در تک ہو کس طرح رسائی ۔ درباں جو تیرے در کا کرتا سکندری ہو (۲۰)

سورج مکھی کا تیرے اک پھول مہرِ انور ۔ قربانِ چترِ دولت نہ چرخِ چنبری ہو (۲۱)

باغِ جہاں میں نرگس لے کیونکہ جامِ زرّیں ۔ جب ہر گدا کو دیتا اک ساغرِ زری ہو (۲۲)

دکھلائے آبداری جب تیغِ شعلہ دم کی ۔ شیروں کے دل میں ٹھنڈا خونِ دلاوری ہو (۲۳)

کشتِ امل کو سرسبز آبِ گہر سے کر دے ۔ ابرِ کرم کی تیرے جب فیض گستری ہو (۲۴)

پیشہ میں معدلت کے۔ وہ شیر ہو تو شاہا ۔ نوشیرواں کو جس سے ہرگز نہ ہمسری ہو (۲۵)

شیوہ مہوّسوں کا۔ مہرِ کرم میں تیرے ۔ تیری گداگری ہو۔ کیوں کیمیاگری ہو (۲۶)

گر آفتاب تیرا۔ ڈالے کرن کو ایسی ۔ تاجِ گدا کا جلوہ۔ جوں تاجِ قیصری ہو (۲۷)

تیری ثنا میں شاہا لکھتا ہوں اب وہ مطلع ۔ جس کی چمک سے کاغذ جوں کاغذِ زری ہو (۲۸)

مطلع

پابوسِ نقشِ پا سے۔ تیرے جو کنکری ہو
جا کر فلک پہ اُس کو تاروں سے برتری ہو (۲۹)

ابرِ کرم سے تیرے۔ کیا دور ہے کہ شاہا ۔ کشتِ فلک میں پیدا سرسبزی و تری ہو (۳۰)

(۳۱) سورج کی جو کرن ہے گردوں سے لے زمیں تک
مانندِ عشق پیچاں پھر سر بسر ہری ہو

(۳۲) مریخ کو فلک پر جس تیغ سے ہو ہیبت
دشمن کو بھاگ کر پھر کیا اُس سے جاں بری ہو

(۳۳) نعرے سے تیرے ہووے ہیبت کا چاک سینہ
دل پر دلاوری کے۔ وہ تیغِ حیدری ہو

(۳۴) تیرے سوا جہاں میں کون آج ہے توانا
جو دل کے ناتواں کو دینا تونگری ہو

(۳۵) جاروب کش ہے تیرے مشکوئے خسروی کا
زیبا ہے ماہ کو گر فرمانِ مہتری ہو

(۳۶) خورشید نذر لائے جب افسر شعاع سے
منشور افسری پر توقیعِ خاوری ہو

(۳۷) ابروئے تاج بخشی جس دم کرے اشارت
کشتی میں لیکے حاضر وہ افسرِ زری ہو

(۳۸) لائیں پئے سواری۔ توسن کو جب سجا کر
صورت میں ہووے پتلی، پرواز میں پری ہو

(۳۹) چلتا ہوا ہے افسوں اُڑتا ہوا چھلاوا
پھر اس سے آگے بڑھ کر کیا سحرِ ساحری ہو

(۴۰) کیا برّشِ قلم واں دکھلائے شہسواری
جب توسنِ تصوّر کھاتا سکندری ہو

(۴۱) خاکِ قدم ہوا اس کی۔ اہلِ نظر کو سونا
جو نقشِ سم ہے اُس کا وہ مہرِ اکبری ہو

(۴۲) تو اُس پہ بر سرِ زیں۔ جوں رحل پر ادب سے
اُمّ الکتاب لیکر جبریل نے دھری ہو

(۴۳) کس وصف کی ہو سیڑھی ہاتھی پہ تیرے موزوں
کرتا نہ فیلِ گردوں جس کی برابری ہو

(۴۴) اس طرح جلوہ گر ہے تو بر سرِ عماری
برجِ حمل میں۔ جیسے خورشیدِ خاوری ہو

(۴۵) چار آئینہ بدن پر دشمن کے گر سجا ہو
اور سر پہ اُس کے ٹوپی فولاد کی دھری ہو

(۴۶) پھر جیسے آئینہ سے۔ تیرِ نگاہ گزرے
یوں غرق اس میں تیری۔ ہر تیر کی سری ہو

(۴۷) کیا سعد و نحس کا یاں رہوے حساب باقی
جب کھائی آسماں پر فرخندہ اختری ہو

(۴۸) ختمِ ثنا ہے کرتا اب ذوق اس دعا پر
تو مدعا پہ اس کی گر ملتفت ذری ہو

(۴۹) جو ہو ترا دُعا گو گلرنگ ہو وہ کھل کر
بدخواہ اگر ہو خنداں مثالِ برگِ جعفری ہو

(۵۰) ہو سیرِ بخت تیری گر اوجِ ہشت پر
رفتارِ بختِ اعدا بر رجعِ قہقری ہو

قصیدہ نمبر ۲۳

بتقریب تہنیت سالگرہ اکبر شاہ ثانی

گردش میں چشمِ مست کی ہے دل مرا گرہ	اور کھولے ہائے دانہ کی یوں آسیا گرہ	(۱)
سینہ میں دل اگر نہ گرہ تھا تو کس لیے	ہر اشک میری آنکھ سے ہو کر گرا گرہ	(۲)
اپنا دلِ گرفتہ چمن میں نہ وا ہوا	غنچہ ہزار جا پہ کھلا اور ہوا گرہ	(۳)
چلتا نہیں ہے پنجۂ مژگاں کا کچھ عمل	ہے ایسی چشمِ تر سے بہم آشنا گرہ	(۴)
قمری ہے لائی چاکِ گریباں چمن میں آہ	اے سرو گل سے دے سرِ بندِ قبا گرہ	(۵)
ہوں وہ گرفتہ دل کہ مژہ پہ ہجومِ اشک	ہوتا ہے شکلِ خوشۂ انگور آ گرہ	(۶)
میں مجمرِ فنا میں ہوں کیا دانۂ سپند؟	کھولے ہے کاربستگی میری صدا گرہ	(۷)
تصویرِ غنچہ ہوں چمنِ روزگار میں	وا کر سکے گی میری بھلا کیا صبا گرہ	(۸)
مرقد پہ میرے طرۂ شمشاد کی طرح	پھوٹے گی نخلِ شمع میں بھی جا بجا گرہ	(۹)
آیا ہوں میں سرشت میں لیکر گرفتگی	ہوویں گے استخواں پہ گلوئے ہما گرہ	(۱۰)
رہوے گا شکلِ دستِ حنا بستہ حشر تک	قاتل کے دست و دل میں مرا خوں بہا گرہ	(۱۱)
گر میں گرفتہ دل ہوں تو جوں دانۂ انار	محفل میں ہوگا خندۂ دنداں نما گرہ	(۱۲)
میں عکس اپنا دوں تو ہو جوہرِ آئینہ	جوں دامِ موج و شکلِ خطِ بوریا گرہ	(۱۳)
عکسِ دلِ فسردہ سے مینائے بزم کو	رہ جائے شکلِ دانۂ انگور کا گرہ	(۱۴)
یہ زہرِ غم چڑھا ہے کہ سبزہ بزیرِ لب	سوجھے ہے یوں کہ زہر کی تھا یہ بلا گرہ	(۱۵)
میں دل گرفتہ آہ اگر کارواں میں ہوں	حیرت سے اینٹھ کر ہو زبانِ درا گرہ	(۱۶)

(۱۷) رویا میں شکلِ شبنم کبھی کھول کر نہ دل / میرے گلو میں گریہ ہمیشہ رہا گرہ
(۱۸) دل بستگی کا اپنی قلمبند کرکے حال / باندھو پہ مرغِ دل کے اگر دوں لگا گرہ
(۱۹) کھائیں کبوترانِ گرہ باز کی طرح / سینہ سے آن کر سرِ دوشِ ہوا گرہ
(۲۰) وہ دل گرفتہ ہوں کہ اگر نکلے پاس سے / جوں غنچہ ہوا ہوں بہ جبینِ صبا گرہ
(۲۱) پھیلاؤں گر شمیمِ مضامیں کو ہند میں / ہووے ختن میں نافۂ مشکِ خطا گرہ
(۲۲) رجعت سے نجمِ بد کی مری ماہی سپہر / خرچنگ بن کے بیٹھ رہے ایک جا گرہ
(۲۳) پیدا ہوں نشو گرہ اگر اک دل سے کھولیے / جوں کوکنار لالہ و تخمِ حنا گرہ
(۲۴) گہنا نہ ماہ رو کا ہے کہتا کہ دیکھیو! / تینچی کی طرح کترے ہے چرخِ دوتا گرہ
(۲۵) آہیں تو کھینچیں سینۂ صد چاک سے بہت / ق کھلنی تھی میرے دل کی مگر کیا بھلا گرہ
(۲۶) سوزن کا رشتہ بن کے کھچا جنتری میں آہ / ہے زیر پائے رشتہ بپا دو سرا گرہ
(۲۷) قطروں سے خونِ دل ہوں سو سو گرہ عیاں / اک آبلہ سے دل کے جو کھولوں ذرا گرہ
(۲۸) یہ عقدہ مثلِ ابروئے خوبانِ کینہ جو / ہے ڈالتا بہ ناخنِ عقدہ کشا گرہ
(۲۹) رمّال قرعہ ڈالے جو اس عقدہ پر تو ہو / انگلی سے پورے پورے ہیں اس کی جدا گرہ
(۳۰) ہر قطرۂ سرشک مرے رونے نے ردیہ / خاطر گرفتگی سے ہے جوں کہربا گرہ
(۳۱) یارب وہ شانہ پاؤں کہاں ہیں جو دل سے آہ / دے کھول شکلِ عقدۂ زلفِ دوتا گرہ
(۳۲) وابستہ تارِ موئے میاں سے ہوں شکلِ ناف / چشم کشادہ کار رکھے مجھ سے کیا گرہ
(۳۳) نقطہ کی طرح مرکزِ گردش رہا صدا / میں تھا مگر بہ دائرۂ دہر پا گرہ
(۳۴) دل تھا گرہ خیال میں جو آ کے عقل نے / یوں کھول دی بہ ناخنِ فکرِ رسا گرہ
(۳۵) اُس آفتاب پر تو نظر کرکہ جوں تگرگ / پل بھر میں اک زمانہ کی ہے کھولتا گرہ
(۳۶) وہ کون یعنی اکبرِ ثانی کہ جس نے وا / تیرے کبھی کا ہر دل سے ہے کی بارہا گرہ
(۳۷) گل کی گرہ بہار کرے گر صبا سے وا / وہ کھول دے دلوں کی بہ فضلِ خدا گرہ

لایا ہوں بہرِ نذر میں وہ دُرِّ آبدار — ہو جس کو دیکھ آبِ دُرِ بے بہا گرہ (۳۸)

جوں برق لکھ کے مطلعِ برجستہ خامہ نے — مطلع سے آفتاب کے دی ہو لگا گرہ (۳۹)

مطلعتوں میں حسن سے کی تو نے وا گرہ — کیوں میرے دل میں خالِ سویدا رہا گرہ (۴۰)

کھل جائے نام پاک سے اک آن میں ابھی — گر ہووے کوہ عقدہ و کوہِ صفا گرہ (۴۱)

ہیبت سے تیرے نطق کی ہنجالہ بن کے ہو — دعوے کے لب پہ آ سخنِ مدّعا گرہ (۴۲)

چاہے جو اُس کو آبِ فصاحت کرے رواں — لکنت وہیں زبان پہ دیجیے لگا گرہ (۴۳)

تیرے سحابِ جود سے گلشن میں صبحدم — لے مشتِ زر ہو غنچۂ گل باندھتا گرہ (۴۴)

گر دل خنک کی جان فروبستہ کچھ کے ہو — مابینِ کوہِ قاف میانِ سشتا گرہ (۴۵)

تو ناخنِ نگاہ سے مانندِ آفتاب — دے کھول دم میں دیکھ کے بیاجرا گرہ (۴۶)

کھولے ہیں کارِ بستۂ عالم سے دانہ وار — تیرے ہوائے لطف و سحابِ عطا گرہ (۴۷)

دستِ گرہ کشا نے ہے باقی کہاں رکھی — جز تکمہ ہائے پیرہنِ اغنیا گرہ (۴۸)

البتہ دل میں غنچۂ پیکاں کے ہے ترے — جانب سے حاسدوں کی صبح و مسا گرہ (۴۹)

یا جو تری کمانِ نگاریں میں ہے نمود — وہ ابروئے نگار پہ ہے خوشنما گرہ (۵۰)

اِک دم میں تیرے ناخنِ شمشیر سے ہوں وا — ہیں سر جو حاسدوں کے بروزِ وغا گرہ (۵۱)

تیرے فروغِ نیرِ حشمت سے کیا عجب — گر مہر ہو سمٹ کے بشکلِ سہا گرہ (۵۲)

اللہ رے تیری قوتِ بازو کہ مثلِ گوئے — چوگاں کے آگے کوہ کو ہے جانتا گرہ (۵۳)

تو چاہے گر تو دامنِ ساحل میں بحر کو — دونوں طرف سے کھینچ کے دیجے لگا گرہ (۵۴)

پنجہ سے تیرے مہر کے گردوں پہ ہر سحر — کھل جاتی ہے ستاروں کی لا انتہا گرہ (۵۵)

منقارِ ماکیان کی طرح ناخنِ ہلال — ہے بیضۂ فلک کی سدا کھولتا گرہ (۵۶)

لائے جو شعلہ حرفِ شرارت زباں پہ — تاثیرِ عدل سے ہو ترے لب پہ آ گرہ (۵۷)

(۵۸) اللہ رے بیمِ عدل کہ خونِ زمانہ میں
دشنہ بھی رکھے کر کے جبیں پر ابا گرہ

(۵۹) زلفوں کے دام جیسے حسینانِ نازنیں
ق ہیں ڈالدیتے دیکھ کے بسوئے قفا گرہ

(۶۰) مارِ سیہ کے سر میں اسی طرح زہرِ مار
ہووے گا مثلِ مہرۂ مار ایک جا گرہ

(۶۱) انجم سے تیری سالگرہ کے لیے فلک
ہر سال کہکشاں میں ہے دیتا لگا گرہ

(۶۲) توسن ترا زمیں پہ جو کاوے سے ڈالے نقش
سمجھیں کہ بیٹھا مار کے ہے اژدہا گرہ

(۶۳) جولاں پہ اپنے آئے تو جوں جنبشِ صبا
غنچوں کی کھولے باغ میں وہ بادپا گرہ

(۶۴) دامانِ ابرِ تر پہ وہ پاتا ہے برق نام
اُس کا شرارِ نعل جو دے ہے اُڑا گرہ

(۶۵) گرد اُس کی گردِ سم سے بمیدانِ کارزار
ہو گردباد دامنِ صحرا میں کھا گرہ

(۶۶) لائے اُڑا کے تو اُسے از شرق تا بہ غرب
کھلنے نہ پائے یہاں پہ جبینِ ہوا گرہ

(۶۷) رفعت پہ تیرے فیل کی طبعِ رسا لیے رات
پھینکا کمندِ وہم کو جو کر کے وا گرہ

(۶۸) آیا نظر کہ صفحۂ چشمِ زمانہ میں
اِک نقطۂ مشکِ ناب کا ہے ہو رہا گرہ

(۶۹) ہے بسکہ رکھتا عقدہ کشائی کا دل میں شوق
دیکھا جو ذی شکم ہیں کہ ہیں جا بجا گرہ

(۷۰) کرتا ہے آشنا جسے دنداں سے وہ فقط
اس واسطے کہ اُس کی کھلی ہو دل کی وا گرہ

(۷۱) سکاکِ دُرِ سخن میں دلا صبح تا بہ شام
جوں تار دے گا بیٹھا ہوا تا کجا گرہ

(۷۲) وا کر لبِ سوال بدرگاہِ ذوالجلال
تا رہ نہ جائے سینہ میں دل کی دُعا گرہ

(۷۳) غلطاں بزیرِ گنبدِ گردوں ہوا کرے
جن جن کے تا زمانہ کی صبح و مسا گرہ

(۷۴) تا چرخِ واژگوں پہ سرِ شاخِ کہکشاں
ہو غنچہ وار عقدِ ثریا سدا گرہ

(۷۵) میداں ہو تا سپہر کا اور گوئے ماہ و مہر
اور دور سے ہو ذنب راس تا گرہ

(۷۶) تا دل گرفتگی سے زمانہ کی بزم میں
ہر دم گلوئے شیشہ میں ہو پھنسا گرہ

(۷۷) حبِّ نبات کو ہے دردِ مریضِ عشق
تا دیں بخالِ لبِ بُتِ شیریں ادا گرہ

(۷۸) جب تک شمیمِ کاکلِ پیچاں کے رشتے
نافہ میں ہووے مشکِ ختن بے خطا گرہ

ہر سال تجھ کو جشن مبارک ہو خسروا ۔۔۔ اور مشکلات خلق کی ہوں اس سے وا گرہ (۷۹)

پر تیرے مدعی کی نہ وا ہووے جوں حباب
ہرگز محیط دہر میں غیر از فنا گرہ (۸۰)

قصیدہ نمبر ۲۴

در مدح

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت سید عاشق نہال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

یہ قصیدہ حضرت آزاد کے مرتب دیوان ذوق سے پہلے مختصر دیوان مروجہ میں شامل نہ تھا ۱۲۳۵ھ میں جبکہ اکبر شاہ ثانی کا عہد تھا ایک دکنی بزرگ شیخ نہال چشتی کی شان میں جن کی ولایت کا شہرہ دکن سے دلی تک پہونچا تھا تصنیف ہوا استاد ذوق نے ان شیخ کے حالات سائیں نثار علی شاہ کی زبانی جو ان دنوں دہلی آئے ہوئے تھے سنے تھے اور ان حالات سے کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ ان جذبات عقیدت کو نظم کی صورت میں ظاہر کیے ہی بن پڑا۔ استاد کے مسودات میں یہ قصیدہ موجود نہیں تھا استاد کے زبانی سنتے ہوئے اس کے چند اشعار حضرت آزاد کے کان میں پڑے ہوئے تھے اور وہ اس کی تلاش میں تھے بالآخر استاد کی وفات کے کچھ دنوں بعد دہلی کی ایک برگزیدہ خاتون سے جن کے یہاں سائیں نثار علی شاہ فروکش ہوئے تھے خود استاد کے ہاتھ کا لکھا قصیدہ ان کو مل گیا اور انھوں نے اپنے مرتبہ دیوان میں اس کو جگہ دی

ہے ابر دُر فشاں وہ چمن میں کمال کے ۔۔۔ عاشق نہال کیوں نہ ہوں عاشق نہال کے (۱)

ہیں دیدہ و ستاروں میں خورشید و ماہ اگر ۔۔۔ روشن ہیں دو نو نور سے اس کے جمال کے (۲)

(۳) اُس کی نگہ سے گر جگرِ سنگ پائے رنگ
بھر جائیں پل میں لعل سے دامن جبال کے

(۴) ہو بحر اُس کے سامنے کشتی بکف صدا
پھرتا صدف ہو کھولے ہوئے لب سوال کے

(۵) ہیں اُس کے در کے خاک نشینوں کے دل غنی
خواہاں وہ ملک کے ہیں نہ جویاں ہیں مال کے

(۶) دنیا نے خاکساری اُسے دی ہو نذر میں
مٹی خمیر کی یہ ہو گھر میں کمال کے

(۷) ہو اُس کا حکمِ عام جو بر منعِ انقطاع
رہ جائے ارہ چوب پہ دنداں نکال کے

(۸) دل جس کا اس کے زیرِ حمایت سے ہو قوی
وہ پیرِ زال سمجھے ہے رستم کو زال کے

(۹) ہیبت جو اُس کی وادیٔ حق میں کرے ظہور
جا بیٹھے چھپکے شیر بھی گھر میں غزال کے

(۱۰) اُس کی شمیم خلق معطر کرے جو گل
لے لیکے سونگھیں اہلِ چمن پھول ڈھال کے

(۱۱) خوشبو سے اُس کے فیض کی ہوتا ہو مشکبو
ہو وہ جو خون جام میں نافِ غزال کے

(۱۲) کیا تاب رات دن میں تغیر ہو بال بھر
وہ لائے گر زمانے میں دن اعتدال کے

(۱۳) ہو شکرِ ثنا سے اگر اس کی کامیاب
لب بند ہو ویں طوطیٔ شیریں مقال کے

(۱۴) طائر بھی اُس کے ذکر سے ہیں سرخرو ہوئے
نکلے ہو پیر پیر صدا منہ سے لال کے

(۱۵) آبِ گہر میں ہووے رواں کشتیٔ گدا
دستِ کرم سے اُس شہِ دریا نوال کے

(۱۶) جی چاہتا ہو کہ ہوکے مخاطب بیاں کروں
اوصاف ایسے شاہِ کرامت خصال کے

(۱۷) اے سیّدِ جلال کے خورشیدِ پُر جلال
قربان جائیے ترے جاہ و جلال کے

(۱۸) تو شمعِ بزمِ خاص کہ پیدا کیا تجھے
صانع نے اپنے نور کے سانچے میں ڈھال کے

(۱۹) گردوں بھی پست ہوکے ہوا خوب منفعل
رُتبے کو دیکھا جب ترے اوجِ کمال کے

(۲۰) انجم جنھیں ہیں کہتے منجم جہان کے
قطرے جبیں پہ ہیں عرقِ انفعال کے

(۲۱) اے شاطرِ زمانہ تصدّق ہو بیلِ چرخ
شطرنجِ عشق میں ترے گھوڑے کی چال کے

(۲۲) دیکھا جو تیرے فیض کو جاری تو رہ گیا
دریا بھی منہ بھنور کے گریباں میں ڈال کے

(۲۳) جس دل پہ تو نگاہ کرے اُس کے سامنے
جامِ جہاں نما ہو بمرا بر سفال کے

ہے گرچہ تو جنوب میں لیکن ترا جمال ق روشن ہوا کمال سے قطبِ شمال کے (۲۴)
سنتے ہیں جاں نثاروں سے جب تیرا ذکرِ خیر گویا اذاں کو سنتے ہیں منہ سے بلال کے (۲۵)
سرتاقدم ہیں شوق ترے طالبِ جمال مشتاق روزہ دار کھڑے ہیں ہلال کے (۲۶)
ساعت بقدرِ روز ہے اور روز ہفتہ وار ہر ہفتہ ماہ و ماہ برابر ہے سال کے (۲۷)
بیتاب اس طرح ہیں ترے اشتیاق مند جیسے طیور تازہ گرفتار جال کے (۲۸)
مرغِ نظر کے ساتھ اُڑا چاہتا ہے دل مژگاں سے دونوں بازوؤں پہ پر لگا کے (۲۹)
جاتا ہے دوڑ دوڑ کے ہر دم تری طرف دھو دھو کے پاؤں پیچھے پیکِ خیال کے (۳۰)
شاہا یہ تیرا ذوق ہے اُمیدوارِ لطف ہو حال پر نگاہ اس آشفتہ حال کے (۳۱)
تا جلد اس کا کوکبِ طالع پئے عروج آجائے سمتِ اوج پہ گھر سے وبال کے (۳۲)
کر دے بہارِ نام سے اپنے اسے نہال جھونکوں میں آگیا ہے سموم ملال کے (۳۳)
دنیا میں زندگی کرے آرام سے بسر ایمان اس کے ہاتھ ہو وقتِ انتقال کے (۳۴)

نکلے یہ صبحِ حشر تو رنگ اس کا جوں شفق
ہو سرخ دوستی سے محمد کی آل کی (۳۵)

قصیدہ نمبر ۲۵

در مدح ابوظفر بہادر شاہ مرحوم

ساون میں دیا پھر مہِ شوال دکھائی برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی (۱)
کرتا ہے ہلال ابروئے پرخم سے اشارہ ساقی کو کہ بھر بادہ سے کشتیِ طلائی (۲)
ہے عکس فگن جامِ بلوریں سے مئے سرخ کس رنگ سے ہوں ہاتھ نہ میکش کے حنائی (۳)
کوندے ہے جو بجلی تو یہ سوجھے ہے نشہ میں ساقی نے ہے آتش سے مئے تیز اُڑائی (۴)

(۵) یہ جوش ہے باراں کا کہ افلاک کے نیچے — ہو وے نہ تمیز کرۂ ناری و مائی
(۶) پہنچا کمکِ لشکرِ باراں سے ہے یہ زور — ہر نالہ کی ہے دشت میں دریا پہ چڑھائی
(۷) ہو قلزمِ عمّاں پہ لبِ جو متبسّم — تالاب سمندر کو کرے چشم نمائی
(۸) ہے کثرتِ باراں سے ہوئی عام یہ سردی — کافور کی تاثیر گئی جو زمیں پائی
(۹) سردی حنا پہنچے ہے عاشق کے جگر تک — معشوق کا گر ہاتھ میں ہے دستِ حنائی
(۱۰) عالم یہ ہوا کا ہے کہ تاثیرِ ہوا سے — گردوں پہ ہے خورشید کا بھی دیدہ ہوائی
(۱۱) کیا صرفِ ہوا ہے طرب و عیش سے عالم — ہے مدرسہ میں بھی سبقِ صرفِ ہوائی
(۱۲) خالی نہیں مے سے روشِ دانۂ انگور — زاہد کا بھی ہر دانۂ تسبیح ربائی
(۱۳) جو آئینۂ دل ہے وہ عاشق کی بغل میں — گویا کہ ہے مینائے مئے کاہ ربائی
(۱۴) کرتی ہے صبا آ کے کبھی مشک فشانی — کرتی ہے نسیم آ کے کبھی لخلخہ سائی
(۱۵) تھا سوزنیِ خار کا صحرا میں جہاں فرش — سبزہ نے وہاں مخملِ خوش رنگ بچھائی
(۱۶) آرائشِ گلشن کے لیے جامۂ رنگیں — زیبائشِ غنچہ کے لیے تنگ قبائی
(۱۷) ہے نرگسِ شہلا نے دیا آنکھ میں کاجل — برگِ گلِ سوسن نے دھڑی لیت جمائی
(۱۸) ابرو یہ کرے قوسِ قزح وسمہ تو خورشید — سرخیِ شفق سے کرے رنگیں اپنی حنائی
(۱۹) رخسارۂ گلچیں کا ہے سرخی سے یہ عالم — جوں وقتِ غضب چہرۂ ترکانِ ختائی
(۲۰) کیا ساغرِ رنگیں کو کیا جلد چھپّا — نرگس نے تو سرسوں ہی ہتھیلی پہ جمائی
(۲۱) ہوتی متحمل نہیں اک ساغرِ گل کی — شاخِ گلِ احمر کی نزاکت سے کلائی
(۲۲) اعجازِ نوا سنجیِ مطرب سے چمن میں — ہر خار کی ہے نوکِ زباں شعر نوائی
(۲۳) حیرت کی نہیں جائے کہ دیوارِ چمن پر — ہر طائرِ تصویر کرے نغمہ سرائی
(۲۴) شاہا ترے جلوے سے ہے یہ عید کو رونق — عالم نے تجھے دیکھ کے ہے عید منائی
(۲۵) کہتے ہیں مہِ نو جسے ابرو ہے وہ تیرا — کی آئینۂ چرخ میں ہے عکس نمائی

(۲۶) پرتو سے ترے جامِ مئے عیش سرِ بزم
لے ساغرِ جمشید کرے کار روائی

(۲۷) ٹپکے لبِ ساغر سے وہ قطرہ کہ وہی ہے شکل
ہو مثلِ فلک جس میں تماشائی خدائی

(۲۸) کیا علم سمائے ترا سینہ میں فلک کے
دریا کی کہاں ہو سکے کاسہ میں سمائی

(۲۹) پڑھتا ہوں ترے سامنے وہ مطلعِ موزوں
احسنت کہیں حُسن کے بہائی و ستائی

یوں کرسیِ زر پر ہے تری جلوہ نمائی
جس طرح کہ مصحف ہو سرِ رحلِ طلائی

(۳۱) رکھتا ہے تو وہ دستِ سخا سامنے جس کے
ہے بحر بھی کشتی بکف از بہرِ گدائی

(۳۲) گمرہ کو ہدایت جو تری راہ پہ لائے
رہزن بھی اگر ہو تو کرے راہنمائی

(۳۳) تا ناخنِ شمشیر نہ ہو ناخنِ تدبیر
دشمن کی تری ہو نہ کبھی عقدہ کشائی

(۳۴) خورشید سے افزوں ہو نشاں سجدہ کا روشن
گر چرخ کرے در کی ترے ناصیہ سائی

(۳۵) عکسِ رخِ روشن سے ترے جوں یدِ بیضا
کرتا ہے کفِ آئینہ اعجاز نمائی

(۳۶) کرتا ہے تری نذر سدا نقدِ سعادت
ہے مشتریِ چرخ کی کیا نیک کمائی

(۳۷) اک مرغِ ہوا کیا ہے کہ سیمرغ نہ چھوڑے
گر صید ہوا ہو وے ترا تیرِ ہوائی

(۳۸) ہر کوہ اگر کوہِ صفا ہو تو عجب کیا
ہو فیض رساں جب ترے باطن کی صفائی

(۳۹) ہو ملکِ صفا ایسی دلِ سنگِ صنم میں
ہر بت میں کرے صورتِ حق جلوہ نمائی

(۴۰) ہر شعرِ غزل میں ترے مثنی شفا ہیں
قربان غزل کے ترے دیوانِ شفائی

(۴۱) مانع جو ہوا دست درازی کو ترا عدل
پروانہ کو بھی شمع نے انگلی نہ لگائی

(۴۲) زنجیر میں جوہر کی رہے تیغ ہمیشہ
خونریز کو ہو عہد میں تیرے نہ رہائی

(۴۳) دیتا ہے دعا ذوق کہ مضمونِ ثنا میں
ہے ذہنِ رسا کو یہ کہاں اس کے رسائی

(۴۴) ہر سال شہا ہووے مبارک یہ تجھے عید
تو مسندِ شاہی پہ کرے جلوہ نمائی

قصیدہ نمبر ۲۶

اکبر شاہ ثانی کی مدح میں

(۱) شاہا جمال و حُسن کا تیرے لکھوں میں وصف کیا | ظاہر میں تو ظلِ خدا باطن میں تو نورِ خدا
(۲) جلوہ ترے دیدار کا ہی اس قدر بہجت فزا | روئے مقدس کو ترے جس نے کہ دیکھا یہ کہا
(۳) صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ
(۴) انوارِ عرفاں سے ترا سینہ ہوا ایسا ہی صاف | جس کی ہو پہنچی روشنی ہی قاف سے لے تا بہ قاف
(۵) خورشید مہ کو روبرو تیرے کہاں مقدورِ لاف | کرتے ہیں دونوں روز و شب آ کر ترے در کا طواف
(۶) ای قبلۂ روشن دلاں ای کعبۂ اہلِ صفا
(۷) ہی تیری فرو فر ہی فرِ فریدوں کا نشاں | نصفت کو تیری دیکھ کر کسریٰ کی بھی ہی کسرِ شاں
(۸) تو وہ سکندر قدر ہی ای فخرِ شاہانِ جہاں | تیرے ضمیرِ پاک کو پہنچے ہی جامِ جم کہاں
(۹) وہ جام ہی گیتی نما یہ آئینہ ہی حق نما
(۱۰) تیری بہارِ لطف سے ہر دشت ہی رشکِ چمن | پیدا ہوں خارِ خشک میں گلہائے نسرین و سمن
(۱۱) تیرے سحابِ فیض سے ای ظلِ ربِ ذوالمنن | جس جا کہ موجِ ریگ ہو بحرِ رواں ہو موج زن
(۱۲) اور دامنِ ہر موج میں لاکھوں ہوں دُرِ بے بہا
(۱۳) اللہ رے دریا دلی تیری و ہم جود و کرم | ہو دل ہی دل شاہنشہا تو سر سے لیکر تا قدم
(۱۴) آگے تری بخشش کے ہو دریا کہیں یہ تب ہیں کم | تو بخشدے اک آن میں سو گنجِ دینار و درم
(۱۵) پیسہ بھی دے سکتا نہیں وہ فلسِ ماہی کے سوا

جس پہ عنایت ہو تری اس کو نہیں حق وائے زر | جس کا کہ حامی تو ہو کیوں اس کی شکستہ ہو کمر
اللہ نے تجھ کو کیا بیچارگاں کا چارہ گر | اے خسرو والا گہر تیرے تلطف کی نظر
ہے مفلسوں کو کیمیا۔ ٹوٹے دلوں کو مومیا

تیری ثنا کب ہو سکے اے خسرو والا گاہ | اب یہ دعا ہے ذوق کی حق میں ترے شام و پگاہ
جب تک بنا ہے یہ فلک اور ہیں فلک پہ مہر و ماہ | فرخ ہمیشہ عید ہو تجھ کو شہا با عز و جاہ
بدخواہ تیرا ہو سدا رنج و الم میں مبتلا

مخمس نمبر ۲

خسروا چڑھ کے سپہر گنبد دوار ہلال | خود لب عجز سے کرتا ہے یہ اقرار ہلال
حاضر خدمت عالی ہے بہر کار ہلال | گرز بردار ہے خورشید کماندار ہلال
آسماں لیکے سپر چلتا ہے تلوار ہلال

دست ہمت ترا خورشید سے ہے بالا تر | تیری بخشش سے ہے نیساں عرق شرم میں تر
آئیں تیرے در دولت پہ گدایانہ اگر | اپنے کاسہ میں بھرے چرخ وہیں لعل و گہر
اور کشتی میں بھرے درہم و دینار ہلال

ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر کوتاہ | عید ہر سال ہو فرخ تجھے با حشمت و جاہ
تیری دولت سے ہوں خورسند ترے دولت خواہ | اور جو حاسد ہیں ترے واسطے ان کی ہر ماہ
بہر سینہ بد تیز کرے خنجر خونخوار ہلال

قصیدہ مسدس دعائیہ نمبر ۲

(۱) سپہر آرائے گردوں جب تلک سلطانِ خاور ہو
قمر دستورِ اعظم صدرِ اعلیٰ سعدِ اکبر ہو
(۲) عطارد میر منشی زہرہ ناظر آسماں پر ہو
زحل میرِ عمارت ترکِ گردوں میرِ لشکر ہو

(۳) سپہرِ ہفت آسماں جب تک کہ دورِ ہفت اختر ہو
الٰہی یہ بہادر شاہ شاہِ ہفت کشور ہو

(۴) رہے نامِ سلیماں تا نگینِ حکمرانی سے
رہے نامِ فریدوں تا درفشِ کاویانی سے
(۵) رہے دارا کو تا نام آوری تاجِ کیانی سے
سکندر تا ہو نامی سکۂ کشورستانی سے

(۶) ترا اے خسروِ والا حشم عالم مسخر ہو
سریرِ سلطنت پر تو ہمیشہ دادگستر ہو

(۷) بخارِ ارض سے تا ابر ہو اور ابر میں پانی
رواں پانی سے تا دریا ہو اور دریا کو طغیانی
(۸) زمیں میں تا ہو کان اور کان میں ہو جوہرِ کانی
پئے جوہر ہو قیمت اور قیمت کو فراوانی

(۹) تری شمشیرِ جوہر دار میں نصرت کا جوہر ہو
ترے قبضہ میں بحرِ پُر گہر ہو کانِ پُرزر ہو

(۱۰) رکھیں تا عود کو آتش میں اور آتش کو مجمر میں
گُلِ تر تا ہو گلداں میں تری ہو تا گُلِ تر میں
(۱۱) رہے نافہ میں مشکِ اذفر اور بو مشکِ اذفر میں
صدف میں تا ہو گوہر اور رہے تا آب گوہر میں

(۱۲) ترے ابرِ کرم سے باغِ عالم تازہ و تر ہو
شمیمِ خُلق سے تیرے جہاں یکسر معطر ہو

(۱۳) طریقِ رہبری میں خضر ہو جب تک کہ استادِ فن
سہارا ہوئیے تا بحرِ غریق الیاس کا دامن
(۱۴) رہے ادریس تا قطعِ تعلق سے جناں مسکن
مسیحا کا ہو بالاخانہ تا خورشید سے روشن

چراغ عمر سے تیرے جہاں سارا منور ہو
فروغ اسلام کو ہو رونقِ دینِ پیمبر ہو (۱۵)

شفق گلگونہ ہو جب تک سحر کے روئے نیکو کو ۔۔۔ کرے آراستہ تا شام اپنے موئے گیسو کو (۱۶)
ثریا نورتن تا کہکشاں کے ہووے بازو کو ۔۔۔ کرے وسمہ سے تا قوسِ قزح سبز اپنے ابرو کو (۱۷)

لبِ پاں خوردہ دشمن کے لہو سے تیرا خنجر ہو
سرِ بدخواہ فندق تیری انگشتِ سناں پر ہو (۱۸)

گلستاں میں ہو تا گل اور گل سے شاخ ہو زیبا ۔۔۔ نیستاں میں ہو تا نَے اور نَے سے نغمہ ہو پیدا (۱۹)
نہالِ تاک میں انگور ہو انگور میں صہبا ۔۔۔ نشہ صہبا میں ہو اور ہو نشہ جب تک نشاط افزا (۲۰)

شرابِ عیش سے خالی کبھی تیرا نہ ساغر ہو
ہمیشہ جشنِ جمشیدی سے تیرا جشن بہتر ہو (۲۱)

رہے تا کام دینداروں کو احکامِ شریعت سے ۔۔۔ خوشی تا حاجیوں کو ہووے کعبہ کی زیارت سے (۲۲)
رہے تا عابدوں کو شوقِ محرابِ عبادت سے ۔۔۔ نمازِ اہلِ سنت تا ہو مسجد میں جماعت سے (۲۳)

ترا خطبہ میں ہو نام اور خطبہ زیبِ منبر ہو
ترا حامی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہو (۲۴)

قلم تا راستی پیشہ ہو اور کاغذ صفا آئیں ۔۔۔ قلم زن تا ہو مشک افشاں تو کاغذ خطِ مشک آگیں (۲۵)
زباں پہ تا سخن ہو اور سخن میں معنیِ رنگیں ۔۔۔ سخن تا داد چاہے اور تا اہلِ سخن تحسیں (۲۶)

ترا مداح دائم خسروا ذوقِ سخنور ہو
ہمیشہ تہنیت خواں ہو دعا گو ہو ثنا گر ہو (۲۷)

قصیدہ ناتمام نمبر ۲۹

خسروا نیرِ اقبال کی تیرے خورشید ۔۔۔ کھائے ہے وقتِ شرف عز و شرف کی سوگند (۱)

(۲) تاب کیا نجم سعادت سے ترے ہو ہمسر — منزلِ اوج پہ چمکے مہ تاباں ہر چند

(۳) دم تحویل یہ کہتے ہیں عناصر چاروں — چار چند آپ کا ہو مرتبہ بلکہ صد چند

(۴) پرورش امن کے سایہ میں کیا کرتا ہے — شیر نر بچۂ آہو کو بجائے فرزند

(۵) قصرِ دولت سے ترے مرغِ نظر ریختہ پر — بامِ حشمت پہ ترے کاہکشاں نصف کمند

قصیدہ ناتمام نمبر ۳

(۱) کروں اگر رقمِ تہنیت کا میں آہنگ — تو ہو صریرِ خامہ سے پیدا صدائے بربط و چنگ

(۲) ہے تیرا از درِ حمایت کہ پاؤں کو اپنے — کرے ہے شیر کی چربی سے مالش آہوئے لنگ

(۳) شہا ترے رخِ روشن کو کس سے دوں تشبیہ — کہ مہر و مہ کو گہن لازم آئینہ کو زنگ

(۴) کروں میں کیا ترے گلگوں کا وصفِ چالاکی — اڑا ہی جاتا ہے وہ تو برنگِ طائرِ رنگ

(۵) نہ پہونچے گرد کو اس کی وہ پیکِ فکرِ رسا — کہ ہووے عرصۂ چرخ جس کی ایک شلنگ

(۶) چلے ہے یوں کج و واکج ادا و ناز کے ساتھ — کہ جیسے مستِ مئے ناز کوئی دلبرِ شنگ

(۷) وہ چلنے میں ہے تذرو اور اڑنے میں شاہیں — اچکنے میں ہے وہ آہو لپکنے میں ہے پلنگ

(۸) نہیں پری وہ پری سے ہے پر سوا پرّاں — نہیں وہ آدمی لیکن سب آدمی کے ڈھنگ

(۹) رواں ہو گر وہ سکندر آسا دریا پر — تو سُم بھی تر نہ ہو اس کا چہ جائے زانو و تنگ

(۱۰) جو چھیڑے اس کو تو میداں میں اور کہیں سم کے — ق — بزیرِ نعل سُم آکر شرر فشاں ہو سنگ

(۱۱) شرارِ سنگ نظر سے نہاں نہ ہونے پائے — ڈپٹ کے اور وہ پھر آئے سیکڑوں فرسنگ

(۱۲) اگر ہو تجھ کو شہا اس کے خانۂ زیں میں — تمام عرصۂ گیتی کی سیر کا آہنگ

(۱۳) تو اس ارادہ کے آنے میں دل تلک ہے دیر — ادھر اس کے جاکے پھر آنے میں کچھ نہ ہووے درنگ

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۱

لکھوں جو میں کوئی مضمونِ ظلمِ چرخِ بریں / تو کربلا کی زمیں ہو مری غزل کی زمیں (۱)
یہ حال ہے مرا ضعفِ دماغ سے کہ مجھے / صدائے صورِ قیامت ہے ہر مگس کی طنیں (۲)
زمانہ عربدہ پرداز و بختِ بد ناساز / ستارہ بر سرِ پرخاش و چرخ بر سرِ کیں (۳)
عجب نہیں ہے کہ راہب خطِ چلیپا سے / بناوے تیرے طویلہ کے واسطے خر زیں (۴)

اشعار قصیدۂ مفقودہ زبان ناتمام

نمبر ۳۲

جبکہ سرطان و اسد مہر کا ٹھہرا مسکن / آب و ایلولہ ہوئے نشو و نمائے گلشن (۱)
جوشِ روئیدگیِ سبزہ پہ یاد آئی ہے / آیت اَنْبَتَهُ اللہ نَبَاتاً حَسَنًا (۲)
جس طرح شعلہ کا عالم ہو بہ فانوسِ خیال / خوف سے یوں ترے لرزاں ہے عدو زیرِ کفن

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۳

آج کچھ ایسی ہوائے عیش کی تاثیر ہے / ہر ورق کاغذ کا رشکِ گلشنِ کشمیر ہے
گر نہالِ وحشت کو شوقِ حنا بندی نہیں / ہاتھ کیوں مہندی سے رنگتا برگِ بید انجیر ہے
مدحِ حاضر میں سنا دے مطلعِ روشن کہ ذوقؔ / منتظر مشرق میں بیٹھا مہرِ پُر تنویر ہے
نام کو اللہ اکبر کیا ترے تاثیر ہے / ہر اذاں میں شامل اور داخل ہر تکبیر ہے

سہرا

یہ سہرا اردو ادب میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے شہزادہ مرزا جواں بخت جو نواب زینت محل کے بطن سے بادشاہ ظفر کے بیٹے تھے اُن کی شادی کے موقع پر مرزا غالب نے اپنا مشہور سہرا بادشاہ کے حضور میں پیش کیا جس کا مقطع یہ تھا۔ ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں ۔ دیکھیں اس سہرے سے کہہ دے کوئی بہتر سہرا مقطع کو دیکھ کر بادشاہ نے یہ محسوس کیا کہ استاد ذوق پر چوٹ کی گئی ہے۔ ظفر نے استاد کو یہ سہرا دکھا کر اس کے جواب میں دوسرا سہرا کہنے کی فرمائش کی چنانچہ ذوق نے یہ سہرا لکھ کر نذر گزرانا۔

(۱) اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا | آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا

(۲) آج وہ دن ہے کہ لائے در انجم سے فلک | کشتیِ زر میں مہِ نو کی لگا کر سہرا

(۳) تابشِ حسن سے مانندِ شعاعِ خورشید | رخِ پر نور پہ ہے تیرے منور سہرا

(۴) وہ کہے صلِّ علیٰ یہ کہے سبحان اللہ | دیکھے مکھڑے پہ جو تیرے مہ و اختر سہرا

(۵) تا بنے اور بھی دیں میں رہے اخلاص بہم | گوندھیے سورۂ اخلاص کو پڑھ کر سہرا

(۶) دھوم ہے گلشنِ آفاق میں اس سہرے کی | گائیں مرغانِ نوا سنج نہ کیونکر سہرا

(۷) روئے فرخ پہ جو ہیں تیرے برستے انوار | تارِ بارش سے بنا ایک سراسر سہرا

(۸) ایک کو ایک پہ تزئیں ہے دمِ آرائش | سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سہرا

(۹) اک گہر بھی نہیں صد کانِ گہر میں چھوڑا | تیرا بنوایا ہے لے لے کے جو گوہر سہرا

(۱۰) پھرتی خوشبو سے ہے اترائی ہوئی بادِ بہار | اللہ اللہ رے پھولوں کا معطر سہرا

(۱۱) سر پہ طرّہ ہے مزیّن تو گلے میں بدّھی | کنگنا ہاتھ میں زیبا ہے تو سر پر سہرا

(۱۲) رونمائی میں تجھے دے مہ و خورشید فلک | کھولے منہ کو جو تو منہ سے اٹھا کر سہرا

(۱۳) کثرتِ تارِ نظر سے ہے تماشائیوں کے | دمِ نظّارہ ترے روئے نکو پر سہرا

(۱۴) دُرِّ خوش آبِ مضامیں سے بنا کر لایا | واسطے تیرے ترا ذوق ثنا گر سہرا

(۱۵) جن کو دعویٰ ہے سخن کا یہ سنا دو اُن کو | دیکھو اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

قطعات

قطعہ نمبر (۱)

دیکھتے ہیں جلوۂ گلہائے رنگا رنگ ہم ۔۔۔ مثلِ نرگس جب تلک ہے اس چمن میں چشم وا (۱)

آخرش ہوگا وہی اک دن خزاں کے ہاتھ سے ۔۔۔ جو کہ عالم اپنا اس نشو و نما سے پہلے تھا (۲)

ہے غنیمت کوئی دم نظارۂ رنگِ بہار ۔۔۔ پھر کہاں یہ گلشن اور گل۔ اور سبزہ یہ ہوا (۳)

در عدم بودیم و دیگر در عدم خواہیم رفت ۔۔۔ ایں تماشائے جہاں را مفت مے بینیم ما (۴)

قطعہ نمبر (۲)

خون رگہائے گلو لاشۂ بے سر سے مرے ۔۔۔ آگے کب جوش پہ فوارہ سے ہمسر نہ ہوا (۱)

عشق یہ معجزہ کیسا ہے کہ اس کشتہ کے ۔۔۔ موئے سر حلق سے پیدا ہوئے اور سر نہ ہوا (۲)

قطعہ نمبر ۳

ساقیا ابر ہے آیا تو بڑھا خم پہ ہاتھ ۔۔۔ کہ گھٹا میں نہیں ہمت کا گھٹانا اچھا (۱)

جل کے گر قطرۂ خوں دل کا ہوا اشک آلود ۔۔۔ تو نہیں نیچۂ مژگاں سے گرانا اچھا (۲)

قطعہ نمبر ۴

وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر ۔۔۔ اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا (۱)

ڈھل جائے جو دن بھی تو اسی طرح کروں شام ۔۔۔ اور پھر کہوں گر آج سے کل جائے تو اچھا

جب کل ہو تو پھر وہی کہوں کل کی طرح سے ۔۔۔ گر آج کا دن بھی یونہیں ٹل جائے تو اچھا

(۴) القصہ نہیں چاہتا میں جائے وہ یاں سے
دل میری ہی باتوں میں بہل جائے تو اچھا

قطعہ نمبر (۵)

(۱) دل سے میں اپنے رسولِ عربی کا ہوں غلام
دل کہو، جان کہو، جانیں ہیں اس بات کو سب

(۲) ہیں حضوری ہی ہوں اُس کی نہ کس طرح مدام
ہے یہ مشہور مثل مالِ عرب پیشِ عرب

قطعہ نمبر (۶)

(۱) کل ایک تارکِ دنیا سے میں نے پوچھا ذوق
کہ تو اُکھڑ کے اُدھر سے ادھر ہوا پیوست

(۲) گزرتی ہوگی بہ آرام زندگی تیری
کہ تجھ کو اب نہ غمِ نیست ہے نہ شادیٔ ہست

(۳) کہا یہ اُس نے کہ قیدِ حیات میں انساں
کبھی نہ ہوگا دل آسودہ گو ہو مستِ الست

(۴) اُٹھائے ہاتھ جہاں سے ولیک کیا امکاں
کہ با فراغ کرے کنجِ عافیت میں نشست

(۵) چھٹا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کی
تو سلسلہ میں فقیری کے وہ ہوا پابست

(۶) رہا وہ خدمتِ مرشد کی قید میں برسوں
کہ حق پرست ہو وہ پہلے جو ہے پیر پرست

(۷) گر ایک عمر میں پہونچا مقامِ عالی پر
کہا یہ شوق نے ہو ہمت بلند نہ پست

(۸) جو دستگاہ تصرف میں بھی ہوئی اُس کو
تو یہ ارادہ ہوا اور بھی ہوں بالا دست

(۹) ہمیشہ جنگ ہی بعد صلحِ کُل کے بھی
کہ نفس دشمنِ سرکش ہے اس کو دیجے شکست

(۱۰) جو ہوشیار ہے تو ہے وہ شرع کا پابند
پھنسا ہوا ہے وہ کیفیتوں میں گر ہے مست

(۱۱) نہیں ہے دامِ علائق سے مطلق آزادی
مجال کیا کہ نکل جائے کوئی کرکے جست

(۱۲) کہا ہے خوب کسی نے یہ شعر برجستہ
گیا زباں سے نکل اُس کی جیسے تیر از شست

(۱۳) کہ کرد قطع تعلق کدام شد آزاد
برہیچ ز ہمہ۔ باحشدا۔ گرفتار است

قطعہ نمبر (۷)

عہد میں تیرے نکالے دانت گر سینِ ستم کام لے زنبور کا خامہ سے دستِ معدلت (۱)
گر پڑے پاؤں پہ تیرے مہر آکر سایہ وار آفتابی سے جو تو کہہ دے کہ اس کو روک مت (۲)

قطعہ نمبر (۸)

ہے اگر لیلی سیاہی تو ورق عذرا عذار خط ترا شیریں ہے شاہا اور قلم شاخِ نبات (۱)
ہو گیا خورشید مالا مال وہیں نور سے دی جو تو نے دولتِ انوارِ دانش کی زکوٰت (۲)
ہاتھ میں بندوق لے جس وقت تو بہرِ شکار شیر گردوں کو ہو مشکل ہاتھ سے تیرے نجات (۳)

قطعہ نمبر (۹)

در تہنیت جشنِ نوروز

خسروا اُس کے ترا فرخندہ جشنِ نوروز آج ہے بلبلِ تصویر تلک زمزمہ سنج (۱)
خبرِ عیش تری دی ہے چمن کو جاکر زرِ گل پیک صبا پائے نہ کیونکر پارنج (۲)
بادۂ جوشش جوانی کی ہے گویا اک شرج تنِ پیرانِ کہن سال پہ ہر چینِ شکنج (۳)
چند قطرے سے ہیں شبنم کے وہ بلکہ کمتر آگے ہمت کے تری گوہرِ شہوار کے گنج (۴)
حسنِ نیت سے ہے تو یوسفِ مصرِ بخشش دستِ حاتم میں بجا ہے کہ جو دیں تیغ و ترنج (۵)
شش جہت پر جو ہے غالب ترے سر پنجۂ امن فتنہ کو اٹھتے ہی جوں نرد ہے کیا کیا شش و پنج (۶)
نہ بجھے آب سے آتش نہ خس آتش سے جلے ایک سے ایک موافق کہ مرنجان و مرنج (۷)
تیرے منصوبہ کے تابع ہیں سب احکامِ نجوم صفحۂ تقویم کا گویا ہے بساطِ شطرنج (۸)
لایا ہے معنیٔ رنگیں سے یہ لعلِ خوش رنگ ذوق جو مدح و ثنا میں ہے تری گوہر سنج (۹)

(۱۲)	خسرو اہوتا ہی اس رنگ سے معلوم ہو رنگ سا	رنگ نور وز جو ہوا ہے بہ رنگ نارنج
(۱۱)	بزم رنگیں میں تری رنگ طرب ہو ہر سو نہ	اور تری خاطر اقدس پہ کبھی آئے نہ سنج

قطعہ نمبر (۱۰)

(۱)	کرے ہی مہر علیؑ دل کو صاف پُر انوار	طلوع شمس پہ موقوف ہی وجود نہار
(۲)	علیؑ سے کیونکہ نہ ہو زیر لشکر کفّار	علیؑ ہی شکل علی اور علی ہی حرف چار

قطعہ نمبر (۱۱)

(۱)	میں نے کہا کہ بوسہ ہی دو! ادب سے میں	لا سکتا اپنا منہ نہیں چاہ ذقن کے پاس
(۲)	ہنس کر کہا کہ جاتا ہی پیاسا کنوئیں پہ آپ	یا جاتا ہی کنواں کسی تشنہ دہن کے پاس

قطعہ نمبر (۱۲)

(۱)	پر نہیں پر ترا توسن وہ پری سال پرّاں	سیر گہ جس کی ہی اک قاف سے لیکر تا قاف
(۲)	ہو قوی دست تمہارے زور سے اسلام اگر	کھینچے شمشیر سر کفر پہ پھر مرکز کا ف
(۳)	پانا گرداب سے ہی گرد نہ نان آبی	تیری بخشش سے جو دریا کا معین ہو کفاف
(۴)	دست ہمت نے ترے کھوئی روپے کی یہ قدر	چٹکیوں میں ہیں اڑاتے اُسے کہا کیا صراف

قطعہ نمبر (۱۳)

در مدح میرزا شاہرخ بہادر

(۱)	میرزا شاہرخ بہادر نے	قصد صید افگنی کیا جس دم
(۲)	خون نخچیر سے ہوا سارا	دامن دشت لالہ زار ارم

نہ بچا اُس شکار افگن سے — صید کوئی سوائے صیدِ حرم (۳)

مرغ و سیمرغ اور غزال و پلنگ — ہوئے مسکن پذیر دشتِ عدم (۴)

ہو جگر گوشۂ بہادر شاہ — ہو بہادر نہ کیوں وہ نیک شیم (۵)

سمجھے شیر آپ کو ہزار غنیم — اُس کے ہر سامنے ہے مثلِ غنم (۶)

شیرِ گردوں بھی اس کے لشکر میں — پائے ہرگز نہ قدرِ شیرِ علم (۷)

رہے مانندِ شیرِ قالیں کے — اوجِ ہمت سے اُس کے زیرِ قدم (۸)

ہاتھ میں جب تفنگ لی اُس نے — ہمسر اژدہائے آتش دم (۹)

کئی شیرِ ژیاں شکار کئے — اُس غضنفر شکار نے پیہم (۱۰)

ہے بجا گر دلاورانِ جہاں — کھائیں اُس کی دلاوری کی قسم (۱۱)

جبکہ اس جرأت و شجاعت کو — چاہا اس طرح دل نے کیجے رقم (۱۲)

تا رہے یادگارِ عالم میں — وصفِ عالی صاحبِ عالم (۱۳)

لکھی اے ذوق میں نے یہ توصیف
مع تاریخ ثنائے رستم
۱۲ ۵۵ ۶۲

قطعہ نمبر (۱۴)

سرد مہری کا تری ہو جو خنک دل کشتہ — ہوئے گلگشت کیا اُس کا دل اے گلرو گرم (۱)

تابشِ نارِ جہنم سے سوا اُس کو لگے — ہمرہِ بادِ سحر بوئے گلِ شبو گرم (۲)

سرد مہری سے رکھا اپنی خنک دل تو نے — گرمجوشی سے کیا تو نے بتِ دلجو گرم (۳)

اپنے کشتے کی کرامت کو ذرا دیکھ آکر — ایک پہلو ہے اگر سرد تو اک پہلو گرم (۴)

قطعہ نمبر (۱۵)

گر ہے اے صبا دِ ناداں تجھ کو آرائش کا شوق — مت بنا چنبیل کے تاروں سے تقفس کی تیلیاں (۱)

(۴)	جو ہیں مرغ تر دماغ اُن کے قفس کے واسطے	چاہئیں صندل کی چوبیں اور خس کی تیلیاں

قطعہ نمبر (۱۶)

(۱)	ہائے کل سب آشنا تیرے مریضِ عشق کے	تھے علاجِ ضعفِ دل اور ضعفِ تن کے فکر میں
(۲)	آج گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں با چشمِ پُر آب	گاہ تدبیرِ لحد میں گہ کفن کے فکر میں

قطعہ نمبر (۱۷)

(۱)	ناصحا مجھ کو ملامت تو نہ کر	کس طرح میں عشق سے بیزار ہوں
(۲)	بسکہ مجھکو عشق بازی کا ہو ذوق	کیا کروں میں ذوق سے ناچار ہوں

قطعہ نمبر (۱۸)

(۱)	رہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح	ہاتھ سے اُس بتِ بیدرد کے ایذا ہم کو
(۲)	صید ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد رہا	صلح بھی ٹھہری تو پھڑکا ہی کے چھوڑا ہم کو

قطعہ نمبر (۱۹)

(۱)	ہماری لاش پہ آواز قُم باذن اللہ	تم آ کے حضرتِ عیسیٰ عبث سناتے ہو
(۲)	اُٹھینگے یار کی ٹھوکر سے لے چلو تشریف	نہیں تو پھر کوئی صلوات سن کے جاتے ہو

قطعہ نمبر (۲۰)

(۱)	ہمیشہ صدقے اُس ابرو کے ہو کے حضرتِ دل	یہ لب پہ نالۂ جانکاہ اپنے لاتے ہو
(۲)	دیا طوافِ حرم میں ہو سامنے محراب	اور اس میں نعرۂ لبیک تم سناتے ہو

قطعہ نمبر (۲۱)

مرے لئے تو ہر اک طرح سے قباحت ہے | یہ تم جو دشمنوں کو دردِ سر بتاتے ہو (۱)
لگاؤ کس کے جو صندل تو کہتے ہو کہ مجھے | لگاوٹ اتنی بھلا کس لیئے دکھاتے ہو (۲)
جو پڑھ کے سورۂ اخلاص دم کروں تو کہو | کہ دیکھے دم مجھے اخلاص کیا جتاتے ہو (۳)
یہ ایسا کونسا اندازِ گفتگو ہے ذوقؔ | کہ جس پہ زورِ طبیعت تم آزماتے ہو (۴)

قطعہ نمبر (۲۲)

اس عاشق بیچارہ کا ہے آج یہ کیا حال | گریہ سے ہے آنکھوں پہ ورم اور زیادہ (۱)
بیٹھے سرِ بستر یہ پڑا پاؤں کہاں تک | بس پاؤں نہ پھیلا شبِ غم اور زیادہ (۲)

قطعہ نمبر (۲۳)

ہے باغِ جہاں میں تجھے گر ہمتِ عالی | کر گردنِ تسلیم کو خم اور زیادہ (۱)
لیتے ہیں ثمر شاخِ ثمرور کو جھکا کر | جھکتے ہیں سخی وقتِ کرم اور زیادہ (۲)

قطعہ نمبر (۲۴)

عمر ہے کر رہی ہر دم سفرِ بحرِ فنا | جس کو تو سانس کہے ہے۔ دلِ محزوں چاہی (۱)
سمجھے ہے راکبِ کشتی کہ ہے ساحل چلتا | پر حقیقت میں ہے کشتی سرِ جیحوں چلتی ۲

قطعہ نمبر (۲۵)

دل کے آئینہ کو گر کر دے گداز | یار اپنی گرمیِ رخسار سے (۱)

(۲) جو ہُر اس کے یوں اُٹھالیں جس طرح | حرفِ قرطاس غلط بردار سے

قطعہ نمبر (۲۶)

(۱) میں نہ تڑپا جو دمِ ذبح تو یہ باعث تھا | کہ رہا مدِ نظر عشق کا آداب مجھے
(۲) ورنہ وہ شوخ کہ جو گل سے بھی نازک ہے سوا | لیوے اس طرح سے زانو کے تلے داب مجھے

قطعہ نمبر (۲۷)

(۱) نکلے ہو میکدے سے ابھی منہ چھپا کے تم | دلیے ہوئے بغل میں صراحی شراب کی
(۲) اے ذوق بس نہ آپ کو صوفی جتائیے | معلوم ہے حقیقت ہو حق جناب کی

قطعہ نمبر (۲۸)

(۱) کچھ اپنی شرح سوزِ دلِ بے قرار آج | آیا تھا جی میں بیٹھ کے کیجیے رقم پرے
(۲) اللہ رے اضطراب کہ جوں آتشیں قلم | ہاتھوں سے جا پڑا مرے چھوٹ کر قلم پرے

قطعہ نمبر (۲۹)

(۱) کہوں کیا ذوق احوالِ شبِ ہجر | کہ تھی اک اک گھڑی سو سو مہینے
(۲) نہ تھی شب ڈال رکھا تھا اک اندھیر | مرے بختِ سیہ کی تیرگی نے
(۳) تپِ غم شمع ساں ہوتی نہ تھی کم | اور آتے تھے پسینوں پر پسینے
(۴) یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے | کہ او بے مہر بد اختر کمینے
(۵) کہاں میں اور کہاں یہ شب مگر تھے | مری جانب تھے تیرے دل میں کینے
(۶) سو اس ظلمت کے پردہ میں کیے ظلم | ارے ظالم تری کینہ وری نے

عوض کس بادہ نوشی کے مجھے آج — پڑے یہ زہر کے سے گھونٹ پینے (۷)
حواس و ہوش جو مجھ سے قریب تھے — تڑپنے سے ہوئے سب بے قرینے (۸)
مری سینہ زنی کا شور سن کر — پھٹے جاتے تھے ہمسایوں کے سینے (۹)
اُٹھایا گاہ اور گاہے بٹھایا — مجھے بیتابی و بے طاقتی نے (۱۰)
کہا جب دل نے تو کچھ کھا کے سو رہ — بہت الماس کے توڑے نگینے (۱۱)
نہ ٹوٹا جان کا قالب سے رشتہ — بہت سی جان توڑی جانکنی نے (۱۲)
بہت دیکھا نہ دکھلایا ذرا بھی — طلوعِ صبح سے منہ روشنی نے (۱۳)
کہا جی نے مجھے یہ ہجر کی رات — یقیں ہے صبح تک دے گی نہ جینے (۱۴)
لگے پانی چوانے منہ میں آنسو — پڑھی یاسیں سرہانے بیکسی نے (۱۵)
مگر دن عمر کے تھوڑے سے باقی — لگا رکھے تھے میری زندگی نے (۱۶)
کہ قسمت سے قریب تھا خانہ میرے — اذاں مسجد میں دی بارے کسی نے (۱۷)
بشارت مجھ کو صبحِ وصل کی دی — اذاں کے ساتھ یمن و فرخی نے (۱۸)
ہوئی ایسی خوشی اللہ اکبر — کہ خوش ہو کر کہا خود یہ خوشی نے (۱۹)

مؤذن مرحبا بر وقت بولا
تری آواز مکے اور مدینے (۲۰)

قطعہ نمبر (۳۰)

(۱) تو بھلا ہے تو بُرا ہو نہیں سکتا اے ذوقؔ — ہے بُرا وہ ہی کہ جو تجھ کو بُرا جانتا ہے
(۲) اور اگر تو ہی بُرا ہے تو وہ سچ کہتا ہے — کیوں بُرا کہنے سے تو اس کے بُرا مانتا ہے

قطعہ نمبر ۳۱

(۱) قدم سنبھال کے رکھ راہِ عشق میں اے ذوقؔ — گزرنا اس رہِ دشوار سے نہ آساں ہے

(۲)	جو کوئی آبلہ پائے مور بھی ہے یہاں	ترے ڈبونے کو وہ بھی تنورِ طوفاں ہے

قطعہ نمبر (۳۲)

(۱)	نذر دیں نفس کش کو دنیا دار	واہ کیا تیری کارسازی ہے
(۲)	سچ کہا ہے کسی نے یہ اے ذوقؔ	مالِ موذی نصیبِ غازی ہے

رباعیات

رباعی نمبر (۱)

(۱)	کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا	ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
(۲)	جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے	جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

رباعی نمبر (۲)

(۱)	اے ذوقؔ کبھی تو نہ خوش اوقات ہوا	ایک دم نہ ترا صرف مناجات ہوا
(۲)	جب تک تھا جوان تھا جوان بت پرست	اب پیر ہوا - پیرِ خرابات ہوا

رباعی نمبر (۳)

(۱)	ان آنکھوں سے کروڑے لاکھوں رنگ دیکھا	اور پھر ان کو پر اشک خوں بھی دیکھا
(۲)	کیا کیا دیکھے نہ رنگ ہم نے اے ذوقؔ	یاں بھی دیکھا جہاں ہیں وہاں بھی دیکھا

رباعی نمبر (۴)

مشکل ہے یہاں پائے خرد کا جمنا | اس وحشی رم خوردہ کو کیسا رمنا (۱)
ہم پیرو عشق و عشق اپنا ہادی | جو عشق کے ذوق کہو سنبھلنا (۲)

رباعی نمبر (۵)

دل کو سر بازار جہاں کر نہ اچاٹ | جس طرح سے سود و زیاں ہیں ان کاٹ (۱)
اے ذوق فلک کے جب ہیں بارہ حصے | سودا ہو نہ کیوں زیر فلک بارہ باٹ (۲)

رباعی نمبر (۶)

خورشید سے یک روز جہاں میں نوروز | اور تجھ سے جہاں روز مسرت اندوز (۱)
ہے تجھ کو زمانہ میں شرف بارہ ماہ | اور مہر جہاں تاب کو یک ماہ یک روز (۲)

رباعی نمبر (۷)

شاہا تجھے با دولت و بخت فیروز | فرخ ہو سدا جہاں میں جشن نوروز (۱)
ہووے شرف اندوز ترے طالع سے | ہر سال حمل میں مہر عالم افروز (۲)

رباعی نمبر (۸)

کہتا ہے یہ فیروزی رنگ نوروز | تا ہو صفت اعدا پہ مظفر فیروز (۱)
ہو دشمن سرکش کے لیے سہم افروز | اے شاہ عدو کش ترا تیر دل دوز (۲)

رُباعی نمبر (۹)

(۱) اے ذوق کہے گا کوئی دُنیا کیا ترک | دُنیا ہے بُری بلا ارے کیسا ترک
(۲) کیا دخل کہ ہو ترک کسی سے دُنیا | جب تک نہ کرے آپ سے دُنیا ترک

رُباعی نمبر (۱۰)

(۱) جن دانتوں سے ہنستے تھے ہمیشہ کھل کھل | اب درد سے ہیں وہی رلاتے ہل ہل
(۲) پیری میں کہاں اب وہ جوانی کے مزے | اے ذوق بڑھاپے سے ہے دانتا کل کل

رُباعی نمبر (۱۱)

(۱) جن کو اس وقت میں اسلام کا دعویٰ ہے کمال | غور سے دیکھا تو اے ذوق ہے اُن کا یہ حال
(۲) جیسے محفل میں ہنسانے کو مسلمانوں کے | نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقال

رُباعی نمبر (۱۲)

(۱) اعلیٰ جو علی کی ہے امامت کا مقام | دیکھتے ہیں خبر اس سے یہاں خاص نہ عام
(۲) جو لوگ صفِ اول میں منافق ہیں کھڑے | پوچھے کوئی اُن سے کہ وہ کیسا تھا امام

رُباعی نمبر (۱۳)

(۱) سبطین نبی یعنی حسن اور حسین | زہرا و علی کے دونوں وہ نور العین
(۲) عینک ہے تماشائے دو عالم کے لئے | اے ذوق لگا آنکھوں سے ان کی نعلین

رباعی نمبر (۱۴)

کھلتا نہیں اے ذوق یہ ہم پر مضمون — ہر شخص جو مذہب کا ہے اپنے مفتون (۱)
کہیئے کسے حق پہ اور باطل پہ کسے — کل حزب بما لدیہم فرحون (۲)

رباعی نمبر (۱۵)

اے زاہد و تم سے کیا جھگڑا کر لوں میں — غصہ سے کروں کس لیئے دل کو خوں میں (۱)
میخوار و صنم پرست کہتے ہو مجھے — تم ہو تم ہو جو کچھ کہو ہوں میں ہاں میں (۲)

رباعی نمبر (۱۶)

دل جن کا ہے آہن کی طرح سخت و سیاہ — وہ لطف سخن سے نہیں ہوتے آگاہ (۱)
بد اصل کو کیا نام خدا کوئی بتائے — ہندو کا طوطہ نہ کہے حق اللہ (۲)

رباعی نمبر (۱۷)

جب تک تھے گرہ میں احمقوں کے پیسے — سب کہتے تھے ان کو آپ ایسے ایسے
مفلس جو ہوئے تو پھر کسی نے اے ذوق — پوچھا نہ کہ تھے وہ کون۔ ایسے ویسے

رباعی نمبر (۱۸)

آنکھ اس کی نشہ میں جب گلابی ہو جائے — صوفی اسے دیکھے تو شرابی ہو جائے
دکھلائے جو وہ رخ کتابی اے ذوق — سب مدرسہ کا نسخہ کتابی ہو جائے

رباعی نمبر (۱۹)

(۱)	اے ذوق فرشتے ہیں یہ کہکر روتے	اے کاش کہ انسان ہی ہم بھی ہوتے
(۲)	غفلت میں یہ رہتا ہے یہاں تک ہشیار	شیطان کو تھکا دیتا ہے سوتے سوتے

رباعی نمبر (۲۰)

(۱)	دنیا کے الم ذوق اٹھا جائیں گے	ہم کیا کہیں کیا آئے تھے کیا جائیں گے
(۲)	جب آئے تھے روتے ہوئے آپ آئے تھے	اب جائیں گے اوروں کو رلا جائیں گے

رباعی نمبر (۲۱)

(۱)	اس جہل کا ہے ذوق ٹھکانا کچھ بھی	دانش نے کیا دل کو نہ دانا کچھ بھی
(۲)	ہم جانتے تھے علم سے کچھ جانیں گے	جانا تو یہ جانا کہ نہ جانا کچھ بھی

رباعی نمبر ۲۲

(۱)	دنیا سے ذوق رشتۂ الفت کو توڑ دے	جس سر کا ہے یہ بال اسی سر میں جوڑ دے
(۲)	پر ذوق تو نہ چھوڑے گا اس پیرزال کو	یہ پیرزال گر تجھے چاہے تو چھوڑ دے

رباعی نمبر (۲۳)

(۱)	دعا ہے ذوق کی ہو خلعت ولیعہدی	مبارک آپ کو یا آفتابی و کرسی
(۲)	یہ آفتابی و کرسی خدا کرے قرین	بجز سورۂ والشمس و آیۃ الکرسی

تمام شد

فرہنگ کلام ذوق

قصائد

قصیدہ نمبر (۱)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	عالم وحدت	تنہائی کا عالم۔ یگانگی
۲	مسجّع	وہ عبارت یا شعر جس کے الفاظ آپس میں ہم قافیہ ہوں۔
۲	مربع	چوگوشہ وہ سطح جس کے چاروں ضلعے باہم برابر ہوں اور چاروں زاویے قائمہ ہوں۔
۱	جنت ماوا (بہشت ماوے)	مراد جنت یعنی بہشت سے ہے۔ ماوی = پناہ کی جگہ
۳	شقایق	لالہ۔ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ مجازاً پھولوں کے معنے میں آتا ہے۔
۳	لحن قماری	قمریوں کی آواز
۴	مسبّح	تسبیح کرنیوالا فرشتہ
۴	مہلل	تہلیل کرنیوالا (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے والا)
۵	موسم اردی	موسم بہار۔ اردی فارسی مہینہ کا

نمبر شعر	لفظ	معنی
		نام ہے جو زمانہ بہار میں شروع ہوتا ہے
۵	عناصر	عنصر کی جمع ہے۔ عنصر چار ہیں پانی۔ ہوا۔ مٹی۔ آگ۔
۵	طبایع	طبیعت کی جمع ہے
۵	عالم اشیا	مراد دنیا سے ہے
۶	ژالہ	اولا۔ برف
۸	صُلصُل	فاختہ
۹	خیل بادہ پرستاں	میخواروں کا گروہ
۹	نغمہ طراز	گانے والا
۹	چنگ نواز	باجہ بجانے والا
۱۰	پنبۂ مینا	شیشہ کی ڈاٹ
۱۰	گنبد خضرا	نیلا گنبد (آسمان کی طرف اشارہ ہے۔)
۱۲	لات منات	بتوں کے نام ہیں ایام جاہلیت میں
	یعوق عزّی	عرب میں جن کی پرستش ہوتی تھی۔
۱۶	مسجد اقصےٰ	بیت المقدس

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱۷	خطِ چلیپا	صلیب نما خط
۱۸	قوس قزح	دھنک
۱۹	معما	چیستاں۔ پہیلی
۲۲	زمزمہ پیرا	نغمہ سنج۔ نغمہ گانے والا
۲۳	معزّے، جریر اور اعشیٰ	شعرائے عرب کے نام ہیں
۲۵	ہیولے	صورت۔ ڈھانچا
۲۶	جانِ موافق	وفا کرنے والی جان
۲۹	قربت	نزدیکی
۲۹	سدرۂ طوبیٰ	جنت کا ایک درخت
۳۰	نارِ خلیل	وہ آگ جس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ ڈالے گئے تھے اور پھر وہ بحکم خدا گلستاں ہو گئی تھی۔
۳۰	بادِ مسیحا	حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کی پھونک جس سے مردے زندہ ہو جاتے تھے
۳۱	تا ماہ بہ ماہی	آسمان سے زمین تک
۳۱	ثرےٰ	زمین کے نیچے کی مٹی نمناک خاک۔ پاتال۔

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۳۱	ثریا	پروین۔ جھمکا۔ وہ چھ سات ستارے جو باہم متصل واقع ہیں۔
۳۲	ناظر	دیکھنے والا۔
۳۳	لحیان	صاحب ریش دراز
۳۴	حمرا	سُرخ
۳۵	درایت	عقل و دانش۔
۳۷	یوسفؑ صالحؑ موسیٰؑ و عیسےٰؑ	پیغمبروں کے نام ہیں
۳۸	آیہ کرسی	کلام مجید کی ایک آیت کا نام ہے۔
۳۸	آیت قدسی	کلام مجید کی آیت کی طرف اشارہ ہے
۳۸	نمایم	نوم کی جمع ہے (نوم بمعنی نیند)
۳۸	عزایم	عزم کی جمع ہے (عزم ارادہ)
۳۹	صارم برّاں	چمکتی ہوئی تیز تلوار۔
۳۹	اُقتُل اُقتُل	قتل کرو قتل کرو۔
۳۹	نحن قتلنا	ہم نے مار ڈالا۔
۴۲	جوہر ثانی	عقل دوم (جو عقول عشرہ سے ہے۔)

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۴۳	غیر تفاؤل	فال اور شگون نہ لینا
۴۴	عود قماری	قمار ایک شہر کا نام ہے وہاں کا عود اچھا ہوتا ہے
۴۴	عنبر سارا	خالص عنبر، خوشبودار موم
۴۵	دانش یونان	یونان کی عقلمندیاں
۴۶	جزو لایتجزے	ایسا جزو جس کے ٹکڑے نہ ہو سکیں
۴۷	خطا امضا	فرمان
۴۹	گوہر مکنوں	قیمتی اور آبدار موتی
۵۴	خسرو خاور	آفتاب (مراد بادشاہ سے ہے)
۵۸	منضم	قائم ڈھکا ہوا۔ سایہ کیا ہوا

قصیدہ نمبر (۳)

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱	معتدل	مزاج میں (اعتدال) برابری رکھنے والی جس میں افراط و تفریط نہ ہو۔
۲	دار الشفا	شفا پانے کا مکان
۳	مومیا	وہ دوا جس سے عضو شکستہ جڑ جاتا ہے
۴	احتراق	جلنا بھننا
۷	صفرا	ایک خلط زرد رنگ۔ پت
۱۰	جدوار	زہر کا اثر دور کرنے والی دوا۔ نربسی
۱۰	زقوم	تھوہر۔ ایک خاردار درخت جنگلی نہایت کڑوا مزہ رکھنے والا
۱۰	حنظل	اندرائن کا پھل
۱۱	نیش کی جا نوش ہو دنبالۂ زنبور میں	بھڑ (بر) کے ڈنک سے بجائے تکلیف کے شہد کا مزا ہو
۱۵	ھُوَ الشافی	اطبا نسخہ پر تبرکاً "ھو الشافی" (شفا دینے والا اللہ ہی) لکھتے ہیں
۱۷	بدر الدجا	چودھویں رات کا چاند۔ پورا چاند
۲۱	تفتیح	کھولنا۔ کھول دینا۔
۲۲	نفخ	ابھار۔ پھلاؤ
۲۲	امتلا	پُر ہونا۔ پیٹ بھرنا۔ بدہضمی سے پیٹ پھولنا۔
۲۳	جید الکیموس	کنایہ ہے۔ جلد ہضم ہونے والی اور جزو بدن ہونے والی غذا
۲۹	اقویا	جمع ہے قوی کی۔ تندرست مضبوط۔ بہادر

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۳۴	انتہا	بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔ افزوں ہونا
۴۴	ماء الحیات	آب حیواں۔ وہ پانی جس کے پینے سے انسان کبھی مرتا نہیں ہے۔ کنایہ عرف سے ہے
۵۰	کشنج	ایک قسم کی آتشبازی
۵۲	بُرج	ایک قسم کی آتشبازی۔ غبارہ
	قصیدہ نمبر (۳)	
۵	پاتراب (اصل لفظ پائے تراب ہے)	مقام بدلنا۔ جگہ تبدیل کرنا۔ اٹنگون سفر کے لیے کچھ سامان سفر منتقل کرنا
۱۱	نکیرین	منکر نکیر۔ قبر میں مردے سے سوال و جواب کرنے والے دو فرشتے
۱۲	کلاب	جمع ہے کلب کی
۲۱	صفیر	آواز سیٹی جو پرندوں کے واسطے دی جاتی ہے۔
۲۲	صوابدید	صلاح درست۔ تجویز۔ نیک
۲۳	حکمت اشراق	اشراقیوں کی حکمت۔ حکمائے اشراق مکاشفہ سے تعلیم دیتے تھے
۲۶	اجتناب	پرہیز کرنا

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۳۰	شیب	بڑھاپا
۳۲	دُرجاب	ڈبیا جس میں زیور و جواہرات رکھے جائیں
۳۶	ذناب	دُم
۳۸	اکتساب	حاصل کرنا۔ اختیار کرنا
۴۱	التہاب	آگ کا بھڑکنا
۴۶	دعاء فلاح	ایک دعا کا نام ہے
۴۶	مستجاب	قبول کیا گیا
۴۷	غراب	کوّا
۵۰	ذباب	شہد کی مکھی
	قصیدہ نمبر (۴)	
۲	تصوّر	کسی چیز کی صورت کا بغیر حکم عقل میں آنا (اصطلاح منطق)
۲	تصدیق	حکم (اصطلاح منطق)
۳	علم حصولی	وہ علم جس کی صورت ذہن میں ہو صورت مفہوم۔ ماہیت کی
۳	علم حضوری	وہ علم جس کی صورت ذہن میں نہ ہو اور بلا واسطہ ہو جیسے نفس ناطقہ
۶	صور	صورت کی جمع ہے شکلیں صورتیں۔

نمبر شعر	الفاظ	معنی
		تدبیریں۔
۱۰	توضیح	تفصیل
۱۰	نجوم	جمع ہے نجم کی یعنی ستارہ یعنی علم نجوم ستاروں سے متعلق ہے
۱۰	ہیئت	وہ علم جس میں اجرام فلکی میں کی گردش اور کشش وغیرہ کا بیان ہے
۱۲	طبیعی	علم طبیعیات وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل کا حال درج ہو۔
۱۴	السماء انشقت	یعنی آسمان میں شگاف بحکم خدا ہو سکتا ہے
۱۵	تناسخ	دوبارہ جنم لینا روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں آنا۔
۱۷	اجساد	جمع ہے جسد کی یعنی جسم
۱۹	اعراض	جمع ہے عرض کی۔ وہ چیز جو دوسری چیز کے سبب قائم ہو۔
۲۰	منقول	نقل کیا گیا یعنی جو کچھ کتب میں درج ہے۔
۲۰	معقول	جس کو عقل قبول کرے
۲۲	مجسطی	علم ریاضی کی ایک کتاب ہے جس میں دلائل و اصول اشکال ہندسہ کے بیان کیے گئے ہیں
۲۳	قانون	علم طب کی ایک مشہور کتاب ہے
۲۳	قاموس	لغت عربی کی ایک مشہور کتاب ہے
۲۴	لون	رنگ۔ چہرہ کی رنگت سے مرض شناخت کرنے کا کنایہ ہے۔
۲۵	نباتات	زمین سے پیدا ہونے والی اشیاء از قسم درخت وغیرہ
۲۵	جمادات	زمین سے نکلنے والی اشیاء از قسم پتھر معدنیات وغیرہ
۲۶	سوفسطائی	وہ گروہ حکما جن کے عقیدہ کی بنا وہم پر ہے یہ حقائق کو نہیں مانتے
۲۷	معتزلی	ایک فرقہ جو دیدار خدا کا قائل نہیں ہے۔ کنارہ کرنے والی جماعت۔
۲۸	جبری	وہ فرقہ جو کہتا ہے کہ بندہ کو اپنے کام میں اختیار نہیں ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۸	قدری	وہ فرقہ جو کہتا ہے کہ انسان کو اپنے کام میں قدرت ہے یا اختیار ہے۔
۲۹	وجودی	خدا کو مجسم ماننے والا گروہ
۲۹	شہودی	خدا کو حاضر جاننے والا گروہ
۳۱	جفار	علم جفر جاننے والا۔
۳۲	خانہ کیسہ داخل خارج وغیرہ	رمل کی دستکال کے نام ہیں
۳۷	سیمیا	علم طلسم یعنی اشیاء موہوم کے شعبدے دکھانا۔ اپنی روح دوسرے جسم میں لیجانا
۳۹	فرائض	جمع ہے فرض کی
۳۹	نوافل	جمع ہے نفل کی
۴۲	عروضی	علم عروض کا جاننے والا شاعر
۴۴	موبد	آتش پرستوں کا پیشوا
۴۴	تبعیت	اتباع کرنا۔ پیروی کرنا متابعت کرنا
۴۶	نغز	نادر۔ خوب۔ اچھا
۴۷	العلم حجاب الاکبر	علم بڑا پردہ ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۵۳	احسنت	مرحبا۔ واہ وا۔ تعریف کرنا
۵۳	اہل فطنت	عقلمند لوگ۔ ذہین لوگ طبیعت دار لوگ
۵۷	جرّ اثقال	وہ علم جس کے ذریعہ سے بھاری چیزیں بہ آسانی اٹھائی جا سکیں۔
۵۹	سحبان	ایک مشہور عربی شاعر کا نام
۶۲	تقویم	جنتری۔ پترا۔
۶۳	بوسینا	ابن سینا۔ ایک حکیم کا نام ہے
۶۵	علم نیرنج	جادو کا علم۔ نیرنج بمعنی جادو
۶۵	نخل نارنج	نارنگی کا پیڑ
۶۶	رجم و لعنت	لعنت و ملامت۔ رجم کے معنی ہیں پتھر مارنا
۶۷	ظلوم جہول	تاریکی اور جہل والا۔ کنایہ ہے انسان کی طرف
۶۸	خرق عادت	کرامات۔
۷۱	نوید بہجت	خوشخبری۔ خوشی کی خبر
۷۸	چاہ بابل	شہر بابل کا کنواں بعض کے

نمبر شعر	لفظ	معنی
		نزدیک ایک کنواں ہے جس میں ہاروت ماروت دو فرشتے قید ہیں
۷۸	ہاروت	ہاروت فرشتہ کا نام
۸۲	حُمرت	سُرخی۔ لالی
۸۶	جعد	چوٹی۔ [illegible]
۸۸	تبختر	نازو انداز۔ تکبر۔ غرور
۹۱	لا نعم قم	سو نہیں۔ آٹھ
۹۳	شیشۂ ساعت	ریت گھڑی
۹۵	شعلۂ جوالہ	گرداگرد پھرنے والا شعلہ بہت جلد پھرنے والا شعلہ
۹۹	ادہم لیل	کنایہ ہے رات سے۔ ادہم۔ اسپ سیاہ
۹۹	اشہب یوم	کنایہ ہے دن سے۔ اشہب۔ سفید گھوڑا
۱۰۰	فلق	سفیدۂ صبح۔ صبح کی سپیدی
۱۰۲	نزہت	پاکیزگی۔ خوشحالی
۱۰۵	مشق	وہ کاغذ جس پر خوشخطی کی مشق کی جاتی ہے۔
۱۰۷	قل ہونا	ختم ہونا۔ تمام ہونا۔
۱۰۷	قلیا تمام ہوئی	قصہ ختم ہوا۔ خاتمہ ہوا

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۰۸	کھرج و چھوت	راگ کے سُر ہیں
۱۰۹	مغبچہ	خوبصورت لڑکا۔ مے فروش کا لڑکا
۱۱۰	للت نام کلی	راگنیوں کا نام ہے
۱۱۳	خروس	مُرغ
۱۱۴	مرغان اولی اجنحہ	فرشتوں سے کنایہ ہے
۱۲۰	طوبیٰ لک	خوشی کی بشارت ہو
۱۲۳	قامع کفر و الحاد	کفر و الحاد کا توڑنے والا۔ مٹانے والا
۱۲۴	ماحی شرک و بدعت	شرک بدعت کا نیست و نابود کرنے والا۔ مٹانے والا محو کرنے والا۔
۱۲۸	انعمت علیہم	تمام کیں اوپر تمہارے
۱۳۰	امنیت	امن۔ عافیت
۱۳۲	برجیس	مشتری ستارہ۔ برہسپت
۱۳۲	حجلۂ عیش	عیش خانہ۔ عیش کی جگہ۔ عالم خوشی۔
۱۳۲	ناہید	زہرہ۔ شکر۔ رقاصۂ فلک

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱۳۴	طاقہ	اونی یا ریشمی کپڑے کا تھان یا ٹکڑا
۱۳۷	برہان	دلیل عقلی وجہ
۱۳۹	موشگافی	باریکی کو سمجھا
۱۴۳	نبی کی عترت	نبیؐ کی اولاد
۱۴۴	عزم بالجزم	پختہ ارادہ مستقل ارادہ
۱۴۸	عقرب	بچھو۔ کژدم
۱۴۹	البرز	ایک مشہور پہاڑ ماژندران میں واقع ہے
۱۵۰	کشف	کچھوا
۱۵۳	حرز	پناہ کی جگہ۔ حفاظت
۱۵۴	کاوہ	گھوڑے کا چکر۔ گھوڑے کی گھوم
۱۵۶	سلمی	ایک خوبصورت عورت کا نام ہے مجازاً معشوقہ
۱۶۲	مہوس	کیمیاگر
۱۶۲	دیت	خوں بہا۔ معاوضہ
۱۶۶	شمیم	خوشبو۔ وہ ہوا جس سے خوشبو آوے

قصیدہ نمبر (۵)

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۲	مجرا	سلام تعظیم
۳	دعائے حرز	حفاظت کی دعا
۶	نارون	ایک قسم کا انار کا درخت جس کا پھول نہایت خوشنما ہوتا ہے
۸	کرگدن	گینڈا۔ کرگدن کی شاخ گینڈے کا سینگ
۹	نسترن	سیوتی (گل نسترن) گل سیوتی
۱۲	کرم ذو المنن	خدا کی مہربانی۔ خدا کی بخشش
۱۶	سدرہ (سدرۃ المنتہی)	ساتویں آسمان پر بیری کا درخت
۱۶	کنار	بیری کا درخت
۱۶	دُرِ عدن	عدن کا موتی۔ جو مشہور ہے۔ اچھا اور قیمتی موتی

قصیدہ نمبر (۶)

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱	صریر	قلم کی آواز۔ وہ آواز جو تحریر کے وقت قلم سے پیدا ہوتی ہے
۲	بم و زیر	راگ یا باجہ کی نیچی آواز
۷	حصیر	چٹائی۔ چٹائی کا فرش
۸	شبیر	ایک قسم کا ناچ۔ جو

نمبر شعر	لفظ	معنی
۹	سُبحہ	تسبیح، دعا۔ یہاں تسبیح
		کے منکوں سے مراد ہے
۹	تزویر	مکر۔ مکاری۔ زور
۱۲	گلخن	آتش کدہ۔ بھاڑ بھٹی
۱۲	ابرِ مطیر	برسنے والا بادل
۱۳	سنگِ یدہ	ایک پتھر ہوتا ہے جس پر مینہ
		برسنے کی دعا کا عمل پڑھ کر
		آسمان کی طرف دکھایا جاتا ہے
		اور بارش شروع ہو جاتی ہے
۱۶	شکر خندہ	تبسم مسکراہٹ
۲۱	تاک۔ چنار	تاک انگور کا درخت، چنار
	بید انجیر	ایک مشہور درخت جس سے
		آگ گرتی ہے۔ بید انجیر انجیر کا درخت
۲۴	سمیع بصیر	سمیع سننے والا بصیر دیکھنے والا
"	خبیر	خبر رکھنے والا
۲۵	عبیر	ایک خوشبو جو صندل، گلاب
		مشک اور زعفران سے
		ملا کر بناتے ہیں
۲۶	حمل	ایک برج آسمان کا
		نام ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۷	جہات ستہ	شش جہت تمام عالم دنیا
۲۹	شمس بازغہ	فلسفہ کی ایک کتاب کا
		نام ہے
۲۹	بدر منیر	ایک اردو مثنوی جس میں ایک
		شاہزادے کے عشق کا قصہ نظم کیا
		گیا ہے مثنوی میر حسن کے نام سے مشہور ہے
۳۰	صغرٰے	علم منطق کی شکلوں کا
	کبرٰے	نام ہے
۳۱	لائے مے	شراب کی تلچھٹ
۳۶	کحل	سرمہ
۳۸	فواق	ہچکی کا مرض
۳۸	زحیر	پیچش کا مرض
۳۹	تبخیر	حرارت۔ بھاپ بخار۔ کم بخار۔ وہ
		بخارات جو کھانا کھانے کے بعد دماغ کو چڑھتے ہیں
۴۵	تکسیر	لفظی معنی بہت سے ٹکڑے
		کرنا تعویذ کرنے والوں کی
		اصطلاح میں کسی نام کے عدد
		کو تعویذ کے خانوں میں صحیح
		سے ٹکڑے کر کے لکھنے کو کہتے
		ہیں کہ ہر طرف شمار برابر ہو

نمبر شعر	لفظ	معنی
۵۲	گنج خطیر	بڑا خزانہ۔
۶۱	تشاوروا فی الامر	کام میں مشورہ کرو۔
۶۵	قطمیر	وہ کتا جو اصحاب کہف کے ساتھ تھا لغوی معنی چھوارے کی گٹھلی کے اوپر کی جھلی
۷۸	خط منحنی	ٹیڑھا خط۔ ٹیڑھی لکیر
۷۹	اقلیدس	اقلیدس کا مشہور مصنف
۸۰	ابن مقلہ	ایک کامل خوشنویس جس نے خط نسخ ایجاد کیا۔
۸۲	عطارد	منشی۔ محرر نام ایک ستارہ کا
۸۳	زرقا	عرب کی ایک عورت جو تیزی نگاہ کے لیے مشہور تھی
۸۴	کجک	آنکس۔ لوہے کا نوک دار آلہ جس سے ہاتھی ہانکا جاتا ہے
۹۲	آب غدیر	تالاب یا گڈھے کا پانی
۹۴	تدویر	گردش۔ گھماؤ۔ دورہ

قصیدہ نمبر (۷)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۷	[illegible]	سوراخ کرنا۔ چھیدنا

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۹	خرمہرہ	کوڑی۔ گھونگا
۳۵	صدف	سیپی یا سیپی جس میں موتی پرورش پاتا ہے
۳۶	سمرن	مالا۔ تسبیح
۳۷	مسجد اقصا	بیت المقدس۔ ملک شام میں حضرت داؤد علیہ السلام کی بنا کردہ مسجد جو اب کعبہ یہودیان ہے۔
۴۸	لگن	تھالی طشت چلمچی شمعدان کو بھی کہتے ہیں
۴۹	ریش فرعون	فرعون کی داڑھی کو جاروب سے تشبیہ دی ہے کیونکہ اس میں موتی گوندھے جاتے تھے
۵۳	خنگ	گھوڑا
۶۵	اعمیٰ	اندھا۔ نابینا

قصیدہ نمبر (۸)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳	قلمرو	ولایت حکومت۔ ملک
۳	باجگذار	باج ادا کرنے والا خراج دینے والا مطیع
۴	شاہین	باز۔ ایک شکاری پرندہ جو پرندوں کا شکار کرتا ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۷	دبیر فلک	آسمان کا منشی۔ عطارد
۱۰	مشتری	خریدار
۱۲	حصار	قلعہ گڑھی شہرپناہ جو چاروں طرف سے گھیری ہو
۱۴	مطلع الانوار	نور نکلنے کی جگہ۔ نور کا مشرق
۱۵	سنگ باراں	ژالہ۔ اولہ۔ پتھر
۱۷	آبگینہ	کانچ۔ شیشہ۔ بلور
۱۸	تردد	فکر۔ سوچ
۲۰	صغار و کبار	جمع ہے صغیر و کبیر کی چھوٹے بڑے سب
۳۲	لیل و نہار	لیل بمعنی رات۔ نہار بمعنی صبح یا دن۔ روز و شب
۳۵	ساچق	شادی سے ایک دن قبل میوہ۔ کپڑے وغیرہ دولہے کے گھر سے دلہن کے یہاں جاتی ہیں اس رسم کو رسم اردو میں بری کہتے ہیں
۳۵	خط گلزار	وہ طرز تحریر جس میں پھول بوٹے دکھائے جاتے ہیں
۳۷	دبیر چرخ	منشی آسمان۔ عطارد

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۸	سہاگ	سہرے کی ضد ہو عروس کے گھر گایا جاتا ہے
۳۸	زہرہ	زنانہ فلک۔ ایک ستارہ کا نام ہے
۳۸	موسیقار	ایک پرندہ جس کی چونچ میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں اور ان میں طرح طرح کی آوازیں نکلتی ہیں۔ ایک باجہ کا بھی نام موسیقار ہے
۴۵	چادر گنج	ایک قسم کی آتش بازی
۴۹	ہوائی	ایک قسم کی آتشبازی جو اڑ کر آسمان کی طرف جاتی ہے۔ بڑی کپی
۴۹	شہاب ثاقب	روشن و چمکدار ستارہ جو آسمان پر مثل آتشبازی کے چھوٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے
۵۵	خالدا فی النار	ہمیشہ کے واسطے جہنمی ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے

قصیدہ نمبر (۹)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	حسّاس	دریافت کرنے والا حس اور ادراک کرنے والا کسی چیز کا معلوم کرنے والا

نمبر شعر	لفظ	معنی
٢	حواس خمسہ	پانچ حواس یعنی ذائقہ (چکھنا) باصرہ (دیکھنا) سامعہ (سننا) شامہ (سونگھنا) لامسہ (چھونا)
٣	روغن کبریت	گوگھرو یا گندھک کا تیل جو کیمیا بنانے کے کام میں آتا ہے
۴	نحاس	تانبا۔ مس
۴	عطاس	بیماری جس میں چھینکیں آتی ہیں چھینک
۵	مبدّل	تبدیل کیا ہوا۔
۹	سلسبیل	بہشت کی ایک نہر کا نام ہے
٢٣	خنّاس	دیو۔ شیطان
٢۵	احتساب	آزمائش کرنا حساب کرنا
٢٨	فیہ شفاء للناس	اس میں لوگوں کیلئے شفاء ہے (آیہ کلام مجید)
٣١	طاس	بڑا طشت
٣٣	داس	ہنسیہ (آلہ آہنی)
٣۴	نسناس	بن مانس۔ ایک جانور جو انسان سے مشابہ ہوتا ہے
٣۵	امّی	ان پڑھ۔ جاہل
٣٦	گاؤ خراس	کولہو کا بیل جس کی آنکھوں پر کپڑا بندھا ہوتا ہے
۴٠	قطاس	ترکی لفظ ہے اس کا معرب قوطاس ہے بمعنی دمچی
۴۴	قرطاس	کاغذ
۴۶	خضرؑ	ایک پیغمبر کا نام بحری مسافروں کے رہنما
۴۶	الیاسؑ	ایک پیغمبر کا نام خشکی کے مسافروں کے رہنما

قصیدہ نمبر (١٠)

نمبر شعر	لفظ	معنی
١	براق	اس چوپایہ کا نام ہے جس پر رسول اللہ شب معراج میں سوار ہو کر تشریف لے گئے۔
٢	اشراق	چمکنا۔ سورج کا طلوع ہونا
٣	اشواق	جمع شوق کی خواہشیں
۴	طاقت طاق بکنی	قوت بیکار تھی جو صلاحیت تھا عاجز تھے
۵	مشائیں	جمع ہے مشائی کی حکماکا وہ گروہ جو حقائق اشیاء کا ادراک بدون دلیل کے نہیں کرتا۔
۶	اہل وراق	حکمائے اشراقیین جو اپنی صفائی قلب سے لوگوں کے دلوں کا حال معلوم کر لیتے تھے

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
٦	وثاق	گھر حرم سرا	١٨	زال دُنیا	بوڑھی دُنیا
٨	ثابت	وہ تارہ جو قائم ہو گردش نہیں	١٩	بطی الحرکت	سُست چلنے والا کم حرکت
		کرتا ہو			کرنے والا
٨	سیارہ	وہ تارہ جو گردش کرتا ہو	١٩	تگ و دو	دوڑ دھوپ۔ فکر و تشویش
٨	اہل وفاق	موافقت کرنا۔ سازگاری	٢٠	نفخ	اپھار۔ پھولاؤ
٩	نجم ناہید	زہرہ۔ رقاص فلک	٢٠	پُرباد	ہوا سے بھرا ہوا۔ پھولا ہوا
١٢	ثریا	پروین۔ وہ چھ ستارے جو باہم	٢٠	تنقیہ	پاک و صاف کرنا
		متصل واقع ہیں	٢١	آوازۂ دامہ	نقارے کی آواز۔ دھونسے
١٣	ایاق	شراب کا پیالہ			کی آواز
١٣	جلترنگ	ایک باجے کا نام ہے جو پیالوں	٢٤	باربد	خسرو پرویز کا نامور مطرب
		میں پانی بھر کر تیلیوں سے			یعنی گانے والا
		بجایا جاتا ہے	٢٥	زابل، نیمروز	
١٣	لعبتان فلکی	آسمانی معشوق یعنی تارے		خراسان، عراق	ملکوں کے نام ہیں
		وغیرہ	٢٦	کمربستہ	کمر باندھے ہوئے مستعد
١٣	اذواق	جمع ہے ذوق کی	٢٦	چاق	تیار۔ آمادہ
١٣	اختر دمدار	دُمدار ستارہ۔ جھاڑو تارہ	٢٩	طبع وقاد	روشن دل۔ روشن ضمیر
١٥	چقماق	آگ نکالنے کی پتھری۔ وہ پتھر			تیز طبیعت
		جس سے آگ نکلتی ہو	٢٩	مہرہ	شطرنج کا مہرہ (تارہ کو مہرہ سے تشبیہ دی ہے)
١٦	ربط و وفاق	رابطہ، موافقت، میل کرانا۔	٢٩	مہراق	لغوی معنی وہ جگہ جہاں بہایا جائے
		لانا			اصطلاحی معنی بساط شطرنج۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۰	ہوس استنشاق	مرض دق کی طلب
۳۱	لخلخہ	چند خوشبودار چیزوں کو ملا کر سونگھا جاتا ہے۔ خوشبو
۳۲	اتراق	منزل پر پہونچنا
۳۳	استغراق	محو ہونا۔ ڈوبنا۔ کوشش بلیغ کرنا
۳۴	قشلاق	گرم ملک جہاں سرد پہاڑوں کے لوگ آکر سردی کے دن بسر کریں
۳۵	جوزائے غضب	غصے کے برج ہیں
۳۵	زمہریر	ٹھنڈی ہوا کا کرہ
۳۵	ییلاق	سرد ملک جہاں گرمی کے دنوں میں آرام کریں
۳۶	ماہ مہراق	برسات کا مہینہ
۳۸	شیلان	دستر خوان
۳۸	اطباق	جمع ہے طبق کی
۳۹	اطلاق	صادق آنا۔ تطابق
۴۰	غوامض	باریک معانی۔ کلام کی باریکیاں
۴۱	انامل	انگلیاں

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۱	سنگ سماق	ایک قسم کا سخت پتھر
۴۲	عاق	چھوڑ دینا۔ فرزندی سے علیحدہ کر دینا
۴۳	سپہر ہفتم طاق	ساتواں آسمان۔ ساتویں آسمان کا سر
۴۴	زنار	جنیو۔ اہل ہنود ایک قسم کا ڈورا کاندھے سے کمر پر لٹکاتے ہیں
۴۴	خط نطاق	رومال یا پٹکہ
۴۵	سرمہ گلو	گلا بیٹھ جانا۔ ہو جانا (سرمہ کھانے سے گلا بیٹھ جاتا ہے)
۴۵	حسود نفّاق	زیادہ گو دشمن۔ زبان دراز بدخواہ۔ بک بک کرنیوالا حاسد
۴۶	اہل سیاق	حساب داں۔ ریاضی داں
۴۶	تریاق	زہر مہرہ۔ زہر کی دوا
۴۸	خناق	ایک بیماری حلق کی
۴۹	خیل و حشم	کثرت و ہجوم
۴۹	ازبک	مشہور بادشاہ جس کے پاس لشکر کثیر تھا

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
٤٩	قلماق	مشہور بادشاہ جس کے پاس لشکر کثیر تھا	٦٠	صفت اطعمہ	کھانوں کی تعریفیں
٥٠	چماق	لوہے کا گرز جو شش پہلو ہوتا ہے	٦١	بسحق	ایک ظریف شاعر تھا جو اپنے اشعار میں طعام کا تلازمہ باندھتا تھا
٥١	الصاق	لگاؤ۔ چپکاؤ۔ پیوند	٦٢	انفاق	نفقہ دینا۔ روزی دینا
٥٢	شقاق	دشمنی۔ مخالفت		قشون	فوج کا ایک گروہ۔ ایک دستہ
٥٣	شلتاق	جنگ۔ فساد۔ جھگڑا			
٥٤	ہفت اوراق	سات ورق یعنی آسمان کے ساتوں طبق	٦٣	قبچاق	ایران اور توران کے درمیان ایک جنگل ہے
٥٦	فتراک	شکاربند تسمہ۔ جو زین میں لگاتے ہیں	٦٤	حراق	خوب جلانے والا۔ تیز جلانے والا
٥٧	نطاق	کمربند۔ پٹکا	٦٥	قزغل	لبادہ
٥٨	مطراق	ہتوڑہ (چابک سے مراد ہے)	٦٦	استبراق	ریشمی کپڑا
			٦٨	فواق	ہچکی۔ ہچکی۔ وہ ہوا جو سینہ سے نکلتی ہے
٥٩	استنشاق	ناک کی راہ سے کسی چیز کا دماغ میں پہونچانا پانی یا دوا وغیرہ کا ناک کے رستہ سے کھینچنا	٧٠	محاق	چاند کا گھٹنا۔ اس کی ابتدا قمری مہینہ کی ٥ تاریخ سے ہوتی ہے
٦٠	البرز	مازندران میں ایک پہاڑ ہے	٧١	ازہاق	مٹا دینا۔ اڑا دینا۔ فنا کر دینا۔ ہلاک کرنا

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قصیدہ نمبر (۱۱)	
۱	جوانِ رشیق	جوان بہت اچھے قد والا
۱	فلق	صبح کا سفیدہ۔ سپیدیٔ صبح
۴	چشمِ ابلق	کنجی آنکھ
۶	زنبق	ایک پھول نہایت خوشبودار تیز بو۔ چنبیلی کا پھول
۷	کل طویل احمق	سب لمبے بیوقوف ہوتے ہیں
۸	فتق	کشادگی۔ چیرنا
۹	کلامِ مغلق	مشکل کلام جس کا مطلب سمجھ میں نہ آسکے۔
۱۴	زورق	کشتی خورد
۱۵	منطق	ایک علم جو عقلی دلائل سے حق کو ناحق اور ناحق کو حق ثابت کر دیتا ہے
۱۷	ساق	پنڈلی
۲۱	یلمق	قبا۔ عبا۔ چغہ
۲۲	استبرق	ایک قسم کا ریشمی کپڑا
۲۴	راوق	خالص شراب
۲۵	حدق	نظر۔ نگاہ۔ کسی چیز کی طرف نگاہ کرنا

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۷	لبید و حمیق	دو مشہور شاعر عرب میں گزرے ہیں
۳۰	مصدق	بالکل سچ۔ راست۔ صحیح
۳۳	بارق	تلوار کی دھار۔ تلوار کی چمک
۳۵	بچپلق	پتھر کا بچہ۔ پتنگ کا بچہ
۳۷	جوسق	قصر و محل
۳۸	سرمق	بتھوے کا ساگ
۳۹	بیدق	شطرنج کا پیادہ
۴۰	لقلق (لک لک)	ایک آبی جانور جو سانپ اور مچھلی کا شکار کرتا ہے۔
۴۱	نظم و نسق	انتظام۔ حسن تدبیر
۴۳	علق	جونک
۴۷	زیبق	پارہ
	قصیدہ نمبر (۱۲)	
۱۲	روزِ علوِ جاہ	مرتبہ کو اعلیٰ کرنیوالا دن۔ یوم خوشی
۱۸	وام	قرض۔ ادھار
۲۱	نارِ خلیل	حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں پھینکا گیا تھا اور وہ آگ بحکم خدا گلستان بن گئی تھی

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۳	سیل فنا	یعنی فنا کا دریا موت کی لہر
۲۵	سوفار	تیر کا دہن۔ تیر کی گرفت تیر
	قصیدہ نمبر (۱۳)	
۱	طرب افزا	خوشی بڑھانے والا
۱	ہزاروں فرسنگ	ہزاروں کوس۔ کوسوں دور
۹	پتنگ	پروانہ وہ کیڑا جو شمع پر قربان ہو جاتا ہے
۱۰	سمندر	ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے آتش کدہ کا چوہا
۱۰	خرچنگ	سرطان۔ کیکڑا۔ گنگچہ
۱۳	نبض محموم	بخار والے کی نبض
	قصیدہ نمبر ۱۴	
۱	حبذا	بہت اچھا۔ خوب۔ شاباش
۲	بارک اللہ	مبارک ہو۔ اللہ کی برکت ہو اللہ برکت دے
۳	خیر مقدم	پیشوائی کرنا

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲	باد شمال	پہاڑی ہوا۔ وہ ہوا جو مینہ برساتی ہو
۵	ہے عجب ہو روشن خضر	حضرت خضر گورے اور
	اگر رنگ بلال	حضرت بلال سیاہ رنگ تھے
۱۳	حال	جلسہ حال و قال پر وجدانی حالت۔ کیفیت
۱۴	قیفال	ایک رگ جس سے خون نکالنے پر چہرہ اور گلے کی بیماریاں دور ہوتی ہیں
۱۶	ہوں قلم ہاتھ	ہاتھ کٹ جاویں
۱۶	خدائے متعال	خدائے اعلیٰ و برتر
۱۸	مسیحا دم	حضرت عیسیٰ جیسی پھونک جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے
۲۰	یوسف رخ	حضرت یوسف جیسا چہرہ یہ پیغمبر بہت خوبصورت تھے
۲۰	داؤد الحان	حضرت داؤد جیسی آواز یہ پیغمبر خوش الحانی میں مشہور تھے
۲۰	سلیمان حشم	حضرت سلیمان کی طرح
	موسیٰ کف	حضرت موسیٰ جیسی ہتھیلی جن کے ہاتھ کی روشنی ید بیضا مشہور تھی

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۰	صالح اعمال	حضرت صالح پیغمبر جیسے خوش اعمال
۲۱	بحر نوال	بخشش و عطا کا سمندر
۲۲	کسوف	سورج یا چاند کا گہن میں آنا
۲۳	ہبوط	پستی۔ ستارہ کا نیچ میں ہونا یعنی جائے شرف سے ساتویں برج میں آنا
۲۷	مثقال	ایک وزن بقدر ساڑھے ۴ ماشہ
۲۹	معلق	لٹکا ہوا۔ درمیان میں
۳۰	تپ محرق	جلانے والا بخار۔ بہت تیز بخار۔ شدت کی تپ ایک خاص قسم کی تپ جس میں تیزی زیادہ ہوتی ہے
۳۱	قوت ماسکہ	نام ایک قوت کا جو غذا کو معدہ میں ٹھہرا رکھتی ہے۔
۳۲	ارسطو و فلاطوں	دو مشہور حکیم تھے
۳۴	سیال	بہنے والا۔ چلنے والا۔ رقیق
۵۱	اضمحلال	پژمردگی۔ کمزوری
۵۵	غرۂ ماہ شوال	عید الفطر

نمبر شعر	لفظ	معنی
۵۶	مدح سگال	تعریف کرنے والا۔ مدح کرنے والا

قصیدہ نمبر ۱۵

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	محیل	حیلہ گر۔ مکار
۶	شہباز	باز ایک شکاری پرندہ جو چیل کے مشابہ ہوتا ہے
۸	تحت الثری	زمین کے نیچے
۱۳	جر ثقیل	ایک علم جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے پتھر اوپر چڑھائے جاتے ہیں۔
۱۸	تاویل	بیان کرنا کسی چیز کو ظاہر سے پھیر کر اور معنی بیان کرنا
۲۳	راحل	رحلت کرنیوالی۔ جانے والی رخصت ہونے والی۔
۳۰	مندیل	پگڑی۔ عمامہ۔ صافہ
۳۱	نخیل	خرمہ کے درخت
۳۲	شوق تقبیل	قبول کرنے کی خواہش۔ مانگنے کی خواہش
۳۵	اکلیل	کلاہ۔ تاج
۳۶	تبجیل	بزرگی کرنا۔ عزت کرنا

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۹	تفضیل	فضیلت۔ بزرگی
۴۰	اولادِ تمر	تیمور بادشاہ کی اولاد
۴۲	الجنس الی الجنس یمیل	ایک سی چیزیں اپنی جنس کی چیزوں کی طرف میلان رکھتی ہیں۔
۴۶	تعدی	ظلم۔ جور
۴۸	دانۂ ہیل	الائچی کا دانہ
۵۱	ہیل	سیٹی جو کبوتر کے اڑانے کو دی جاتی ہے
۵۲	صہیل	گھوڑے کی آواز
۵۶	عرصہ	میدان۔ موقعہ
۶۲	خونِ ہابیل	ہابیل کا خون۔ ہابیل و قابیل حضرت آدم کے بیٹے تھے قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تھا
۶۴	میل	سُرمہ لگانے کی سلائی
۶۹	جلیل	صورت قبول کرنا۔ جلوہ میں آنا
۸۰	مزلت	لغزش کرنا۔ پھسلنے کی جگہ

قصیدہ نمبر ۱۶

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	فرق والتیام	پھٹنا اور پھر مل جانا۔ جو لوگ جسمانی معراج نبوی کے قائل نہیں ان کا خیال ہے کہ آسمان پھٹ کر پھر نہیں مل سکتا ہے یا یہ کہ آسمان میں راستہ ہونا ناممکن ہے۔
۲	خطِ محور	گردش کرنے والا خط
۳	سبعہ سیارہ	سات سیارے (قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری، زحل)
۳	سائر	سیر کرنے والا۔ پھرنے والا
۳	ثوابت	جمع ہے ثابت کی۔ ثابت قائم ہونے والے تاروں کو کہتے ہیں۔ سیارے گردش کرنے والے تارے کہلاتے ہیں۔
۳	سپہرِ ہشتمیں	آٹھواں آسمان
۳	زمہریر	انتہائی درجہ کی ٹھنڈک
۳	غمام	ابر۔ بادل
۵	قوسِ قزح	دھنک۔ دھنش

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۶	بامرام	کامیاب۔ بامراد	۱۳	کلیات خمسہ	پانچ حواس
۷	بدیع	نادر۔ انوکھی۔ نئی بات	۱۳	ایساغوجیا	منطق کی ایک کتاب کا نام ہے۔
۷	ایراد	وارد کرنا	۱۳	جنس فصل۔ نوع۔ خاصہ عرض عام	علم منطق کی اصطلاحات
۸	ان لن	اصطلاح نحو	۱۴	مادی علت	وہ مادہ جس سے چیز بنی ہو
۸	جازم	مضبوط کرنے والا۔ ساکن کرنے والا۔ جزم دینے والا	۱۴	فاعلی علت	جس نے کوئی شی بنائی ہو
۸	ان ولم	اصطلاح نحو	۱۴	علت غائی	فائدہ اس چیز کا جس کے لیے وہ بنائی گئی۔
۸	لمّا ولام	" "	۱۶	سعد اکبر	مشتری۔ قاضی فلک
۹	افاعیل و تفاعیل	تقطیع کے دوران کی طرف اشارہ ہے	۱۶	قوس حوت	آسمانی بروج کے نام
۱۰	زحاف	رکن شعر میں کسی حرف کے گرجانے یا بڑھ جانے کو کہتے ہیں	۱۶	جوزا و حمل	آسمانی بروج کے نام ہیں
۱۱	بحران	حالت بخار میں جب مزاج میں سخت تغیر ہوتا ہے اس کو بحران کہتے ہیں۔ نازک وقت	۱۶	شمس	آسمانی برج کا نام ہے
۱۱	الوان	جمع ہے "لون" کی لون معنی رنگ	۱۷	سنبلہ	آسمانی برج کا نام ہے
۱۲	ناخن حکاک لاذع رخوہ، ثاقب تقلیل	امراض کے نام ہیں	۱۷	عقیم	بانجھ (جس عورت کے بچہ پیدا نہ ہوتا ہو)
			۱۸	برجیس کیواں	یعنی مشتری و زحل دو ستاروں کے نام
			۱۸	تیر و ماہ	ستاروں کے نام ہیں

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۹	بہرام	مریخ ستاروں کو کہتے ہیں	۲۵	سالک	صوفیوں کی اصطلاح میں اس شخص کو کہتے ہیں جو عقل رکھتے ہوئے خدا کی تلاش و جستجو کرے
۱۹	ماوراءالنہر	ملک توران جو نہر جیحوں کے اس پار ہے			
۱۹	ناہید	زہرہ ستارہ کو کہتے ہیں	۲۵	سلوک	طریقۂ عبادت و ریاضت جو سالک لوگ کیا کرتے ہیں
۲۱	اصطرلاب	نجومیوں کے ایک آلہ کا نام ہے جس سے آفتاب وغیرہ کی بلندی و پستی نیکی و نحوست اور دیگر آسمانی حال معلوم کرتے ہیں	۲۶	ابدال و اوتاد	اولیاء اللہ سے مراد ہے
			۲۸	مدہم پنچم کھرج گندھار دھیوت نکھاد	ہندی راگ کے سروں کے نام ہیں
۲۰	ارتفاع	اونچائی۔ بلندی	۲۹	ایاز و آبا ایلول، اویل	ترکی حسینوں کے نام ہیں
۲۱	زحل	ایک ستارہ کا نام ہے			
۲۱	عقلہ و انکیس	رمل کی شکلوں کا نام ہے	۳۳	روضۂ دارالسلام	بہشت۔ جنت
۲۲	برزخ	وقت موت سے قیامت تک کا زمانہ۔ دو مخالف چیزوں کے درمیان میں حائل ہونے والی چیز	۳۴	مرغزار	سبزہ زار۔ دوب کا میدان
			۳۴	سنگ رخام	سفید پتھر۔ سنگ مرمر
			۳۵	چاؤش	لشکر اور قافلہ کا نقیب عصا بردار
			۳۶	نسیم	خوشبودار ہوا جس سے خوشبو آئے
۲۳	جبر اور تفویض	علم کلام کی اصطلاح ہے			
۲۳	اہل اعتزال	فرقۂ معتزلہ	۳۶	طبلۂ عطار	طبلہ بمعنی چھوٹا صندوقچہ۔ عطار بمعنی عطرفروش۔ عطرفروش کا صندوقچہ
۲۴	استدراج	وہ باتیں جو خلاف قیاس کسی سے ظاہر ہوں			

نمبر شعر	لفظ	معنی
۷	مترادف	ہم معنی۔ دو ایسے لفظ جن کے معنی یکساں ہوں
۸	قطرۂ یم	مینہ کی بوند۔ بارش کے قطرے
۱۱	ملہم	الہام کیا گیا۔ القا کیا گیا
۱۲	مبہم	پوشیدہ۔ مشتبہ۔ وہ بات جس کا مطلب دریافت نہ ہو سکے۔
۱۳	طوبےٰ	عروسی
۱۴	حاتم	عرب کا ایک سردار جو سخاوت میں مشہور تھا۔
۱۴	دریوزہ گر	بھکاری۔ بھیک مانگنے والا
۱۵	منضم	ملایا گیا۔ ملایا ہوا۔
۱۶	قِران السعدین	دو نیک ستاروں کا ایک جگہ جمع ہونا
۱۷	یمن	اقبال مندی۔ مبارک کامیابی سعادت۔ برکت
۱۹	تہذیب و سلّم	یہ دونوں کتابوں کے نام ہیں جو منطق کے فن میں ہیں
۲۱	بربط	نام ایک ساز کا جس کو عود

نمبر شعر	لفظ	معنی
		بھی کہتے ہیں۔
۲۲	گٹکری	وہ پیچیدہ آواز جو گانے والوں کے گلے سے گاتے وقت لہرا کر نکلتی ہو۔
۲۲	لچھا	پیچ در پیچ تاگا۔ ڈورا سلسلہ
۲۳	کھرج۔ پنچم	راگنیوں کے سُروں کے نام ہیں
۲۴	سَم	آواز۔ تال۔ سُر
۲۵	مزامیر	گانے والوں کے ساز
۲۸	منڈھے کی صورت	سائبان یا شامیانہ جو اہل ہنود میں شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا ہے۔ اس کو منڈھا کہتے ہیں۔
۳۳	خیاطہ	سوئی
۳۶	گوشِ اصم	بہرہ کا کان۔ گوش یعنی کان اصم یعنی بہرہ
۳۹	جلاجل	جھانجھ۔ مجیرا۔ تال
۴۰	دمامہ	نقارہ۔ دھونسہ
۴۵	نُقل	ایک قسم کی شیرینی جو الائچی کے دانوں پانچو دہریاں پر شکر چڑھا کر بناتے ہیں۔

شعر نمبر	لفظ	معنی
۴۶	ابکم	گونگا۔ نہ بول سکنے والا
۵۵	اشہب	سبزہ گھوڑا
۵۵	ادہم	مشکی گھوڑا
۶۰	گلیم و شال	کمبل۔ لوئی۔ اونی کپڑے
۶۱-۶۲ تا ۶۶	چرخ۔ ہوائی۔ انار۔ مہتاب۔ چکر	آتشبازیوں کے نام ہیں
۷۱	فندق	ایک مشہور ولایتی میوہ سرخ رنگ بیر کی برابر ہوتا ہے اشارہ مہندی لگی انگلیوں کی طرف ہے
۷۴	طارم	بالاخانہ سب سے اونچا حصہ
۷۸	انت تعرف	کیا تو جانتا ہے
۷۸	نعم	ہاں
۸۱	مشک سودہ	پسا ہوا مشک
۸۴	قضائے مبرم	نہ ٹلنے والی موت
۸۷	پیہ	چربی
۸۸	اطم	ڈھیر۔ انبار۔ تودہ

قصیدہ نمبر ۱۵

شعر نمبر	لفظ	معنی
۱	نزار	لاغر۔ نازک۔ ضعیف
۱	پری چہرہ	پری کی صورت۔ خوبصورت۔ حسین

شعر نمبر	لفظ	معنی
۱	حور طلعت	حور کی صورت
۱	بلقیس	حضرت سلیمان کے زمانہ میں ملک شام میں ریاست سبا کی ملکہ تھی۔ سورج کو پوجتی تھی یہ ملکہ حضرت سلیمان کے نکاح میں آگئی تھی
۱	ماہ کنعاں	حضرت یوسف سے کنایہ ہے کنعاں یہودیوں کا ملک ہے فلسطین میں شامل ہے
۲	شیوہ	طرز۔ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ
۲	انیس خلوت	خلوت کا دوست
۲	جلیس جلوت	مجلس کا ہمنشیں
۳	بزم یاراں	دوستوں کا بے تکلف جلسہ
۳	عزلت	خلوت۔ تنہائی
۴	چشم فتاں	شوخ دیدہ۔ فتنہ اٹھانے والی آنکھ۔
۵	نگارستاں	باغ کے نقش و نگار
۵	عشق پیچاں	ایک بیل کا نام ہے جس کا پھول سرخ رنگ کا اور پتیاں باریک ہوتی ہیں

صفحہ	لفظ	معنی
۶	کج کلاہی	ترچھا پن۔ ٹیڑھ۔ خودنمائی
۷	ساغر کش	شراب پینے والا
۷	بیاض گردن	خوبصورت گردن
۷	صراحی آسا	صراحی کی مانند
۷	مرجان	حجرالبحر۔ مونگا
۸	کمر کا لچکانا	کمر کا لچکانا۔ لہرکھانا
۹	ساق سیمیں	چمکتی ہوئی پنڈلی
۹	قلت قامت	صفت محبوب چھوٹا سا قد
۱۱	جم	ایک ایرانی بادشاہ کا نام
		اُس کا اصلی نام جمشید ہے جم
		اُس کا مخفف ہے
۱۱	سکندر	مقدونیہ کا بادشاہ جو فیلقوس
		کا بیٹا تھا
۱۱	جلوس	تخت نشینی۔ بادشاہوں
		کی سواری کا دھوم سے نکلنا
۱۲	بالبداہت	صریحاً۔ برجستہ
۱۲	شفق شباہت	شفق سے ملتی جلتی صورت
۱۲	احسن	بہترین۔ خوب۔ بہت اچھا
۱۳	دوران	زمانہ
۱۳	ہفت اختر	سات ستارے (قمر۔ عطارد

صفحہ	لفظ	معنی
		زہرہ۔ شمس۔ مریخ۔ مشتری
		زحل)
۱۳	ہفت کشور	دُنیا کی سات بڑی اقلیمیں
		چین۔ ترکستان۔ ہند
		توران۔ ایران۔ روم
		شام (حسب تقسیم
		زمانہ قدیم)
۱۴	اختر ہمایوں	طالع نیک
۱۴	ماہِ گردوں	چاند سے مراد ہے
۱۴	شعلہ آسا	شعلہ کی مانند
۱۵	سحاب	بادل
۱۵	حکمرانی	حکومت۔ حکومت کرنا
۱۵	ابر نیساں	ابر بہار۔ وہ پانی جس کی بوند
		سیپ کے مونہہ میں پڑجانے سے
		موتی بن جاتی ہے
۱۶	قدغن	تاکید۔ تقیداً (صاحب غیاث
		اس لفظ کو ترکی بتاتے ہیں
۱۶	ہالہ	چاند کا کنڈل۔ دائرہ
		حلقہ
	تیغ بُرّاں	کاٹ کرنے والی تلوار

شعر	لفظ	معنی
۱۷	ہیجا	لڑائی۔ جنگ
۱۷	برق درخشاں	چمکنے والی بجلی
۱۸	طائر جاں	روح
۱۹	میموں	مبارک
۱۹	شیر گردوں	برج اسد۔ آفتاب سورج
	(دیوان کے بعض نسخوں میں شتر گردوں غلط چھپا ہے)	
۱۹	گاؤ زمیں	عوام کا عقیدہ ہے کہ زمین ایک گائے کے دو سینگوں پر رکھی ہوئی ہے جب زمین بھاری ہوجاتی ہے تو وہ گائے جھٹک کر سینگ بدلتی ہے اور بھونچال آتا ہے
۲۰	فغفور	بادشاہ چین
۲۰	چینی خانہ	چینی کے برتنوں کا ذخیرہ
۲۰	دارا	سکندر کا ہمعصر۔ ایران کا بادشاہ تھا
۲۱	امنڈ پڑنا	برس پڑنا۔ جوش میں آنا
۲۱	حاتم	ملک عرب کا ایک فیاض سخی سردار تھا
۲۳	گو	گیند

شعر	لفظ	معنی
۲۳	چوگاں	گیند کا بلا۔ گیند کا ڈنڈا
۲۴	فیل کوہ پیکر	تنومند۔ زبردست ڈیل ڈول والا ہاتھی
۲۵	تہنیت خواں	مبارکباد دینے والا۔ مدح کرنے والا

قصیدہ نمبر ۱۹

شعر	لفظ	معنی
۲	تہی	خالی
۵	افراط	زیادتی
۵	انبساط	خوشی
۱۲	نورتن کی چٹنی	نورتن بندی کا کھانا جس میں متعدد کھانے ہوتے ہیں
۱۴	تو بہ تو	تہ بہ تہ نیچے اوپر
۱۶	ساچق	مہندی۔ ایک رسم جو شادی سے ایک دن قبل ہوتی ہے
۲۴	سہاگ پڑا	کاغذ کا ایک تھیلا جس میں خوشبودار چیزیں ہوتی ہیں جو شادی کے موقع پر دولہا کے یہاں سے جاتا ہے
۲۵	ان یکاد	قرآن شریف کی ایک آیت۔ نظر کی طرف اشارہ ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۸	علو جاہ	مرتبہ کی زیادتی۔ قدر و
		منزلت کی ترقی
۵۰	مصقلہ	لوہے کا وہ آلہ جس پر تلوار
		وغیرہ کی دھار رکھی جاتی ہے
۵۳	شبدیز	گھوڑا

قصیدہ نمبر ۳۰

نمبر شعر	لفظ	معنی
۸	مو قلم	تصویر بنانے کا باریک
		قلم سے کام کرنا۔ بڑی [illegible] سے
		کام کرنا
۱۵	ماہ نخشب	حکیم مقنع نے ایک چاند بنایا
		تھا جو چاہ نخشب سے نکلا کرتا
		تھا اس کی روشنی چار فرسنگ
		تک پہنچتی تھی نخشب ترکستان
		میں ایک شہر ہے
۱۹	فسان	وہ پتھر جس پر چاقو یا چھری
		پر سان رکھی جاتی ہے [illegible]
		کا پتھر گردش میں رہتا ہے
۲۵	ثعبان	بڑا سانپ اژدہا جو اپنی سانس کے
		ساتھ انسان یا جانور کو کھینچ لیتا ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۶	مزرع	کھیت
۳۷	خاقانی ہند	ذوق کا خطاب ہے
۴۰	لجۂ بحر عماں	دریائے عماں کا کنارہ
۴۱	الانسان عبید	عربی کی ضرب المثل یعنی انسان
	الاحسان	احسان کا بندہ ہے
۵۰	سعیر	بھڑکتی ہوئی آگ۔ دوزخ
		کا چوتھا طبقہ
۵۱	کلبہ	حجرہ۔ چھوٹا گھر
۵۶	سودۂ الماس	برادۂ الماس۔ پسا ہوا
		الماس
۵۷	سنگ جراحت	ایک نرم قسم کا سفید پتھر
۶۰	علف	چارہ۔ جانوروں کی خوراک
		کو کہتے ہیں
۶۴	چرخ کیواں	چرخ یعنی آسمان کیواں یعنی
		زحل۔ مراد از روشنی زحل
۶۶	ناصیہ سائی	پیشانی گھسنا۔ سجدہ کرنا
۶۸	طرفۃ العین	آناً فاناً۔ فوراً۔ ایک اشارہ
۶۹	عیاذاً باللہ	خدا کی پناہ۔ خدا بچائے
۷۰	[illegible]	جانور یا آدمی کا [illegible]
۸۵	خرطوم	ہاتھی کی سونڈ

صفحہ	لفظ	معنی
۹۲	شب دیجور	کالی رات۔ اندھیری رات
۹۵	گاوِ گردوں	برج ثور
۹۵	گاوِ زمیں	وہ گائے جس کے سینگوں پر زمین ہے۔ مفصل دیکھو صفحہ ۱۴۲ پر
۱۰۷	مطبخ	باورچیخانہ۔ کھانا پکنے کی جگہ
۱۰۹	جعدِ مشکیں	سیاہ چوٹی
۱۱۴	عیدِ اضحےٰ	بقر عید۔ عید قرباں وہ عید جو دس ذی الحجہ کو ہوتی ہے اور حج

قصیدہ نمبر ۲۱

صفحہ	لفظ	معنی
۳	بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا	پانی میں تیرتے وقت حفاظت کے واسطے یہ کلمہ پڑھا جاتا ہے
۵	روح القدس	حضرت جبرئیل
۵	مبرہن	دلیل سے ثابت کیا ہوا
۱۰	ابراہیم ادہم	ایک مشہور ولی جو بادشاہت چھوڑ کر فقیر ہوگئے تھے
۱۱	انشائے برہمن	شاہجہاں کے زمانہ میں پنجاب کا ایک شاعر کا تخلص تھا اصل نام چندربھان تھا ایک مجموعہ خطوط فارسی جو منشا برہمن کے نام سے مشہور ہے اس کی مشہور کتاب ہے ۱۰۷۲ھ مطابق ۱۶۶۲ء میں فوت ہوا
۱۶	خود و جوشن	وہ چیزیں جو جنگ میں حفاظت کے واسطے پہنی جاتی ہیں

قصیدہ نمبر ۲۲

صفحہ	لفظ	معنی
۳	سیستاں	رستم پہلوان کا وطن
۹	سرسری	مجمل مختصر
۱۰	بہروزی	عزت۔ آبرو۔ توقیر شہرت
۱۳	نظر چڑھنا	پسند آنا
۱۴	انوری	فارسی کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے
۱۴	غواص	غوطہ لگانے والا۔ تلاش کرنے والا۔ غوطہ خور
۱۳	زورِ شناوری	تیرنے کی طاقت۔ تیرنے کی قوت
۱۷	ٹھٹھری	لرزنا۔ کانپنا۔ سردی سے جمنا اکڑ جانا

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۹	اورنگ سروری	تخت شاہی سے مراد ہے	۴۰	کھاتا سکندری ہے	ٹھوکر کھاتا ہو۔ گھوڑے
۲۰	دربان ہے تیرے	تیرا دربان سکندر کا			کی ٹھوکر کھانے کو سکندری
	درکا کرتا سکندری	ہم پایہ ہو۔ یا سکندر			کھانا کہتے ہیں
	ہو	تیرا دربان ہو	۴۱	مُہر اکبری	اکبر بادشاہ کے زمانہ کی اشرفی
۲۱	چتر	چھتر۔ چھتری			یا بادشاہ کی مہر
۲۱	چرخ چنبری	آسمان "نہ چرخ چنبری"	۴۲	رحل	جس پر رکھکر قرآن مجید کو
		۹ نو آسمان			پڑھتے ہیں۔
۲۳	تیغ شعلہ دم	تیز تلوار	۴۲	ام الکتاب	قرآن مجید۔ لوح محفوظ
۲۵	بیشہ	شیر کے رہنے کی جگہ			سورۂ فاتحہ الحمد
۲۵	نوشیرواں	ایک بادشاہ کا نام ہے	۴۳	فیل گردوں	استعارہ ہے آسمان کے
۲۶	مہوسوں	مہوس کی جمع۔ کیمیاگر			متعلق
۳۵	جاروب کش	جھاڑو دینے والا۔ صفائی	۴۴	عماری	ہودج۔ ہودہ ہاتھی کے
		کرنے والا			اوپر سواری کے لیے رکھا
۳۵	مشکوئے خسروی	شاہی محل سرا۔ بادشاہ			جاتا ہے
		کا مکان	۴۴	بُرج حمل	برج آتشیں تو آسمان
۳۶	منشور	فرمان۔ حکمنامہ۔ پروانہ			کے نو میں برج کا نام حمل ہے
۳۹	سحر سامری	سامری ایک جادوگر کا	۴۵	چار آئینہ	ایک قسم کی زرہ کا نام
		نام ہے جو حضرت موسےٰ	۴۶	سعد و نحس	نیک و بد
		علیہ السلام کے زمانہ میں تھا	۴۹	صد برگ	وہ پھول جس کی بہت سی
		سحر یعنی جادو۔ سحر سامری یعنی سامری کا جادو			پنکھڑیاں ہیں گیندے کا پھول

نمبر شعر	لفظ	معنی
٤٩	جعفری	زرد گیندے کا پھول
٥٠	میمنت	خوشی، مبارکی، برکت، سعادت
٥٠	رجعِ قہقری	پیچھے پلٹنا۔ لوٹنا۔ اُلٹے پاؤں پھرنا
	قصیدہ نمبر ٢٣	
٦	مجمر	انگیٹھی
٧	دانۂ سپند	اسگند
١٠	کرختگی	سختی
١١	خوں بہا	معاوضۂ خون۔ خون کا بدلہ دینا
١٤	دلِ فسردہ	بجھا ہوا دل۔ سردی سے جما ہوا دل۔ ٹھٹھرا ہوا دل
١٦	زبانِ درا	آوازِ جرس
١٩	کبوترانِ گرہ باز	وہ کبوتر جو ہوا میں اڑتے ہوئے (لوٹتے) گرہ کھاتے ہیں
٢١	ختن	ایک ملک ہے جہاں کا مشک مشہور ہے
٢٢	رجعت	بازگشت۔ سیاروں کی اُلٹی چال

نمبر شعر	لفظ	معنی
٢٢	خرچنگ	سرطان۔ کیکڑا۔ گنگچہ
٢٣	کولنار	پوست کا بوٹرا۔ وہ پھل جس کے اندر دانہ خشخاش ہوتے ہیں
٢٦	جنتری میں کھنچنا	ٹیڑھ نکالنا۔ سیدھا ہو جانا۔ جنتر ایک لوہے کا ٹکڑا ہوتا ہے جس میں چھوٹے بڑے متعدد سوراخ ہوتے ہیں اس میں تار کو کھینچ کر بڑھاتے ہیں۔
٢٨	عقدہ کشا	عقدہ کھولنے والا۔ مشکل کو حل کرنے والا
٢٩	قرعہ	رمل ڈالنے کا پانسہ
٣٠	کہربا	زرد چمکدار گوند
٣٥	تگرگ	ژالہ۔ اولہ
٣٠	خالِ سویدا	ایک سیاہ نقطہ جو دل پہ ہوتا ہے
٣١	کوہِ مروہ / کوہِ صفا	مکہ شریف میں دو پہاڑ ہیں
٣٢	تبخالہ	چھالہ جو بخار کے بعد ہونٹ پر پڑ جاتا ہے

شعر	لفظ	معنی
۴۵	قمر چو بستہ	بندھی ہوئی
۴۵	میان شستہ	موسم سرما کے درمیان
۴۸	اغنیا	غنی کی جمع ہے یعنی مالدار
۴۹	صباح و مسا	صبح و شام
۵۲	سُہا	نام ایک باریک ستارہ کا جو بنات النعش میں ہے
۵۳	گوے	گیند - لٹو
۵۵	لا انتہا	بے انتہا - بے تعداد
۵۶	ماکیان	مُرغیاں
۵۸	دشنہ	کٹاری ایک قسم کا خنجر
۵۸	ابا	نہ ماننا انکار کرنا
۵۹	قفا	پیچھے کی طرف پیٹھ کی طرف پس پشت
۶۲	اژدہا	بڑا سانپ
۶۵	نیشکر	گنا - اوکھ - ایکھ
۷۱	سبحہ	سمرنی تسبیح
۷۲	ذوالجلال	عزت و شان والا - خدا سے مراد ہے
۷۳	عقد ثریا	موتیوں کی لڑی - ثریا ایک تارا ہے ملے ہوئے چھ ستارے - پروین
۷۵	ذنب و راس	ایک ستارہ بصورت اژدہا اس کی پہلی سمت کو راس اور دوسری سمت کو ذنب کہتے ہیں
۸۰	مدعی	بُرا چاہنے والا - دشمن بدخواہ دعوے کرنے والا
۸۰	محیط دہر	احاطہ دہر - دُنیا کا گھراؤ
	قصیدہ نمبر ۲۴	
۶	کلال	کمہار - کسگر مٹی کے برتن بنانے والا
۱۲	اعتدال	برابر کرنا
۱۳	طوطی شیریں مقال	خوش گفتار طوطی
۱۵	شہ دریا نوال	دریا بخشنے والا بادشاہ نہایت سخی
۲۳	سفال	مٹی کا برتن
۲۴	سموم	گرم ہوا - لو جو گرمی کے دنوں میں چلا کرتی ہے
	قصیدہ نمبر ۲۵	
۱	ساون	ہندی سال کا چوتھا مہینہ برسات کا دوسرا مہینہ - جولائی اگست

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	قدح کش	شرابی
۵	تمیز	تمیز کیا گیا "ہوئے نہ تمیز" یعنی ایک دوسرے کا فرق نہ معلوم ہو
۵	کرہ ناری	آگ کا کرہ
۵	کرہ مائی	پانی کا کرہ
۶	قلزم عمان	دریائے عمان (ایک بڑا دریا) جو ملک یمن میں ہے
۷	متبسم	مسکرانے والا
۷	چشم نمائی کرنا	آنکھ دکھانا۔ دھمکانا۔ ڈانٹنا
۱۲	تسبیح ریائی	مکر کی تسبیح
۱۸	وسمہ	نیل کی پتی سے بالوں کو سیاہ کرنا۔ خضاب کرنا
۲۷	کروی شکل	بشکل کرہ (کرہ کے لغوی معنی گیند یا گول چیز ہیں اصطلاح میں دنیا کے نقشے کو جو گیند کی صورت بنایا جائے کہتے ہیں
۲۹	احسنت	تعریف کرنا۔ مبارکباد دینا شاباش دینا
۲۹	بہائی وسنائی	دو مشہور شعرائے فارس تھے
۳۵	ید بیضا	چمکتا ہوا ہاتھ سفید ہاتھ حضرت موسیٰ کا جلا ہوا ہاتھ

نمبر شعر	لفظ	معنی
		جسے آپ بطور معجزہ بغل میں لے جا کر باہر نکالتے تھے تو آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا تھا
۴۰	دیوان شفائی	دیوان یعنی غزلوں کا مجموعہ شفائی ایک فارسی شاعر کا تخلص تھا

قصیدہ نمبر ۲۶

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	بہجت فزا	خوشی پیدا کرنے والا
۱۰	صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ	موافق دستور اہل اسلام جب کسی خوبصورت یا عمدہ چیز کو دیکھتے ہیں تو اپنے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں جیسے سبحان اللہ مرحبا کہتے ہیں
۲	انوار عرفاں	خداشناسی کی روشنی
۲	لاف	شیخی۔ ڈینگ۔ زیادہ گوئی
۳	فرو فرہی	شان و منزلت
۳	فریدوں	ایک بادشاہ گزرا ہے
۳	نصفت	انصاف
۳	وہ جام ہے گیتی نما	یعنی اس جام میں صرف زمین کے حالات نظر آتے ہیں

شعر	لفظ	معنی
۶	تلطف کی نظر	نگاہ مہر۔ پیار کی نظر
۶	مومیا	مومیائی (مومیا) ٹوٹے ہوئے عضو کو جوڑ دیتی ہے

مخمس قصیدہ نمبر ۲۷

شعر	لفظ	معنی
۱	خسروا	اے بادشاہ
۱	گنبد دوار	دور کرنے والا گنبد۔ گردش کرنے والا۔ گنبد آسمان

قصیدہ مسدس دعائیہ ۲۸

شعر	لفظ	معنی
۱	سریر آرائے	تخت کو رونق دینے والا
۱	سلطان خاور	سورج
۱	دستور اعظم	وزیر اعظم
۱	صدر اعلیٰ	دیوانی کا اعلیٰ عہدہ دار
۱۰	سعد اکبر	مشتری
۲	عطارد۔ زہرہ زحل	ستاروں کے نام ہیں
۳	ہے نام سلیمان نگین حکمرانی سے	جب تک حضرت سلیمان کا نام ہے
۱۰	مجمر	عود دانی۔ عود جلانے کی انگیٹھی

شعر	لفظ	معنی
۱۱	اذفر	تیز خوشبو کا

قصیدہ ناتمام نمبر ۲۹

شعر	لفظ	معنی
۱	وقت شرف	ترقی کے وقت ستارہ کا اوج
۲	نجم سعادت	ستارہ۔ نیک بختی۔
۳	دم تحویل	سپرد کرنے کے وقت۔ تحویل داخل ہونے کو بھی کہتے ہیں
۵	ریختہ پر	پر جھڑا ہوا پر شکستہ مجبور

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۰

شعر	لفظ	معنی
۱	آہنگ	ارادہ
۲	بربط و چنگ	ساز۔ بجانے کے آلات
۵	شلنگ	کودنا۔ پھلانگ
۶	دلبر شنگ	شوخ معشوق
	تذرو	ایک خوش خرم پرند

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۱

شعر	لفظ	معنی
۲	طنین	مکھی کی آواز
۳	عربدہ پرداز	جھگڑا اٹھانے والا۔ لڑائی پیدا کرنے والا

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۳	ستارہ برسر پرخاش	تقدیر مخالف
۴	راہب	تارک الدنیا۔ پادری گوشہ نشین زاہد
۴	خطِ چلیپا	صلیب یا سولی کی شکل یعنی +

قصیدہ نا تمام نمبر ۳۲

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱	سرطان و اسد	وہ آسمانی برجوں کا نام ہے
۱	آب و ایلولہ	ترکی مہینوں کے نام ہیں
۲	روئیدگی	اُٹھان۔ اُگنا۔ پیدا ہونا
۲	انبتہ اللہ نباتاً حسنا	قرآن شریف کی آیت ہے اللہ نے کیا خوب سبزہ اُگایا ہے

قصیدہ نا تمام نمبر ۳۳

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱	گلشن کشمیر	کشمیر کا باغ (کشمیر کے باغات فرحت و تفریح کے واسطے مشہور ہیں)
۴	نام کو اللہ اکبر پا بڑی تیرہے	ہر اذان اور تکبیر میں اللہ اکبر
	ہر اذان میں شامل اور داخل بہ ہر تکبیر ہے	کہا جاتا ہے چونکہ بادشاہ کا نام اکبر شاہ تھا لہذا شاعر نے اُس کے نام کو داخلِ اذان و تکبیر بتایا ہے

مثنوی نا مکمل

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱	سرنامہ	خط کی پیشانی۔ شروع
۲	قرطاس	کاغذ
۶	بریز بریز	ڈالے جا ڈالے جا
۹	درنگ	تاخیر۔ تساہل۔ دیر
۱۰	طاق پر رکھنا	بھول جانا۔ خیال چھوڑنا
۱۱	پنبہ دہاں	روئی سے منہ بند ہونا
۱۸	پلک سے پلک نہ لگنا	نیند کا نہ آنا
۱۹	سنادر کھلا دینا	گونگا کر دینا
۲۲	واشد	کھلنا۔ شگفتہ ہونا
۲۵	استقامت	قیام کرنا۔ ٹھہرنا
۲۸	سنگ آمد و سخت	انتہائی مصیبت کی طرف اشارہ ہے
۳۵	انا ربکم	میں ہوں رب تمہارا

سہرا

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱	یمن سعادت	نیکی۔ خوش نصیبی۔ نیک بختی

صفحہ	لفظ	معنی
۴	صل علے	(ان پر رحمت ہو) تحسین
۴	سبحان اللہ	خدا پاک ہے (کلمۂ آفریں)
۵	اخلاص	محبّت
۵	سورہ اخلاص	سورۂ قل ہو اللہ جو برکت اور ازدیاد اخلاص کے لیے پڑھتے ہیں
۸	تزئین	رونق۔ زیادتی۔ زینت
۱۰	معطر	خوشبودار۔ عطر سے بسا ہو
۱۱	طُرّہ	پگڑی کا کلغی نما حصّہ
۱۱	مزیّن	زینت دینے والا
۱۱	بدھی	بیاہ میں جو ہیکل پہنائی جاتی ہے
۱۱	کنگنا	بیاہ میں ہاتھ میں باندھا جاتا ہے
۱۲	رونمائی	سسرال کی عورتوں کا دلھن کی شکل دیکھنا
۱۳	روئے نکو	خوبصورت چہرہ۔ نیک چہرہ
۱۴	درِ خوش آب	چمکدار موتی قیمتی موتی۔ آبدار موتی
۱۴	ثناگر	تعریف کرنے والا
۱۵	سخنور	شاعر۔ شعر کہنے والا۔

قطعات

قطعہ نمبر ۱

صفحہ	لفظ	معنی
۱	نرگس	ایک پھول جو آنکھ سے مشابہ ہوتا ہے
۲	نشو و نما	ظہور میں آنا۔ پیدا ہونا

قطعہ نمبر ۲

صفحہ	لفظ	معنی
۱	فوارہ سے ہمسر ہونا	مثل فوارہ ہونا۔ فوارہ کا مقابلہ کرنا

قطعہ نمبر ۳

صفحہ	لفظ	معنی
۱	خم پہ ساتھ چڑھانا	شراب پلانا۔ دور جاری کرنا
۱	گھٹا	کالے بادل۔ سیاہ بدلی

قطعہ نمبر ۴

صفحہ	لفظ	معنی
۱	ڈھل جائے	کم ہو جائے۔ گھٹ جائے
۳	ٹل جائے	گزر جائے۔ چلا جائے

قطعہ نمبر ۵

صفحہ	لفظ	معنی
۱	رسول عربی	حضرت محمد صلعم جو عرب کے نبی ہیں
۲	حضوری میں	سامنے۔ خدمت میں

نمبر شعر	لفظ	معنی
		قطعہ نمبر ۶
۱	تارکِ دنیا	دنیا ترک کرنے والا خدا پرست
۱	اکھڑ کے	چھوڑ کے۔ علحٰدہ ہو کے
۱	پیوست	ملا ہوا
۳	مستِ الست	ہمیشہ کا مست۔ خلقی مست
۴	ولیک	مگر۔ لیکن
۵	فقیری	درویشی
۵	پابست	پابند
۶	مرشد	پیر
۸	تصرّف	دخل کرنا۔ قبضہ کرنا۔ کچھ کا کچھ کر دینا
۱۰	کیفیت	مزہ۔ لطف
۱۱	اسیرِ علائق	تعلقات کا پھندا دنیاداری کا جال
۱۱	جست	پھلانگ۔ اچک۔ اچکنا
۱۲	تیر از شست	چٹکی سے تیر
		قطعہ نمبر ۷
۱	سینِ ستم	ستم کا سین (سر) کچھ دانتوں کی طرف اشارہ ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	زنبور	موچنہ۔ دانت اکھاڑنے کی چھڑ
۲	آفتابی	آفتاب گیر ایک چھتری ہوتی ہے جس سے امرا کی دھوپ روکتے ہیں
		قطعہ نمبر ۸
۱	عذرا	وامق کی معشوقہ کا نام کنواری لڑکی۔ حسین عورت
۱	عذار	رخسارہ۔ چہرہ
۱	شیریں	میٹھا۔ فرہاد کی معشوقہ کا نام
۱	شاخِ نبات	مصری کے کوزے کی تیلیاں نام معشوقہ حافظ شیرازیؒ
۳	زکوٰۃ	خیرات جو شرعاً فرض ہے
		قطعہ نمبر ۹
۱	خسروا	الف ندائیہ ہے یعنی اے بادشاہ
۱	زہرہ مہر سنج	کا لینے والا بگا لینے والی
۲	پارنج	انعام۔ صلہ۔ خوشخبری
۳	شکنج	شکن۔ پیچ
۵	تیغ و ترنج	تلوار و لیموں۔ اشارہ ہے حضرت یوسفؑ کے واقعہ کی طرف

شعر نمبر	لفظ	معنی
		جبکہ عورتوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لی تھیں
۶	نرد	چوسر یا شطرنج کی گوٹ مہرہ
	تقویم	جنتری۔ پترا۔ نجوم کی کتاب
	قطعہ نمبر ۱۰	
۱	نہار	صبح۔ دن
۲	علی	بلند۔ برتر
۳	حرف جار	اصطلاح نحو تعلق رکھنے والا
	قطعہ نمبر ۱۱	
۱	چاہ ذقن	ٹھوڑی کا گڑھا
	قطعہ نمبر ۱۲	
۱	پر نہیں	حالانکہ اس کے پر نہیں ہیں
۲	گردہ	ایک قسم کی روٹی ٹکیا
۳	کفاف	روزینہ
۴	عراف	پرکھنے والا
	قطعہ نمبر ۱۳	
۱	صید افگنی	شکار
۲	نخچیر	جنگلی جانور جن کا شکار کریں
۴	صید حرم	وحشی جانور جو زمین حرم پر رہتا

شعر نمبر	لفظ	معنی
		ہو اس کا شکار کرنا منع ہو
۶	غنم	بکرا۔ بکری
۷	شیر علم	علم (نشان) شیر کی تصویر جو پھریرے پر بنی ہوتی ہے
۸	شیر قالین	شیر کی تصویر جو قالین پر بنی ہوتی ہو
	قطعہ نمبر ۱۴	
۱	سرد مہری	بے وفائی
۱	خشک دل	جس کا دل بجھ گیا ہو
۲	گل شبو	ایک پھول کا نام ہے
	قطعہ نمبر ۱۵	
	تر دماغ	نازک دماغ۔ اچھے دماغ والے
	خس	ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے
	قطعہ نمبر ۱۶	
۱	آشنا	دوست۔ جان پہچان والے
۲	با چشم پر آب	آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے
	قطعہ نمبر ۱۷	
۱	ناصحا	اے ناصح۔ او ناصح
۱	ملامت کرنا	برا بھلا کہنا

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲	ذوق	ذائقہ۔ مزہ
	قطعہ نمبر ۱۸	
۱	صیدی	کبوتر باز جو دوسرے کا کبوتر پکڑ کر واپس نہ دے
۲	صید	شکار۔ قید
۲	پھڑکانا	تڑپانا۔ مضطرب بے چین کرنا
	قطعہ نمبر ۱۹	
۱	قم باذن اللہ	اُٹھ حکمِ اللہ سے
	عبث	بے کار۔ بے فائدہ ناحق
۲	صلوات سنانا	سخت سست کہنا
	قطعہ نمبر ۲۰	
۱	نالۂ جانکاہ	جان کو صدمہ پہونچانے والا نالہ
۲	طوافِ حرم	کعبہ کا طواف۔ کعبہ کے گرد چکر لگانا
۲	لبیک	حاضر ہوں۔ حاجی لوگ حج کے وقت لبیک کا نعرہ لگاتے ہیں

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قطعہ نمبر ۲۱	
۱	قباحت	مشکل مصیبت، پریشانی
	دشمنوں کو دردِ سر بتاتے ہو	اپنے سر میں درد بتاتے ہو
۲	صندل لگانا	دردِ سر میں صندل گھس کر لگانا مفید ہے اس کی طرف اشارہ ہے
۳	دم دینا	دلاسا دینا۔ تسکین دینا۔ دھوکا دینا
	اخلاص	محبت۔ پیار۔ خلوص
	قطعہ نمبر ۲۲	
۱	پاؤں پھیلانا	زیادتی کرنا۔ ضد کرنا
	قطعہ نمبر ۲۳	
۱	گردنِ تسلیم خم کرنا	رضامند ہونا۔ قبول کرنا منظور کرنا
۲	شاخِ ثمرور	وہ ٹہنی جس میں پھل لگے ہوں
	قطعہ نمبر ۲۴	
۱	سفرِ بحرِ فنا	دنیا سے سفر۔ دنیا سے کوچ
	راکب	سوار ہونے والا
	جیحوں	سمندر۔ دریا

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قطعہ نمبر ۲۵	
۱	گداز	گھلا ہوا۔ پگھلا ہوا۔ نرم ملایم
۲	قرطاس غلط برداد	وہ کاغذ جس پر سے غلط حروف بہ آسانی مٹائے جا سکیں
	قطعہ نمبر ۲۶	
۱	مدِ نظر رہنا	خیال میں رہنا
۲	زانو کے تلے دابنا	ذبح کرتے وقت زانو سے دبایا جاتا ہے اس کی طرف اشارہ ہے
	قطعہ نمبر ۲۷	
۱	میکدہ	شراب خانہ
۲	صوفی	خدا پرست پشمینہ پوش
۲	ہو حق	صوفی لوگ عالم وجد میں ہو حق کے نعرے لگاتے ہیں۔ یہ ہوالحق کا مخفف ہے
	قطعہ نمبر ۲۸	
۱	شرح	تفصیل۔ کیفیت۔ حالت
۱	سوزِ دلِ بے قرار	دلِ بے قرار کی جلن
۲	پرے	علیحدہ۔ ایک طرف۔ دور

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قطعہ نمبر ۲۹	
۱	احوال	جمع حال کی۔ حالت
۱	شبِ ہجر	جدائی کی رات
۲	بخت سیاہ	بدنصیب۔ بری تقدیر
۲	تیرگی	سیاہی
۳	شمع ساں	شمع کی مانند۔ چراغ کی طرح
۱۱	کھا کے سو رہنا	زہر کھا لینے سے مراد ہے
	الماس	ہیرا
	الماس کے نگینے توڑنا	ہیرے کے نگینے توڑنا کنی نکالنے کے لیے
۱۵	موہنہ میں پانی چوانا	مرتے وقت مریض کے موہنہ میں پانی ٹپکایا جاتا ہے
۱۵	یاسین	قرآن مجید کی ایک سورہ ہے جو مرتے وقت پڑھی جاتی ہے
۱۵	لگا رکھے تھے باقی	باقی تھے۔ حیات باقی تھی
۱۶	بارے	دفعتاً۔ ایکا ایکی۔ ایک بار
۱۸	بشارت	خوش خبری اچھی خبر کی اطلاع

شعر	لفظ	معنی
۲۰	موذن	اذان دینے والا
	تری آواز مکّے اور مدینے	دعا یہ فقرہ ہے کسی خوشی کی خبر کو سُن کر کہا جاتا ہے

قطعہ نمبر (۳۲)

شعر	لفظ	معنی
۱	مال موذی نصیبِ غازی	محاورہ ہے۔ بروں کا مال اچھوں کی قسمت میں ہوتا ہے

رباعیات

رباعی نمبر ۲

شعر	لفظ	معنی
۱	خوش اوقات	اچھائی میں وقت گزارنے والا۔ خوشی میں وقت گزارنے والا
۲	پیرِ خرابات	پیر بمعنی رہنما۔ مرشد خرابات کا پیر (اصطلاح) ساقی شراب پلانے والا

نمبر ۳

شعر	لفظ	معنی
	لالہ گوں روئے	پھول سا چہرہ

شعر	لفظ	معنی

نمبر ۴

شعر	لفظ	معنی
۱	وحشی رم دیدہ	غیر مانوس۔ بھڑکنے والا
۱	رمنا	چراگاہ۔ شکارگاہ۔ مرغزار
۲	سلّمنا	مان لو۔ قبول کرو تسلیم کرو

نمبر ۵

شعر	لفظ	معنی
۱	سود و زیاں	نفع و نقصان
۲	فلک کے بارہ حصے	یعنی بارہ بروج
۳	بارہ باٹ	ابتر۔ منتشر۔ حیران و پریشان

نمبر ۶

شعر	لفظ	معنی
۱	بختِ فیروز	نیک نصیب کامیاب نصیب
۱	شرف اندوز	شرف پانے والا۔ بزرگیوں سے بھرا ہوا
	حمل	ایک برج کا نام ہے
	مہرِ عالم افروز	دُنیا کو روشن کرنے والا سورج

نمبر ۷

شعر	لفظ	معنی
	نوروز	سال کا نیا دن۔ عید۔ خوشی

نمبر	لفظ	معنی
۱	مسرت اندوز	خوشی حاصل کرنے والا

نمبر ۹

نمبر	لفظ	معنی
۱	فیروز	فتحمند۔ غالب۔ کامیاب
۲	سہم الموت	موت کا تیر۔ سہم بہ معنی تیر

نمبر ۱۰

نمبر	لفظ	معنی
۱	کھل کھل	جیسا خستہ ہنسنا۔ بار بار ہنسنا
۲	دانتا کل کل	آئے دن کا جھگڑا۔ خانگی کھیڑا دانتوں کا آپس میں لڑنا

نمبر ۱۲

نمبر	لفظ	معنی
۱	صفِ اول میثاق	سب سے اول مسلمان ہونے والے لوگوں کی جماعت

نمبر ۱۳

نمبر	لفظ	معنی
۱	مفتوں	دیوانہ بنا ہوا۔ شیدا
	کل حزب بما لدیہم فرحون	ہر جماعت اپنے خیال میں مگن ہے

نمبر ۱۶

نمبر	لفظ	معنی
۱	لطف سخن	شاعری کا لطف
۲	بد اصل	جس کی اصل بری ہو کمینہ
۲	بندوق کا طوطہ	توڑے دار بندوق کا گھوڑا طوطہ۔ معرب۔ صحیح تونہ

نمبر ۱۹

نمبر	لفظ	معنی
۲	چلا دینا	داؤ دینا۔ دھوکا دینا بیوقوف بنانا۔ بہکا دینا

نمبر ۲۰

نمبر	لفظ	معنی
۱	آفتابی	سائبان۔ چھتر ایک ڈھال جس سے دھوپ روکی جاتی تھی
۱	کرسی	ولیعہد کی نشست کی چوکی جس کا نمبر تخت کے بعد ہوتا تھا
	والشمس	کلام مجید کی ایک سورۃ
	آیۃ الکرسی	کلام مجید کی ایک آیت

REGISTERED
NIZAMI PRESS
BUDAUN
ESTD
1912

۸۹۱۵۶۳۱۶

۳۲۱۳۶

Date	No.	Date	No.